صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 20 جون 2012ء بمطابق 29 رجب 1433ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ المُلكِ تُؤتِی المُلكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ المُلكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ بِیَدِكَ الخَیرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ O تُولِجُ الَّیلَ فِی النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِی الَّیلِ وَتُخرِجُ الحَیَّ مِنَ المَیِّتِ وَتُخرِجُ المَیِّتَ مِنَ الحَیِّ وَتَرزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَیرِ حِسَابٍ۔

(ترجمہ): کہو کہ اے خدا (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أنِ الحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ مفتی سید جانان صاحب، مفتی سید جانان صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر سر، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: آج نہیں، آج نہیں، ابھی بجٹ کا یہ آخری دن ہے تو آج گیارہ۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ بہت ضروری بات ہے، وہاں پر بھی عورتیں کھڑی ہیں اور ادھر سے میں بھی کھڑی ہوں تو ایک بات ہے جو کہ آپ کو بتانا چاہتی ہوں، تو۔۔۔۔۔

(شور)

(اس مرحلہ پر تمام خواتین اراکین اسمبلی کھڑی ہو گئیں)

جناب سپیکر: بی بی! دا خو د بجٹ ورځ ده (شور) تاسو کښېنئ شوک خبره کول غواړی؟ (شور) بی بی کون بولیں گی آپ میں سے، (شور) یو منټ ودریږه Consensus جوړ کړئ چې یو تن خبره وکړی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یہ کل ہماری ساتھی ایم پی اے کے بچوں کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، ایسا کرتے ہیں کہ جن کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے، وہ بیان کریں تو اچھی بات ہے۔

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین): جناب سپیکر! یاسمین ضیاء۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی یاسمین بی بی! آپ خود ہی بتادیں۔

خاتون رکن اسمبلی، محترمہ یاسمین ضیاء کے بیٹوں اور شوہر پر مبینہ پولیس تشدد

محترمہ یاسمین ضیاء: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، کل نہیں پرسوں رات کو ساڑھے نو بجے کے لگ بھگ میرا بچہ جو سول انجینئرنگ سیکنڈ سمسٹر کا سٹوڈنٹ ہے، اس کے ساتھ ان کے کزن جو لیکچرار ہیں گومل یونیورسٹی میں، ان کے ساتھ اس کا چھوٹا بھائی اور دونوں کزن یہ چاروں اپنی گاڑی میں یونیورسٹی جارہے تھے۔ گاڑی روکی ان کو اپنی پہچان کرائی کہ میں یاسمین ضیاء ایم پی اے کا بیٹا ہوں اور یونیورسٹی میں میرا کام ہے، میں جانا چاہتا ہوں۔ وہاں پہ موجود اس اہلکار نے کہا ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ ساتھ میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے جو میرے جیٹھ کا بیٹا ہے، جو لیکچرار ہے، اس نے اپنا سروس کارڈ دکھایا کہ جی یہ میرا سروس کارڈ دیکھ لیں اور یہ واقعی ان کے بچے ہیں اور اندر ہمارا کام ہے، ہم جانا چاہتے ہیں۔ اس

کے بعد اس نے میرے بیٹے سے کہا ہے کہ کدھر ہے تمھاری ماں؟ اس نے کہا کہ میں ساڑھے نو بجے اپنی ماں کو تو لے کر نہیں پھروں گا۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ تم نے گاڑی میں میوزک کیوں لگائی؟ میرے بیٹے نے کہا کہ آپ کا اس سے کیا کام ہے کہ میوزک سن رہا ہوں گاڑی میں، آپ اپنی تسلی کر لیں کہ ہم کون ہیں، اس کے بعد ہمیں جانے دیں۔ اس نے کہا کہ گاڑی سے اتر جاؤ، میرے بیٹے نے کہا کہ کیوں اتروں؟ اس پر اس نے میرے بیٹے کو گاڑی سے اتارا، اس کے بعد اس کی متواتر Insult کرتا رہا۔ میرے جو دیور کا بیٹا ہے، اس نے اسکو بتایا کہ پلیز آپ Insult مت کریں، ہماری بے عزتی نہ کریں، ہم بتا رہے ہیں کہ ہم عزتدار لوگ ہیں، ہمارا کام ہے، ہم جانا چاہتے ہیں، آپ ہمیں جانے دیں لیکن وہاں پر موجود تمام لوگ جو ڈیوٹی دے رہے تھے اور وہاں پہ یونیفارم میں تھے، وہ مسلسل اس کی Insult کر کے، اس کو گالی بھی دے رہے تھے، اس سے بات بھی کر رہے تھے، اس نے ہاتھ سے میرے بیٹے کو پکڑا، گاڑی سے اس کو اتارنے کے بعد اس نے اپنے بندوں کو بلایا جو میرے چھوٹے بیٹے کو اندر لے کر گئے، اس کو مارا پیٹا ہے، اس کے بعد میرے اس بیٹے کو مارا پیٹا ہے جو لیکچرار ہے، اس کو کلاشنکوف سے پیٹ میں مارا ہے، اس کا چارجر نکال کر اس کے پاؤں پر تشدد کیا، میرے بیٹے پہ کیا۔ یہ سب کچھ تشدد کرنے کے بعد جو ساتھ میں سائڈ ہے، وہاں پر لے جا کر، اس کے بعد انہوں نے موبائل بلوائی اور اس میں ڈال کر میرے دونوں بیٹوں کو لاک اپ میں بند کیا۔ جناب سپیکر، کوئی سوا دس بجے مجھے میرے Husband کا جو بھتیجا تھا، اس نے مجھے Call کی کہ انٹی، ہمارے ساتھ یہ سارا کچھ ہوا ہے اور اس طرح ہمیں مارا پیٹا گیا ہے، پلیز آپ کسی کو کہہ کر بات کریں۔ میں نے اپنے مشران میں سے سب کو Calls کیں لیکن کسی سے میرا رابطہ نہیں ہو رہا تھا، Bell جا رہی تھی، اس کے بعد میں اپنے Husband کو لیکر نکلی ہوں، اپنے ساتھ اپنے ڈرائیور اور باوردی گن مین، راستے میں میں نے کنٹرول پولیس کو فون کیا ہے، وہاں سے میں نے کہا کہ مجھے کیمپس ایس پی کا نمبر پلیز دے دیں، ایمرجنسی ہے، انہوں نے مجھے آفس نمبر دیا، میں نے آفس کو Contact کر کے راستے میں ان کو بتایا کہ پلیز میں یاسمین ضیاء بات کر رہی ہوں، میرے بیٹوں پر تشدد کیا گیا ہے، ان کو پکڑا گیا ہے، مجھے ایس پی سے بات کرنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی بی، آج ایس پی صاحب نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے ان کا Cell number دے دو۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی صاحب نے منع کیا ہے، ہم کسی کو Cell number نہیں دے سکتے۔ میں نے انہیں کہا کہ میں یہاں کی ایم پی اے ہوں، آپ کو میں نے بتایا کہ ایمرجنسی ہے، میرے بچوں پہ تشدد کیا گیا ہے، ان کو پکڑا ہے، مجھے دیں لیکن وہ کسی طرح بھی، پھر میں نے اسے کہا اچھا

میرے بچوں کا مجھے بتادیں کہ میرے بچوں کو کہاں لے جایا گیا؟اس کے بعد انہوں نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم اور فون بند کر دیا۔ اتنے میں وہاں پہ اپنے Husband کے ساتھ پہنچی، میرے Husband اترے اور انہیں بتایا کہ میں صدر الدین مروت ہوں، یہ میری Wife ہے، یاسمین ضیاء ایم پی اے ہے۔ میرے بچوں کا یہاں جھگڑا ہوا ہے، ان کو اٹھایا گیا ہے، پلیز بتائیں کہ میرے بچے کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جنہوں نے اٹھایا تھا، وہ لے گئے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ کہاں لے گئے، مجھے اس تھانے کا پتہ دیں، میں جانا چاہتا ہوں۔ اس نے پلٹ کر اسکو گالی دی اور گالی میرے حوالے سے دی۔ وہ گالی دینے کے بعد میرے Husband غصے میں آئے، انہوں نے بھی آگے اس کو جواب دیا اور اس میں انہوں نے میرے Husband کو بھی پکڑا۔ میرے گن مین جو باوردی تھا، اس کو بھی پکڑا، میرا ڈرائیور جو تھا اس کو بھی گریبان سے پکڑا۔ میں ان کو چیخ چیخ کر بتاتی رہی کہ پلیز آپ ہاتھ چھوڑیں، آپ یہ اچھا نہیں کر رہے ہیں، مجھے میرے بچوں کا بتائیں، آپ کا اس سے کوئی کام نہیں لیکن انہوں نے ساتھ ساتھ، انہوں نے دیوار پہ لے جا کر اس پہ تشدد کیا پھر اندر فون کیا، وہاں سے نفری بلوائی اور پوری نفری آئی، ایک موبائل میں اس کے سارے دس پندرہ اور دو یہاں پر وہ لگے ہوئے تھے جس کو آپ ایڈیشنل ایس ایچ او کہتے ہیں یا سب انسپکٹر کہتے ہیں، وہ اپنے تمام باوردی لوگوں کے ساتھ نکلا، اس نے Husband پر (بندوق سے) چار جرنکال کر تشدد کیا ہے جو Heart patient ہیں، بائی پاس کر چکے ہیں۔ میرے چیخنے کے باجود وہ ساتھ گالیاں دے رہا تھا جو وردی میں نہیں تھا، سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا، داڑھی والا بندہ تھا کہ یہ تمھاری بیوی ایم پی اے ہے، آج ہم تمھارے ساتھ یہ یہ سلوک کریں گے اور دیکھیں گے۔ یہ سارا کچھ ہونے کے کوئی بیس پچیس منٹ میرے Husband پہ تشدد کرنے کے بعد، میں ساتھ کھڑی رہی اور بولتی رہی، انہوں نے کوئی چھوڑا نہیں، پھر ہمیں اٹھا کر اس گاڑی میں ڈالا، ہمیں Custody میں لیکر سب کو لے جا کے پولیس سٹیشن میں جہاں میرے بچوں کو تالا لگا ہوا تھا، وہاں پہ ٹیبل کے نیچے ہمیں دھکا دے کر سیڑھیوں پر بٹھایا گیا۔ اس کے بعد ایس ایچ او اس چوکی میں موجود تھا، پولیس سٹیشن میں، آدھے گھنٹے تک میرے پاس کوئی ایس ایچ او نہیں آیا کہ میڈم کو کس جرم میں اٹھا کر لایا گیا؟ میرے بچوں کو تو چھوڑیں، میرے Husband کو تو چھوڑیں کم از کم اس محترم فلور کی ممبر تھی، مجھ سے یہ نہیں پوچھا بلکہ مجھے جواب بھجوایا گیا کہ خاتون سے کہیں کہ ایس ایچ او صاحب کے سامنے حاضر ہو جائے۔ میرے Husband نے کہا کہ یہ نہیں جائے گی، اس نے کہا کہ تم کون ہو منع کرنے والے؟ اس نے کہا کہ میں اس کا Husband ہوں۔ اس کے بعد وہ گیا۔

میں نے اسے کہا کہ اسے کہو کہ جب میرے کوئی مشران آ جائیں گے تو پھر میں آ جاؤں گی، پھر میں اپنا بیان دوں گی۔ اس کے بعد وہ گیا، اس کے بعد پھر آیا اور اس نے کہا کہ اب تمھارا گن مین جو ہے، وہ آ جائے۔ جب میرا گن مین وہاں گیا تو اس کو بھی جناب سپیکر، ان کا ارادہ یہ تھا کہ ہم اس کی دوبارہ پٹائی کر لیں۔ اتنے میں میاں افتخار صاحب Enter ہوئے۔ جناب سپیکر، جب میرے بچوں کو لاک اپ میں بند کیا گیا تو میرے بیٹے جو آپ جانتے ہیں کہ سول انجینئرنگ کے سٹوڈنٹ ہیں، ان کو میرے حوالے سے اتنی گالیاں دی گئی ہیں کہ اس کی فلاں فلاں ماں، وہ اب لگی ہوگی اور ٹیلیفون کر رہی ہوگی ان لوگوں کو چھڑانے کیلئے۔ جناب سپیکر، اس کے بعد میرے بچوں کو کہا گیا کہ آج ان پہ لوئی منہ تو چھوڑ لو تاکہ ان کا نشہ حکومت کا اتر جائے اور اس کی فقط چھترول کر لو۔ جناب سپیکر! میں آپ کی یہاں پر نہ صرف اس ہاؤس کی ایک ممبر ہوں، میں پختونخوا کی ایک بیٹی ہوں، میں یہاں آپ سب سے یہ پوچھتی ہوں، میرے جتنے بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، کہ اگر یہ واقعہ آپ کی بہن کے ساتھ ہوتا تو کیا وہاں پر صرف دو پولیس چوکی اور ایک ایس ایچ او Suspend ہوتے ؟-----

<u>ایک رکن</u>: نہیں۔

<u>محترمہ یاسمین ضیاء</u>: کیا اگر یہ آپ کے بچے ہوتے، جن پر آپ کے سامنے، آپ کی بیوی کے سامنے پچیس منٹ تک پورا پولیس سٹیشن تشدد کرتا رہا تو اس کے ساتھ آپ ایک بندے کو جانے دیتے؟ کیا میں اس ہاؤس کی بیٹی نہیں ہوں، کیا آپ لوگوں کی بیٹی نہیں ہوں، کیا میں اس اے این پی کی صوبائی جوائنٹ سیکرٹری نہیں ہوں؟ میں آپ لوگوں سے یہ پوچھتی ہوں کہ آج تک اس فلور پہ ہم نے اپنے مشران کا بھی احترام کیا ہے، میں یہ چاہتی ہوں کہ آج اس ایس پی کو آپ نے انکوائری کمیٹی کا لیڈر مقرر کیا ہے جس ایس پی نے میرے لئے آج تک فون نہیں کیا کہ بی بی آپ کے ساتھ میرے عملے نے کیا کیا؟ میں نے Message چھوڑا، اس نے مجھے واپسی پہ کوئی جواب نہیں دیا کہ بی بی، آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے، آپ کے بچوں کو اٹھایا گیا، اس ایس پی کو انکوائری آفیسر مقرر کر کے آپ میری انکوائری کر رہے ہیں؟ میں نے اس حکومت پہ یہ سارا اعتماد کر کے جو میرے ساتھ ہوا ہے، میں ابھی تک گئی نہیں ہوں۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ اگر آپ کی بیٹیاں ہیں اپنے گھر میں، اگر اس کرسی کا یہ احترام ہے کہ وہ کھڑی رہی اور وہ چیختی رہی اور اس کے باوجود، ہم تو دوسروں کو Peace of justice کے مطابق جا کے چھوڑ سکتے ہیں تو میں اپنے بیٹوں کا ساڑھے دس بجے پوچھنے نہیں جا سکتی؟ اس کے والد کا یہ جرم ہے کہ وہ اپنے بچوں کو پوچھنے چلا گیا ہے؟ میں یہاں پہ اس ہاؤس

سے انصاف چاہتی ہوں، میں آپ سے رولنگ چاہتی ہوں اور مجھے بعد میں پتہ چلا کہ وہاں پہ جو Elders ہیں، ایس ایچ او، وہ بھی میرے علاقے سے تعلق رکھتا تھا جو یاسمین ضیاء ایم پی اے اور صدر الدین کو کون نہیں جانتا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بی بی! آپ ہمیں چھوڑ دیں، آپ کے ساتھ جو ہوا ہے، آپ ہماری۔۔۔۔۔

<u>محترمہ یاسمین ضیاء:</u> میں یہاں پہ انصاف چاہتی ہوں اپنے تمام بھائیوں سے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان شاء اللہ، ان شاء اللہ۔

<u>محترمہ یاسمین ضیاء:</u> اپنے سپیکر سے اور اپنی بہنوں سے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی میاں افتخار صاحب! یہ ہماری معزز رکن کے ساتھ یہ ہو رہا ہے؟

<u>سید عاقل شاہ (وزیر کھیل و سیاحت):</u> صرف دا بہ خبرہ کوی جی نور شوک بہ نہ کوی، د دوئ خبرہ واورئ۔۔۔۔

(شور)

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر صاحب! (شور) خبرہ کوؤ بیا بہ تاسو خبرہ وکړئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی میاں افتخار صاحب۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو کیبنئ جی، بس د گورنمنټ بہ واورو، د گورنمنټ بہ واورو کہ د هغوی تسلی بخش جواب نہ وو نو بیا زہ ناست یم۔ میں بیٹھا ہوں، اگر گورنمنٹ تسلی بخش جواب نہ دے تو میں کس لئے ادھر بیٹھا ہوں؟ میں ہاؤس کا کسٹوڈین ہوں۔ (تالیاں) جی میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سیکر صاحب! ستاسو ډیرہ شکریہ۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> اردو میں بولیں۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> اردو میں بھی بول لیتا ہوں خیر ہے۔ ایسا ہے کہ چونکہ یہ واقعہ ہوا اور مجھے خود وہاں پر جانا پڑا۔ اس کے بعد جو میں گیا تو میں نے خود بھی دیکھا ہے، رویہ ان کا درست نہیں تھا، جو کچھ ہوا وہ تو یاسمین ضیاء صاحبہ نے خود بیان کر دیا۔ ایک طریقہ کار حکومت کا ہوتا ہے، اس طریقہ کار کے مطابق مجھے جو کچھ کرنا

تھا، میں نے وہاں پہ کیا۔ اس کے بعد ایک زیادتی ہوئی پولیس والوں سے کہ اس کی Footage انہوں نے کل تک، یہ بات میں نے دبائی تھی، چونکہ میں خود بھی گیا تھا، ان سے ملا بھی تھا، انہوں نے یہاں پہ پوائنٹ آف آرڈر پہ بھی کچھ نہیں کہا، میں نے کہا کہ ایک مسئلہ ہے تو افہام وتفہیم سے حل کرلیں گے لیکن پولیس کی ہٹ دھرمی کو دیکھو کہ پولیس ہماری اپنی ہے، ہم پولیس پہ جان نچھاور کرتے ہیں، ہمیشہ ہم نے پولیس کو سپورٹ کیا ہے اور ہم پولیس کے اس کردار کو سلام پیش کرتے ہیں جب اپنے آپ کو بموں سے اڑاتے ہیں اور عوام کو بچاتے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ اس پہ دھبہ لگا دیتے ہیں اور ان کو سمجھانے کے باوجود، سب کچھ کرنے کے باوجود، چونکہ میں گیا تو ان کا رویہ اس وقت بھی جارحانہ تھا اور ان کو لاک اپ سے نکالا اور اکیلا میں نہیں تھا، میرے ساتھ بہت سارے وزراء صاحبان بھی تھے، میں ان کا بھی مشکور ہوں اور بہت سارے ایم پی ایز بھی تھے، میں ان کا بھی مشکور ہوں کہ جن جن کو پتہ لگا، وہ وہاں پہ آئے اور میں نے ان کو جانے بھی اس لئے نہیں دیا کہ میڈیا باہر کھڑا تھا کہ کہیں یہ جوش میں آکے کوئی ایسی بات نہ کر بیٹھیں کہ اس سے اشتعال پیدا ہو تو آپ میری حالت خود دیکھیں کہ میں خود بھی ایک پختون کی حیثیت سے، جب ہماری ماں اور بہن کی طرح وہ ان کو لے کے جائے اور اس کا یہ حشر ہو، پھر صدرالدین تو میرا بھائی ہے اور اس کا میں نے خون بہتے ہوئے دیکھا لیکن اس کے باوجود میں برداشت بھی کرتا رہا اور میں اپنے ساتھیوں کو کنٹرول بھی کرتا رہا کہ کہیں میرے ساتھی کچھ ایسا نہ کہہ بیٹھیں کہ پولیس کی بے عزتی ہو یا کچھ صورتحال خراب ہو اور میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ میڈیا سے کوئی بات نہیں کریگا، میں کرونگا، وہ بھی ریکارڈ پہ ہے کہ میڈیا سے میں نے کس انداز میں بات کی؟ میں نے یہ کہا کہ ہم حکومت ہیں، پولیس ہماری اپنی ہے، اگر ان سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو اس کا ازالہ کیا جائیگا۔ ہمارے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے، اس کا ازالہ کیا جائے گا اور پھر میں نے اس رات، میں آئی جی پی کا بھی مشکور ہوں کہ آئی جی پی نے رات کے وقت مجھ سے بات کی اور پھر سی سی پی او صاحب اس صوبے سے باہر تھے، اس نے بھی بات کی، پھر ایس پی نے بھی بات کی اور بڑے خوش اسلوبی سے اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ جو پولیس حکام اس بے عزتی میں ملوث ہیں، یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہے، یونیورسٹی کے گیٹ پہ کسی کی ڈیوٹی ہو، اس کو پوچھنے کا طریقہ نہیں آتا ہے، یہاں تو جوان بھی گزریں گے، بوڑھے بھی گزریں گے، اساتذہ بھی، لیکچررز بھی گزریں گے، تو اگر یہاں پہ رویہ یہ ہو کہ اس رویئے کے مطابق اگر کچھ اس کو یہ اندازہ نہ ہو کہ کس انداز میں بندے سے پوچھا جاتا ہے؟ اگر ایک بچے نے کچھ بات کی بھی ہے، میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر زیادتی کی بھی ہے تو بھی

ان کو یہ نہیں کرنا چاہیئے تھا، قانون ہے پرچہ کاٹتے، اس کو پکڑ لیتے، ان کو پکڑ لیتے، ایسی کوئی بات نہیں ہوئی بد معاشی کی، پھر ان کا ایک کیمرہ لگا ہے، جو یہ شارٹ سرکٹ ہے یا کیا ہے؟ وہ شارٹ سرکٹ والا کیمرہ کلوز والا، اس کو لگا کے، میں یہ بھی اب پوچھنا چاہونگا کہ یہ کیمرہ صرف اس کی تصویر لیتا ہے جو ان کے ساتھ بد زبانی کرے، جو یہ لوگوں کو مارتے ہیں تو وہ کیمرہ پھر کیوں پکچر نہیں لیتا؟ پھر وہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ان کو پتہ ہے کہ کہاں پہ نصب ہے کہ جب ان سے بات کرلو تو کیمرے کے سامنے آجاتا ہے اور جب یہ لوگوں کو ماریں تو کیمرے کے زاویئے سے اس طرف مار دیتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ، وہ اگر یہ ویڈیو نہ چلاتے تو آج میں یہ بات نہ کرتا۔ بات ہوگئی Suspend کیا، Understanding سے جو عملہ تھا Suspend کیا، تحقیقات بھی اسی کو دیں کہ بلی کو گوشت کا چوکیدار بنایا، جس تھانے کا ایس ایس پی تھا، اسی کو تفتیش دی گئی، پھر بھی میں خاموش رہا، میں نے ان کو نہیں سمجھایا، میں نے کہا کہ آکے اس کا نوٹس لونگا، پھر میں نے اس کا نوٹس لیا اور سی سی پی او کو کہا کہ تحقیقات کی جائیں، جس کی ذمہ داری ہے اس کو تبدیل کیا جائے اور اس ایس ایس پی کو بھی اس میں شامل کیا جائے کہ ایس ایس پی معصوم نہیں، ایس ایچ او معصوم نہیں، تحقیق ہو، اگر ہمارا گناہ ہے، ہماری ایم پی اے کا گناہ ہے تو بالکل ہم چاہیں گے کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے لیکن اگر ان کی غلطی ہے تو پھر ان کو سزا ملنی چاہیئے۔ انہوں نے انتظار نہیں کیا، آج اخبار میں چھپا اور مشرق اخبار میں چھپا، مشرق اخبار کی پشت پہ چھپا اور وہ کچھ چھپا جو پولیس چاہ رہی تھی اور اس انداز میں انہوں نے چھاپ دیا، وہ اپنا مدعا بیان کرتے ہوئے کہ کیمرے کے ذریعے جو Footage لی گئی ہے تو جو ایم پی اے کا بیٹا ہے، گستاخی کر رہا ہے وہ دیکھ لیں اور پھر اس کا شوہر آیا ہے اور پولیس کی بے عزتی کی تو وہ دیکھ لیں، تو میں یہاں پہ یہ کہنا چاہونگا کہ جب اس کو کلاشنکوف سے مارا گیا، اس کا سر بھی پھٹا اور اس کے ہاتھ بھی پھٹے اور میڈیکل رپورٹ بھی موجود ہے تو وہ کیمرہ کہاں گیا؟ ہاں یا تو یہاں سے یہ سب کچھ ہونا چاہیئے، اگر وہ گئے ہیں تو میں پولیس کی خدمات کو سلام پیش کرتا ہوں لیکن کون ہے جو حکومت اور پولیس کو لڑانا چاہتا ہے، کون ہے جو لوگوں کو بے عزت کرنا چاہتا ہے؟ یہ وہی ایس ایس پی ہے کہ جو مردان سے بھی اس بنیاد پہ وٹرانسفر کیا گیا ہے اور مجھے تو یونیورسٹی کے اساتذہ نے بتایا کہ پولیس نے یہاں پہ آکے سات گھروں کو قبضے میں کر رکھا ہے، نہ کرایہ دیتے ہیں، نہ بجلی کا بل دیتے ہیں اور یہاں پہ قبضہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے مجھ سے بات کی، میں نے کہا آپ اس بات پہ مزید بات نہ کریں۔ لہذا میں پولیس کے اس ایکشن سے مطمئن نہیں ہوں کہ جب تحقیقات ہو رہی تھیں اور ہم نے لوگوں کو Suspend کیا تھا اور میں نے اپنے ساتھیوں کو خاموش

کیا تھا، وہ خاموش تھے، اس کے بعد Footage کا باہر آنا اور دو ٹی وی اسٹیشن، اور پھر وہ ایک ٹی وی سٹیشن جس کی ڈیوٹی یہ ہے کہ اس حکومت کی پگڑی وہ اچھال دے، وہ ساری رات اس پہ بولتے رہے کہ حکمران زیادتی کر رہے ہیں اور ایم پی اے نے زیادتی کی، ایم پی اے کے بیٹے نے زیادتی کی، چونکہ یہ اجلاس بجٹ کا ہے اس لئے میں پریویلج نہیں لایا، میں پہلے پریویلج موشن پیش کر چکا ہوں، لہذا ان ٹی وی سٹیشنوں کو، نجی سٹیشنوں کو یہ Footage دینا کہ وہ پہلے سے حکومت کی پگڑیاں اچھال رہے ہیں، ہماری اسمبلی کی، عوام کے یہاں پہ منتخب ممبران کی پگڑیاں اچھال رہے ہیں، اس کی مذمت الگ ہے لیکن پولیس نے یہ Footage کیوں دی، کس طریقے سے دی؟ لہذا ان کے اس اقدام کے بعد میں خود مطمئن نہیں ہوں کہ میں اس ایم پی اے کو مطمئن کر سکوں، لہذا میں اس پہ عدم اطمینان کا اظہار کرتا ہوں کہ انہوں نے اس طریقے سے، ورنہ سی ایم صاحب نے بھی اس میں ایکشن لیا تھا، سی ایم صاحب کو پتہ چلا تو رات کے پونے بارہ بجے تھے، سی ایم صاحب نے یہ کہا کہ آپ ان کو Suspend کر دیں اور اس کی تحقیقات شروع کر دیں، تو سی ایم صاحب کی حد تک بات گئی۔ چونکہ ایم پی اے اسمبلی کی بھی ممبر ہے لیکن ہماری پارٹی کی بھی ہے، انہوں نے احترام کی بنیاد پہ خاموشی اختیار کی، کل کوئی بھی نہیں بولا، تو ہماری اس خاموشی کو انہوں نے جرم سمجھا، انہوں نے اخبارات کو استعمال کیا، انہوں نے ٹی وی کو استعمال کیا اور اس بنیاد پہ کہ وہ ایک ایم پی اے کی بے عزتی کر کے اپنا کیس مضبوط کرے، حکومت کے پاس تو یہ اختیار ہے، کیس ہو نہ ہو ہم اس کو تبدیل کر سکتے ہیں، کیس ہو نہ ہو ہم اس کو Suspend کر سکتے ہیں، کیس ہو نہ ہو ہم ان کو پولیس لائن لا سکتے ہیں۔ ہم نے شرافت کا مظاہرہ کیا، انہوں نے اس بنیاد پہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھایا، لہذا پریویلج کمیٹی بھی ہے، آپ سپیکر صاحب بھی ہیں، یہ صورتحال آپ کے سامنے ہے، میں ان کے اس رویئے سے قطعاً مطمئن نہیں ہوں جو اس کے بعد انہوں نے ایکشن کیا اور انہوں نے ٹی وی اور اخبار کو اپنا بیان دیا۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں آج۔۔۔۔۔۔

<u>جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل):</u> سر، زه دې باندې لږه خبره کول غواړم جی، ما ته لږ وخت را کړئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب! دا چې کومه واقعه نن زمونږ دې خور دلته august House ته وړاندې کړه او په کوم دردناک انداز سره دا واقعه دلته بیان شوه، د دې نه زیات دردناکه واقعه دا هغه ټائم کېنې وه چې کله دا Incident کیدو هلته، زه د خپل ورور د میاں افتخار د جذباتو قدر کوم خو زه صرف دا تپوس کوم چې دا زمونږ دې خور که دا ئے څوئے وے یا ئے وراره وے ، د دې په ځائے که دا د سی سی پی او څوئے وے ، د دې په ځائے که دا د آئی جی پی څوئے وے نو د دې پولیس به هغوی سره دا رویه وه؟ صرف په دغه وجه چې زمونږ گناه دا ده چې مونږ د خلقو نمائندگان دلته راغلی یو او مونږ همیشه د خپل خیبر پختونخوا د پولیس دفاع کړې ده، همیشه مونږ په دوئ باندې Stand اخستے دے ، همیشه مونږ دوئ ته په هر اخلاقی لحاظ سره سپورټ ورکړے دے ، مونږ د خپل خیبر پختونخوا پولیس د قربانو بیشکه چې احترام کوؤ او خراج تحسین پیش کوؤ خو داسې Elements چې هغه د خیبر پختونخوا د پولیس د هغه قربانو د پاره هم تور داغ جوړیږی او زمونږ د پاره هم دا چیلنج جوړیږی چې مونږ دلته په گورنمنټ کېنې ناست یو او زمونږ د دې خور سره دا سلوک کیږی چې خاوند خو د پریږده، بچی خو د پریږده چې هغه هم په جیل کېنې اچولې کیږی، د هغې هم Insult کیږی او د یو تهانې نه بیا بل تهانې ته د شپې په تیاره کېنې ئے شفټ کوی او د هغوی چې کومه اخلاقی رویه وه دوئ سره، غیر اخلاقی نو مونږ ته جی افسوس پکار دے ، مونږ ته پکار ده، مونږ دلته کېنې قطعاً اتفاق نه کوؤ چې دا د سټینډنگ کمیټئ ته یا پریولیجز کمیټئ ته د دا کیس حواله شی، دا د گورنمنټ کار دے ، زه خپل سینیئرز ته وایم، تاسو ته هم وایم چې گورنمنټ ته پکار ده چې ایکشن واخلی او داسې ایکشن نه، Suspension څه شے دے ؟ چې کوم خلق په دیکښې Involve دی، سره د دې ایس پی چې په کوارټر گارډ کېنې پکار دی او د هغې نه پس په دې باندې کارروائی پکار ده (تالیاں) او که دغه مونږ نه شو کولے نو بیا پکار ده، گورنمنټ ته پکار ده، مونږ له پکار ده چې بیا د مونږ Resign ورکړو د دې وزارتونو نه (تالیاں) تهینک یو۔

جناب سپیکر: میں تھوڑی سی دیر کیلئے اپوزیشن لیڈر اکرم خان درانی صاحب! ایک دو منٹ آپ بھی بولیں پھر یہ Decision میں خود ہی دیتا ہوں۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مننه۔ یقیناً دلته چې کومه خبره یاسمین ضیاء وکړه، هغه ډیره دردناکه ده، افسوس ناکه ده او هغه د دې ایوان یو معزز رکنه ده، هر چا چې هم کړې دے زیاتے دے خو لږ ډیر به مونږ هم دې ته ګورو چې مونږ دې څلورو کالو نه چغې وهو چې د دې معزز ممبرانو په دې ګورنمنټ کښې هیڅ قسم عزت نشته او دا څه د وړومبی ځل واقعه نه ده، ډیرې واقعې راغلې دی خو هر سړے د خپلې حیاء د وجې نه دلته خبره نه کوی، کوم خلق ئے چې وکړی، ډیر واقعات داسې راځی خو په دیکښې که مونږ زیاته ذمه داری په پولیس باندې واچوؤ، دا ټهیک ده د هغوی به وی خو دا د حکومت ذمه داری ده په تقرریٔ کښې چې هغه داسې افسران که هغه د پیښور ښار غوندې یو دارالخلافه ده که په هغې کښې ئے سی سی پی ولګوی چې د هغه ریکارډ خو هم وګوری چې هغه آیا د دې ښار د سروس قابل دے؟ آیا چې کوم ډویژن کښې زه کوم سړے لګوم، هغه به دا ډویژن د دې حالاتو مطابق وچلوی؟ دا خو شکر دے چې نن د دې ایوان دلته یو معزز رکنه ده، د هغې خبره دلته راغله، حالانکه په دې پیښور کښې په دې موجوده وخت کښې داسې خلق هم مړه شوی دی چې د هغوی د سره دلته آواز هم نه دے وچت شوے، د دوئ د لاسه هم دغه سی سی پی او ما خپل ګورنمنټ کښې صرف او صرف دوئ ته ټریفک حواله کړے وو، ما د ایډمنسټریشن پوسټ نه دے ورکړے۔ دې موجوده سی سی پی او ته په څلور کاله کښې په پینځه کاله کښې زمونږ په حکومت کښې چرته ان شاء الله ایډمنسټریشن پوسټ نه دے ورکړے شوے ځکه چې مونږ دوئ د دې جوګه نه ګڼو چې دوئ به دومره اهم ذمه داری وکړی او ما صرف ټریفک ورته حواله کړے وو۔ اوس په دې بنیاد باندې یقیناً ستائنه ئے هم ښه ده، د پولیس والا کټ موشنز راراوان دی، په هغې کښې به مونږ هم خبره وکړو خو لږ ډیر دا د ګورنمنټ ذمه داری ده چې د هر شهری د عزت د وقار خیال وساتی او په هره خبره باندې نوټس واخلی او چې ته د هر شهری د یو غریب سړی په خبره باندې نوټس اخلې بیا به ستا عزت ته دا وخت نه رارسی چې نن معزز ممبر هم په

دې ایوان کښې دے ، هغه د دې نه پاتے نه دے ، نو زهٔ مکمل د دې حمایت کوم چې هر څوک وی، میاں افتخار صاحب خبره وکړه چه ماته باره بجې آئی جی هم ټیلفون وکړو، ماته باره بجې سی سی پی او هم ټیلفون وکړو، آیا دا د سی سی پی او کار نه دے چې هغه داسې غیر جانبداره انکوائری مقرره کړی چې د دې خلقو سره ئے تعلق نه وی؟ ورسره که څوک د انکوائرئ په مقرر کولو باندې نه پوهیږی، هغوی کښې دومره اهلیت نه وی چې د چا سره جنګ دے ، هغه به زهٔ په دې ځائے باندې مقرر کړم نو بیا خو به راځی دا خبرې خو پکار دا ده چې دې باندې د پیښور ذمه دار سړے چې هغه سی سی پی او دے او دوئ په دې باندې داسې سړے انکوائری افسر مقرر کړے وے چې د دې واقعې سره د هغه هیڅ قسمه تعلق نه وی، بیا به زما ایم پی اے مطمئنه وه۔ زما د منسټر په عزت، په وقار کښې به هم فرق نه وو راغلے ، دا ډیره افسوسناکه خبره ده چې په یو واقعې پسې به زما څلور وزیران ځی او زما د وزیر به هلته هیڅ قسم قدر قمیت نه وی چې دے راغلے دے ، وزیر ډیر لوئے سړے دے ، (تالیاں) وزیر چې د هر حکومت وی، دا حکومت وی او د وزیر لاندې خلق چې دی دا ما تحت دی، دا ټول د وزیرانو ما تحت دی خو افسوس چې زما د څلورو وزیرانو په دې ګورنمنټ کښې دا حال وی، زما د عام شهری به څه وی، زما د دې سائل به څه وی، د هغه سائل به څه وی؟ ما دلته څو ځله دا خبره وکړه چې خدائے ته وګورئ د معززو خلقو د کورونو ګهیراؤ روان دے ، خلق به راځی، داسې حالات راغلی دی چې دا معزز ایم پی ایز به د خپل دفتر او د کور نه نشی وتے ، نو مونږ مکمل مذمت کوؤ، ته دلته زمونږه بچئ هم یئ، ته د دې ایوان خور هم یئ، ستا عزت هم زمونږ دے او د دې ایوان هر یو عزت چې دے دا زمونږ عزت دے۔ مونږ به په خپلو کښې نظریاتی اختلاف لرو، مونږ به په خپلو کښې کله کله یو بل سره تیز و تند جملې استعمالوؤ خو د دې ایوان عزت مونږ چا ته هم نه شو ورکولے ، دا په هر چا مقدم دے ، (تالیاں) مونږ مکمل سپورټ کوؤ د دې، مونږ مکمل سپورټ کوؤ او دیکښې هغه سزا پکار ده، (تالیاں) هغه سزا پکار ده چې چا هم دا جرم کړے وی چې هغې نه بیا وروستو خلق ګوری چې دې معزز ایوان ته څوک لاس واچوی د هغه څه حشر وی؟ ډیره مننه۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

(شور)

محترمہ یاسمین ضیاء: جناب سپیکر! چې د دوئ خلاف خو اوس ایکشن وکړئ۔

جناب سپیکر: کوؤ، کوؤ جی۔ ودریږه چې ګورنمنټ نه څه پاتې شی۔ جی بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، ماته اجازت دے جی؟

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تهینک یو ویری مچ، سپیکر صاحب۔ زۀ لږ لیټ راغلم معافی غواړم۔ دا زما خور به خبرې کړې وی، ما نه دی اوریدلې۔ د میاں صاحب خبره ما واوریدله، دا زمونږ منسټر صاحب او درانی صاحب خبره وکړه، څنګه چې میاں صاحب خبره وکړه، دې باندې چیف منسټر پخپله د شپې دولس بجې ټیلفون کړے دے، هغوی Suspend شوی هم دی خو دا ټهیک خبره ده چې دا کوم سړے پکښې Involve دے، هغه باندې انکوائری کیږی۔ دا فلور آف دی هاؤس زۀ وایم چې دا انکوائری به مونږ Independent کس ته ورکوؤ او کوشش کوؤ چې جوډیشل انکوائری وربانډې وشی او که هر څوک ذمه وار وی، د هغه خلاف سخت ایکشن به اخلو او د ډسټرکټ سیشن جج پیښور هغه به Nominate کړو چې د دې انکوائری وکړی او د دې معلومات وکړی۔

(شور)

محترمہ یاسمین ضیاء: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب منور خان (ایڈوکیٹ): جناب سپیکر صاحب! یہ کیا کہہ رہے ہیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں جناب، اس پوائنٹ پر بات کرنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یہ انکوائری تو۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب عطیف الرحمان: زۂ جناب سپیکر صاحب، دا وایم چې۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! ہم ایسی بات نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سب تشریف رکھیں۔

(شوراور قطع کلامیاں)

ایک رکن: مونږ دا نه منو۔

جناب سپیکر: آپ سب بیٹھیں۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

(شوراور قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے علامتی واک آوٹ کر گئے)

جناب سپیکر: آپ سب بیٹھیں۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، آپ بیٹھیں، سب بیٹھیں۔ ستارہ آیاز! آپ بیٹھیں، سب بیٹھیں۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ لے آئیں ان کو، شاہ صاحب، ارباب صاحب، بشیر بلور، آپ لوگ بیٹھ جائیں تو سب بیٹھ جائیں گے۔ آپ لوگوں نے خود مچھلی بازار بنادیا۔

(شوراور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: The Sitting is adjourned for fifteen minutes.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ آپ سب بیٹھ جائیں جی، آپ سب معزز اراکین بیٹھ جائیں گورنمنٹ کے، بیٹھ جائیں، آپ سب بیٹھ جائیں۔ پارلیمانی جمہوریت میں کبھی کبھی یہ ہوتا ہے، یہ جو آج ہمارے ہاؤس میں ہماری بہن کے ساتھ جو کچھ افسوسناک واقعات گزر چکے ہیں اور جس کے بعد سب سے جو زیادہ ٹی وی پہ وہ Footage چلائی گئی، تو سب سے بڑی غلطی یا جو بھی کہیں، غلط ایکشن وہ تھا، اس سلسلے میں میں گورنمنٹ سے کہتا ہوں کہ جی بشیر بلور صاحب، آپ لوگ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات):   جناب سپیکر صاحب!

(شور اور قطع کلامیاں)

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منٹ، میں وہی آپ کو کہہ رہا ہوں کہ اپوزیشن لیڈر کے جتنے دوست ہیں، بھائی باہر بیٹھے ہیں، میرے خیال میں آپ بیٹھ جائیں کہ وہ آ جائیں، وہ سب آ جائیں۔ مفتی صاحب! جلدی کریں آ جائیں سب۔

(حزب اختلاف کے اراکین واک آوٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لائے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب! آپ بولیں لیکن میرے خیال میں وقت ایسا ہے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب! ہم نے تو واک آوٹ کیا تھا اور ابھی آپ نے بلایا تو ہم واپس آئے۔

جناب سپیکر: ہاں بالکل، میں لودھی صاحب کی قدر کرتا ہوں، آپ سب معزز اراکین کی اور خاص کر اپوزیشن کے بھائیوں کی دل سے قدر کرتا ہوں لیکن بشیر بلور صاحب سے ایک دو منٹ سنتے ہیں، پھر اس پہ میں خود، جس طرح میں نے کہا تھا کہ میں Custodian of the House ہوں، میں آپ کی عزت کا خیال رکھونگا۔ جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات):   جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیر شکر گزار یم او خاص زه د اپوزیشن د ممبرانو صاحبانو او خاصکر زۀ د خپلو خویندو ډیر زیات شکر گزار یم چې دوئ مهربانی وکړه او هاؤس ته راغلل۔ سپیکر صاحب، دا Unpleasant

واقعه وشوه او دا ربنتیا خبره ده چې نه وه پکار خو دا یو جمهوری ځائے دے او دې جمهوریت کښې داسې کیږی، خلق ځی او د اپوزیشن خو زیات شکر گزار یم، میاں صاحب او ظاهر شاه صاحب چې دوئ لاړل، خبره ئے وکړه۔ اصل خبره دا وه چې مخکښې خو هر څه چې شوی وو، هغې کښې زمونږ دې خپل ورونو پرون ستاسو خیال وو چې چا خبره هم ونکړه خو هغه بدقسمتئ سره چې کوم دا Footage وچلیدو نو د هغې نه پس دا اوس ښکاری چې ایس پی کوم Concerned وو، دا د هغه په مشوره باندې دا Footage تلے وو، ولې چې بغیر د ایس پی نه دا تهانې والا دومره زورآور نه وی چې هغه Footage ورکړی۔ بل دا چې د ټولو نه زیاته خبره دا ده چې عام داسې سړی سره هم زیاتے کیږی نو هغه هم مونږ Condemn کوؤ او د هغې خلاف مونږ وایو چې دا نه ده پکار خو چې یو ممبره ده، زمونږ د هاؤس ممبره او بیا زمونږ خور او زمونږ د پارټئ او د حکومت د طرف نه، ایم پی ایز زمونږ ټول ډیر زیات قابل احترام دی خو هغوی سره داسې زیاتے کول زما خیال دا دے چې بغیر د ایس پی د اجازت نه د ایس ایچ او دومره توره نشی کولې چې هغه یو ایم پی اے صاحب یا د هغې د خاندان سره یا هغه خلقو سره دومره زیاتے وشی نو خامخا هغه ایس ایچ او به هم د ایس پی نه تپوس کړے وی چې یره دا داسې واقعه ده، هغه به ورته وئیلی وی چې ته داسې ایکشن واخله نو د دې ټولو حالاتو، زه هغې ته نه ځم او نه زه په هغې باندې خبره کوم سپیکر صاحب، دیکښې زهٔ فلور آف دی هاؤس دا اعلان کوم چې Immediately دا سړے سبا به مونږ Relieve کړو، واپس د لاړ شی فیډرل گورنمنټ ته زمونږ گورنمنټ نه دا ایس پی د Immediately واپس لاړ شی (تالیاں) فیډرل گورنمنټ ته او څه نامه ئے ده، دا تاسو ته ریکویسټ کوؤ (مداخلت) پلیز بیٹھیں، چې د دې هاؤس کمیټی جوړه کړئ، د هر یو پارټئ نه یو یو کس واخلئ او دا انکوائری وکړئ او Within a week د دې مونږ ته رپورټ راکړی او چې دیکښې هر څوک Involve وی، د هغوی خلاف سخت نه سخت حکومت به ایکشن اخلی۔ دا زما گزارشات وو۔

جناب سپیکر: زما خیال دے-----

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نه جناب سپیکر صاحب، دې سلسله کښې زما يو ريکويسټ وا وره۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر صاحب!

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب نے مجھے فلور نہیں چھوڑا، ابھی یہ خود سنبھالیں تو میرے خیال میں بہتر ہوگا۔ آپ لوگ، میں کیا کہہ سکتا ہوں؟

(شوراور قطع کلامیاں)

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب! ہم-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

میاں افتخار حسین (وزیراطلاعات): جناب سپیکر صاحب! يو منټ زۀ خبره کوم-----

جناب منور خان (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر صاحب! یہ بات غلط ہے، اگر یہ کہتے ہیں کہ-----

جناب سپیکر: دا سې خبره د ه میاں صاحب، تا سو بس ټول کیښنئ، تا سو نه ونشوه۔

(شوراور قطع کلامیاں)

وزیراطلاعات: نه جی-----

جناب سپیکر: د نن نه، اوس آرډر وکړئ، سی ایم صاحب ته اووایئ چې دا سړے Surrender کړی، دے زمونږ د پښتنو روایاتو بانديې نه پوهيږی او اوس د ئے اوباسی (تالیاں) او د ټولو سیاسی پارټو مشران چې څومره دلته ناست دی، د دوئ به زۀ کمیټی جوړوم او دوئ به ئے انکوائری کوی او رپورټ به ان شاء اللّٰه په يو دوه ورځو کښې هاؤس ته، تاسو ته Put up کړو۔

وزیراطلاعات: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: بس تا سو کیبنئ، بس خبره ختمه شوه جی، بس خبره ختمه شوه جی۔ بس د دې نه پس، د سپیکر د رولنګ نه پس دا Surrender، او نن به ئے Surrender کوئ او مونږ ته به کاپی را لیږئ، بس خبره ختمه شوه۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! ما ته اجازت را کړئ ګنی خبره به هم دا سې وی-----

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: زهٔ د بشیر خان هم مشکور یم، زمونږه مشر دے، ستا سو هم مشکور یم، وضاحت صرف، دا خبره ده چې زمونږ ملګرو د اپوزیشن د مشرانو ډیمانډ وو ګنی مونږ OSD کولو او بیا انکوائرئ کېښې مو شاملولو خو دوئ اووئیل چې دا اوس Surrender شی نو ډیره ښه ده۔ مونږ دې ته هم تیار یو، مونږ ئے Surrender کوؤ خو دے د تحقیقاتو نه بهر نه دے، مونږ به دے رااوغواړو او دے به په دې تحقیقاتو کښې شامل وی۔ ایس ایچ او دے، ایس ایچ او او عمله به فوری معطل وی۔ دا چې کوم دوئ دغلته کښې عمل کړے دے که دیکښې ډرامه بازی وی نو بیا به د دې نه پس د حوصلې خبره نه وی۔ دا یوه خبره ده او په دیکښې دوئ ټول هاؤس، مونږ چونکه د اپوزیشن ملګرو لکه شکریه ادا کوؤ چې هغوی دغه Stand واخستو چې زمونږ هومره Stand ئے واخستو او هغوی زمونږ سره وو چې دا یوه خبره ئے کوله نو مونږ هم پرې ډیر نه پوهیدو خو درانی صاحب چونکه سابقه وزیر اعلیٰ پاتے شوے دے، هغوی دا خبره کوله چې تا سو فوری د Surrender خبره وکړئ، د دې Impression به ښه پریوځی چې ګنی د صوبې د اسمبلئ ساکه برقرار شو او دوئ یو خبره وکړه او هغوی ته عزت ملاؤ شو۔ په دې بنیاد باندې بشیر خان دا خبره کړې ده نو زما ټولو وروڼو ته خواست دے که تحفظات ئے وی نو تا سو کمیټی جوړه کړئ، هم په هغې کښې به دے رااوغواړو او د ده سره به خبره هم کوؤ او د دې خبرې وضاحت به هم کوؤ که چرته قصور وار وی نو په Surrender کیدو ئے معاف کوؤ نه، بیا به باقاعده خپله سزا خوری خو دا اوس فوری د ایکشن یوه حصه ده چې دے به د دې ځائے نه Surrender کیږی۔ مهربانی جی۔

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب! آپ کو اندازہ ہے کہ ہمارے پاس وقت بہت کم رہ گیا ہے اور آج کا ایجنڈا بھی بہت زیادہ ہے تو ایجنڈے کی طرف آئیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوہ جی، داسې به کوؤ۔ اوس داسې تاسو ته یو ریکویسټ کوم چې چونکه د بجټ اجلاس دے، بجٹ اجلاس ہے، میرے سارے بھائی جو آپ بیٹھے ہیں، وقت کا بھی آپ کو اندازہ ہے کہ ہمارے پاس کم رہ گیا ہے اور آج کا ایجنڈا بہت زیادہ ہے، لہذا میں قاعدہ 148 کے ذیلی قاعدہ (4) کے تحت اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2012-13 کے تمام مطالبات زر کو بغیر بحث کے حسب قاعدہ ایوان کی رائے کیلئے بغرض منظوری پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

(شور)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین کھڑے ہو کر مخالفت کرنے لگے)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!-----

ملک قاسم خان خٹک: محترم سپیکر صاحب! دا ډیر ضروری کټ موشنز دی-----

جناب منور خان (ایڈوکیٹ): جناب سپیکر! ان کٹ موشنز-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! آپ ان چیزوں کو بلڈوز نہ کریں، ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں-----

جناب سپیکر: نه تاسو کومه محکمه باندې خبره کول غواړئ، نہیں آپ کس محکمے پر خاص کر بات کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! ہماری ساری کٹ موشنز اہم ہیں اور ان سب پر بات کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جناب سپیکر، محکمہ پولیس، جیلخانہ جات-----

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ پولیس کا بڑا بجٹ ہے، آپ اس پر بحث کریں۔ آپ سب بیٹھ جائیں، آپ سب بیٹھ جائیں، یہ پہلے اس کو ختم کریں، یہ Current جو ہاتھ میں ہے، مفتی صاحب تو بول چکے ہیں کل والے اس پر، آپ کل والے اس پر تو بول چکے ہیں۔ مفتی سید جانان صاحب۔

مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

<u>مفتی سید جانان</u>: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ زہ جی د گیارہ لاکھ روپو د کٹ موشن تحریک پیش کوم۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eleven lac only. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: میں چار لاکھ روپے کٹوٹی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four lac only. Muhammad Reshad Khan.

مفتی صاحب! تہ کیبننہ تا تہ موقع درکوم کنہ، کہ ولاړہ درلہ هسې خوند درکوی؟ پہلے منور خان صاحب۔

<u>جناب منور خان (ایڈوکیٹ)</u>: جناب، میں دس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousands only. Muhammad Reshad Khan, not present, it lapses. Naseer Muhammad Khan.

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: میں دس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Nargis Samin Bibi.

<u>محترمہ نرگس ثمین</u>: میں دو سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Nighat Yasmin Bibi.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! میں چالیس لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees forty lac only. Wajeeh-uz-Zaman Sahib. Not present, it lapses. Ji Saeeda Batool Nasir Bibi.

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر</u>: میں پانچ لاکھ کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: بی بی! کل آپ پیش کر چکی ہیں۔

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر</u>: اچھا کل پیش ہو چکی ہے۔ جناب سپیکر، جیلخانہ جات کے بارے میں یہ کہنا تھا کہ یہ جو ڈیپارٹمنٹ ہے، اس میں چار سال میں جیل میں کوئی ایسی اصلاحات سامنے نہیں آئیں اور کوئی ایسا ریفارمز پروگرام اس طرح کا نہیں آیا، اس کی کارکردگی کوئی تسلی بخش نہیں ہے بلکہ کارکردگی بہت ناقص ہے

اور چاہیئے تو یہ کہ کوئی اصلاحات ہوں، 98-1995 میں جو اصلاحات ہوئی تھیں، ان پر بھی کوئی Implementationایسی نہیں ہوتی، قیدیوں کے ساتھ بچے اور قیدیوں کی اصلاحات کا انہوں نے کوئی پروگرام ایسا نہیں پیش کیا۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بی بی۔ سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب، پلیز۔ بشیر بلور صاحب! آپ Kindly انکے ساتھ بیٹھ جائیں، تھوڑا سا آپس میں کوئی طریقہ / پروسیجر بنا دیں، میاں افتخار صاحب کہاں گئے جی؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ زه ستاسو مشکور یم چې تاسو موقع راکړه په ډیمانډز باندې۔ مونږ چې کوم کټ موشن پیش کوؤ نو زمونږ مقصد هم دا دے چې زمونږ د ډیپارټمنټس چې بعضې کومې غلطئ یا کومې کمزورئ مونږ ته ښکاری چې مونږ د هغې نشاندهی وکړو، دیکښې نور څه زمونږه مقصد نه دے۔ جناب سپیکر، د جیل د دې Concept چې مونږه وګورو نو دا خو یو دا دے چې ټهیک ده هغه یو سزا ورکول وی خو ورسره ورسره د دې یو عام شے چې دے هغه د Rehabilitation او د ریفارمز هم دے۔ زمونږه دلته کښې تر اوسه پورې په دې محکمه کښې مونږه دا ونه کتل چې کوم Criminals یا کوم نور دغه دی چې د هغوی د ریفارم د پاره، د هغوی د Rehabilitation د پاره څه داسې Initiatives واخستلې شی او د هغې د پاره څه طریقه کار جوړ کړے شی۔ دا کوم Normal criminals دی، د هغوی هم، ځکه چې ځو پورې تاسو دا Address نه کړئ، تاسو دا Crimes چې دی هغه کمولې نشئ۔ دا صرف دغه کول چې یره مونږ یو کس له سزا بس ورکړه او هغه دغه شو، څو پورې د هغه تاسو ریفارم نه وی کړی، واپس په سوسائټئ کښې د Induct کولو د پاره، هغه هغه شان Rehabilitate نه وی نو هغه فائده نه کیږی او بیا ورسره ورسره خصوصاً چې دا نوے کوم د څو کالو نه چې مونږ ته دغه جوړ دے، خاصکر د Militancy په حوالې سره، د هغوی د Rehabilitation د پاره هم ضروری یو پالیسی، یو فریم ورک پکار دے۔ که مونږه دیکښې وګورو نو تیر کال کښې چې کوم دوئ دا Budget estimate جوړ کړے دے، په دیکښې که Page 235 باندې وګورو نو دوئ ځان ته یو ټارګټ ایښودے وو چې یره مونږه به درې نوی Rehabilitation centers جوړوؤ خو وروستو کال کښې په هغې کښې هیڅ قسمه پراګریس ونه شو او دوئ هغه Rehabilitation centers جوړ نه کړے شو، نو یو

خو زه به د دې وزیر صاحب نه تپوس کوم چې ولې دا Rehabilitation centers جوړ نه شو او آیا دې د پاره دوئ څه پالیسی جوړه کړې ده، څه Improvement چې دې شی طرف ته توجه ورکړی؟ ورسره ورسره زما نه مخکښې مفتی صاحب هم پرون په دې باندې خبره کړې وه چې یره د بنوں جیل واقعې باره کښې دوئ له هم پکار دی چې هاؤس په اعتماد کښې واخلی خو دې نه علاوه دې پیښور سنټرل جیل نه هم بعضې Prisoners escape شوی دی او په وروستو کال کښې هم شوی وو، نو د هغې انکوائری چې ده، هغه د هم مونږه ته لږ وښائی چې د هغې څه نتیجه رااووتله او آیا د هغې چا ته سزا ورکړې شوه او که ورنکړې شوه؟ دوئ تیر کال کښې هم وئیلی وو چې یره مونږ د Security enhance کولو د پاره پیسې هم ایښودې وې او وائی چې مونږه د هغې د پاره Steps وچت کړی هم دی نو د هغې څه نتیجه رااووتله؟ د بنوں جیل د واقعې نه پس خو د هر یو کس دا خیال دے چې یره جیل هغه شان محفوظ نه دے نو د هغې د دوئ لږ مونږه ته وضاحت وکړی چې دا دوئ څه اقدامات وچت کړی دی؟

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں تو وزیر صاحب کا چہرہ دیکھ کر مجھے واپس ہی لینا پڑے گی۔ میں ایک بات بتانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ بنوں جیل کا واقعہ کوئی معمولی نوعیت کا واقعہ نہیں تھا اور جب یہ واقعہ پیش آیا تو اس سے یوں معلوم ہو رہا تھا کہ ہمارا ہر قیدی، وہ عدم تحفظ کا شکار ہو گیا۔ ہم نے اس سلسلے میں حکومت سے پوچھا بھی تھا، حکومت نے جو کچھ کیا ہے، وہ تو صرف اشک شوئی کیلئے کیا ہے، وہ حقیقت نہیں ہے، اصل ملزمان کو پھر بھی چھپایا گیا۔ میں تو وزیر موصوف سے یہ پوچھونگا کہ اس انکوائری کے بارے میں آپ ہمیں مطمئن کر دیں اور وہ کونسے لوگ ہیں جن تک آپ کا ہاتھ نہیں پہنچتا؟ وہ بھی اگر بتا دیں تو بڑی جرات اور کمال کی بات ہو گی اور تیسری بات یہ ہو گی کہ آپ نے بنوں جیل کے واقعے سے کیا عبرت حاصل کی ہے اور مزید جیلوں کو Secure کرنے کیلئے کیا انتظام کیا ہے؟ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جی منسټر صاحب زمونږه د علاقې دے او عزتمند سړے دے، زه دا خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: شکریہ، Withdrawn۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ Repetition نه دے پکار خو د بنوں جیل واقعه چې دا کوم څه شوی دی، دا خو په World کښې یو تاریخی واقعه ده۔ دې سره ګوره ایتهوپیا کښې یو وزیر د خپل ځان نه استعفیٰ ورکړه، یو قیدی لاړو او د بنوں جیل نه چار سو قیدیان لاړل او هغه بیا خپله د جیل دروازه کهلاوئی ورته او اوس خو د غسې کوهاټ نه لاړل جی، تقریباً نو دس قیدیان د کوهاټ نه لاړل او اوسه پورې پته نشته، زه دا پوښتنه کوم چې آیادا د حکومت په مرضئ لاړل جی؟ او دې سره سره شرم پکار دے دا محکمه دا سکوټ ختمول پکار دی۔ ګوره جی واقعه وشوه، انتظامیه لاړه، ټول فیډرل ګورنمنټ ته لاړل، پولیس والا لاړل، پکار خو دا ده چې دا فنډ مونږه هغې ته Allocate کړو، د دې جیل څه فائده؟ اوس خو دغه پوزیشن دے، هغه ژاړی لیوی جمعداران دی، هلته کښې جی ولاړ دی چې ورځه څپیړې ورکوه، سکوټ دروازه خپله درته کهلاوئی، بیا دې محکمه کښې چې څه کیږی، داسې څه محکمه شته؟ ماته خو شرم راځی ځکه چې دا وزیر صاحب زمونږه کلی وال دے، زه خامخا په ده خفه کیږم چې ده څه کردار ادا کړو، ده ځومره انټرویوز ورکړل، مونږه خو چې لیدلی دی، بشیر بلور صاحب، میاں افتخار صاحب دا جوابونه کوی چې ته جواب نه شې کولے، د خپلې محکمې ته تحفظ نه شې کولے نو بیا د دې څه خبره ده؟ او دا وزیر صاحب زمونږه لاسټ ټائم مخکښې وزیر وو او مونږه ته ئے دا وئیلی وو چې د کرک جیل به زه ډسټرکټ جیل قرار کوم جی، کوهاټ لاړو فوج ته، لکی لاړو فوج ته، د کرک سخت ضرورت دے، هغه اوس دا ځل چې مو وکتل د کرک جیل په هغه اے ډی پی کښې نشته دے او بله خبره جی وایم دومره د افسوس، یعنی د جیلونو چې کوم وزټ مونږه کړے دے، هغې کښې هلته چې کوم خوراک دے، دومره پیسې ورکول، هغه جیل والو سره چې کوم ظلم کیږی، هلته چې کوم کرپشن دے په جیل دننه، زه خو وایم چې دې محکمې ته نورې پیسې ورکول دا عبث دی او حکومت د په دې نظرثانی وکړی او زه به خامخا دا Contest کوم۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ منور خان صاحب! جی واپس، تاسو Withdraw شوئ؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہ جی۔ تھینک یو سر، میرے خیال میں اس پر کافی بحث بھی ہو گئی ہے اور ان لوگوں کو جواب اگر دے دیں تو میرے خیال میں وہی کافی ہے۔ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ کافی ہوگا، تھینک یو، آپ واپس لیتے ہیں، Withdrawn۔ نصیر محمد میداد خیل صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کے توسط سے ایک دو باتوں کی وضاحت چاہونگا۔ ایک ہمارے وفاقی وزیر داخلہ نے بیان دیا تھا کہ جیلوں میں پولیس کے جو سپاہی ہیں، انکے پاس اسلحہ نہیں ہوتا، جب اسلحہ نہیں ہوتا تو اس وقت صوبائی حکومت نے اس واقعے کے بعد جیلوں کی سیکورٹی کیلئے کیا پلان بنا رکھا ہے اور ان کیلئے کیا منصوبہ ہے؟ اس کی وضاحت کر دی جائے، نمبر ایک۔ نمبر دو جس واقعے کا ابھی کچھ پہلے مجھ سے تذکرہ ہوا تھا بنوں کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس وہ ہو چکا ہے جی، وہ کافی ہے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں اسی کے متعلق ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کافی ہے جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں اسی کے متعلق، انہوں نے نہیں پوچھا، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس واقعے کے بعد اس ڈویژن کے کچھ افسران کو OSDs اور Suspend کر دیا گیا لیکن جیل حکام کے بعض افسران جو غیر متعلقہ ہیں، دوسرے اضلاع میں ہیں، ان کو بھی Suspend اور OSDs بنا دیا گیا، اسکی ایک مثال میں یہ دونگا کہ تین مہینے پہلے یہاں سے تبدیل شدہ شخص جو کہ تیمر گرہ میں بحیثیت جیل سپرنٹنڈنٹ تھا، اس کو بھی OSD بنا دیا۔ یہ بتا دیا جائے کہ ان افسران کو کس جرم میں OSDs بنا کر سزا دیدی گئی؟

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ نرگس ثمین بی بی! اسی کٹ موشن پر خالی دو دو باتیں، اس سے زیادہ نہیں۔

محترمہ نرگس ثمین: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! ما هم د بنوں جیل واقعه باندې خبره کول غوښتل خو مانه مخکښې نورو خلقو وکړه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا جیل باندې خاص، د جیل وزیر چې څه غوښتی دی په دې خبره کوئ۔

محترمہ نرگس ثمین: بنه جی۔ د منسټر په باره کښې زه دا وئیل غواړم چې منسټر صاحب ډیر Straight forward او Kind minded دے او دوه کاله خو دے په دې سیټ باندې وو هم نه، نو زه دا خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: واپس اخلئ، Withdrawn۔ شکریه بی بی۔ نګهت یاسمین اورکزئی صاحبه، دا منسټر صاحب شریف سړے دے ته ئے هم واپس واخله۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، نه نه، یو ډیره Important مسئله ده ورنه۔۔۔

Mr. Speaker: Okay, okay ji.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: واپس به اخلم لیکن جناب سپیکر صاحب! دلته زه د بنوں جیل وغیره خبره نه کوم، هغه لکه ټولو ملګرو وکړه، دلته پیښور جیل کښې مخکښې هم ما په پوائنټ آف آرډر باندې خبره کړې ده او دا زمونږ د صوبې د پاره او خاصکر د پیښور د پاره یوه ډیره Important مسئله ده، سبا له که دلته دا قیدی شکیل آفریدی چې دلته موجود دے او دلته درې سوه په دې جیل کښې Terrorists دی او هغه Terrorists دا وائی چې دلته اوبامه راغلے دے ناست دے نو تاسو ماته دا اووایئ، سبا له که څه نقصان ورسیدو او دا خو د فاټا سره تعلق لری نو دا د پنجاب ته ولیږلے شی، دا د بلوچستان ته ولیږلے شی، دا د سندھ ته یا فیډرل ګورنمنټ، دا په خپل تحویل کښې واخلئ ولې چې سبا له که څه داسې ناخوشګواره واقعه وشوه نو مونږه به بیا وایو چې وزیر د هم استعفیٰ ورکړی، سپرنټنډنټ آف جیل د هم استعفیٰ ورکړی او IG Prisons د هم استعفیٰ ورکړی، نو د دې شکیل آفریدی څه نه څه کول پکار دی، دې باندې مونږه ته خاموش پاتې کیدل نه دی پکار۔ پکار دا ده چې فیډرل ګورنمنټ سره خبره وشی او دا سړے دلته نه ورک کړئ، دلته نه ئے لرې کړئ بس ګنی ستاسو په صوبه باندې به هم څه نه څه آفت راشی، خدائے ومنئ۔

Mr. Speaker: Ji hnonourable Minister for Prisons, Mian Nisar Gul Sahib۔ تھوڑا سا سیریس ہو جائیں، میاں صاحب کچھ۔

میاں نثار گل کاکا خیل (وزیر جیلخانہ جات): تھینک یو، سر۔ جیلخانہ جات بھی عجیب ڈیپارٹمنٹ ہے، کل سے اس کا مطالبہ زر نمبر 9 تھا، میرے خیال میں کل ایسا واقعہ ہو گیا کہ اس پہ تقریباً۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر صاحب! میرا نمبر تھا۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا آپ تھوڑا سا بیٹھ جائیں، آپ کا کدھر ہے جی؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: نمبر 8۔

جناب سپیکر: نمبر 8، دا پاتې شوے دے؟

وزیر جیل خانہ جات: نمبر 9 ہے سر۔

جناب سپیکر: ہں جی، عنایت اللہ خان! آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: کٹ موشن ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی کٹ موشن ہے؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: جی ہاں۔

جناب سپیکر: اس وقت تھی لیکن آپ نہیں تھے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: اچھا اچھا۔

جناب سپیکر: تو آپ کی Lapse ہو چکی ہے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: کل ہی ہوئی ہے یہ، اچھا مجھے پتہ نہیں چلا میں معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد مفتی صاحب جلال میں آ گئے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: میں معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔ میاں نثار گل صاحب۔ .Sorry for disturbance, sorry ji۔

وزیر جیلخانہ جات: تھینک یو، سر۔ سر، کل سے یہ مطالبہ زر نمبر 9 جو آیا ہوا ہے، میرے خیال میں اس پہ کل بھی کافی بحث ہوئی تھی اور آج بھی، ایسا عجیب واقعہ ہو گیا کہ جیلخانہ جات ڈیپارٹمنٹ، جس طرح میں دیکھ رہا تھا، اسمبلی میں بھی جب اس کے مطالبات زر آ گئے تو دو واقعے کل کے اور آج کے، سر میں ان دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اپنی کٹ موشنز واپس لی ہیں اور ان دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے جیل ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں کہا کہ اس میں کیا اصلاحات ہو گئی ہیں، کیا نہیں ہوئی ہیں؟ اگر میں یہ کہوں کہ Prison department بہت اچھا ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس میں ہم نے بہت کچھ کیا تو پھر یہ میری غلطی ہو گی، ایسا ڈیپارٹمنٹ ہے کہ اس سے پہلے چار پانچ سال اگر آپ دیکھ لیں، اس دہشت گردی کی لہر کی وجہ سے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ جو وسائل تھے لیکن صوبے میں چار سال کی جو دہشت گردی کی لہر آئی، اس میں ہمارے Prison department پر بہت زیادہ بوجھ آیا،

اس میں ایسے دہشت گرد لوگ آ گئے جو کمانڈو ٹریننگ کر چکے تھے اور آرمی نے ان کو پکڑا اور ہمارے جیلوں کے حوالے کیا۔ اس کے باوجود بھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی یہ کوشش تھی کہ جتنے اپنے وسائل تھے، ہم جتنا کچھ کر سکتے تھے، وہ کر لیا لیکن اس کے درمیان بنوں کا جو واقعہ ہوا، یہ پورے صوبے کیلئے اور پورے ملک کیلئے ایک ایسا واقعہ تھا کہ جس میں پہلی دفعہ صوبائی حکومت نے ایک کمیٹی بنائی اور میرے خیال میں یہ ریکارڈ پہ ہے کہ وزیر اعلیٰ نے خود کیبینٹ کے سامنے جو رپورٹ آئی تھی، پورا دن Prison department کو دے دیا اور کیبینٹ کے سامنے وہ رپورٹ انہوں نے پڑھی اور جو لوگ بھی قصور وار تھے، ان کو اسی وقت اسی موقع پہ کیبینٹ کی Approval پہ سزائیں دی گئیں اور اس کے بعد جیل کی بھی اور جتنے جیلوں کی سیکورٹی تھی، ان کو بڑھایا گیا۔ میں اس سے ایک ہفتہ پہلے بمعہ IG Prison ہزارہ ڈویژن کا وزٹ کر چکا ہوں، ہری پور میں گیا ہوں، میرے ساتھ ایم پی ایز حضرات تھے، مانسہرہ میں گیا ہوں، بٹگرام تک میں گیا ہوں اور ایبٹ آباد جیل کا بھی میں نے وزٹ کیا ہے، ہری پور، بنوں جیل کے واقعے کے بعد میں خود بنوں جیل دو دفعہ گیا ہوں۔ سر، بات یہ ہے کہ میرے ڈیپارٹمنٹ کے جو سپاہی ہیں اور جو بنوں جیل کا واقعہ تھا، آپ دیکھ لیں، میرے ساتھ بشیر بلور صاحب تھے کہ جو جتنے وسائل کے ساتھ وہ لوگ آئے تھے، اسلحے کے ساتھ وہ لوگ آئے تھے تو میرے خیال میں اگر دیکھ لیں تو یہ ایک ایسا واقعہ تھا کہ اس پہ ملک قاسم صاحب میرے دوست نے کہا کہ منسٹر صاحب نے استعفیٰ نہیں دیا، یہ اس نے ٹھیک فرمایا لیکن میرے خیال میں ریکارڈ پہ ہے کہ میں تو ایسا منسٹر ہوں کہ ایک چھوٹی سی بات پہ میں نے استعفیٰ دیا تھا اور ایک ڈیڑھ سال میں اس ایوان میں ایم پی اے تھا، وزیر نہیں تھا، اگر یہ بات میری طرف آتی کہ As a Jail Minister، مطلب اس میں بہت سے، یہ ٹیم جو آئی تھی، وہ آئے ہیں اور انہوں نے جو اقدامات کیے، اس کے بعد صوبائی حکومت نے جو ایکشن لیا ہے تو میرے خیال میں میں خود ایوان میں آیا، میں نے کیبنٹ میں اپنے آپ کو سامنے پیش کیا تھا کہ اگر یہ جرم میرے اوپر آ گیا تو میں اس کیلئے تیار ہوں، تو ایسی بات ہے کہ وزارت آنی جانی چیز ہوتی ہے، عزت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ سکندر شیر پاؤ صاحب نے کہا کہ جیل ریفارمز میں ہماری حکومت نے کیا کیا ہے؟ جناب سپیکر، یہ میں نہیں کہتا لیکن پہلے جیلوں میں قیدیوں کو بیڑیاں پہنائی جاتی تھیں اور وہ جس کو سزائے موت ہوتی تھی اس کو پھانسی گھاٹ میں بند کیا جاتا تھا، دو گھنٹے اس کی ٹہلائی ہوتی تھی، جب یہ حکومت بنی تو ہم نے ایک قانون پاس کیا، ان کو ہم نے عام قیدی تصور کیا۔ اب کوئی بھی میرا بھائی جیل جا سکتا ہے، پھانسی گھاٹ کے جتنے بھی قیدی ہیں، ان کیلئے اپنی ایک

بیرک بنائی ہے لیکن وہ عام ہمارے قیدیوں میں شمار ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ صوبائی حکومت کے جتنے بھی جیلیں ہیں، ان کی سیکورٹی بڑھانے کیلئے، جتنے بھی جیلز ہیں ہمارے صوبے کے، ان کیلئے ہم نے سی سی ٹی کیمرے، جیمرز اور ساتھ ساتھ میں وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ Specially اس بجٹ میں 35 کروڑ روپے ہمیں اسلحہ خریدنے کیلئے دیا ہے۔اب ہمارا جتنا بھی سٹاف ہے، وہ ٹریننگ پہ ہے، 50 آدمی ہم نے ابھی لاہور بھیجوا دیئے اور Already 50 اس میں کام کر رہے ہیں، ہری پور میں ٹریننگ کا کام کر رہے ہیں اور میں نے Already ہنگو کے ساتھ بات کی ہے، ' کمٹمنٹ ' ہنگو کے ساتھ، کہ ادھر بھی ہمارے یہ لڑکے Train ہونگے، ان شاء اللہ اسلحہ بھی آئے گا، ایسا ہے کہ ہماری حکومت غافل نہیں ہے، ہم نے جیلوں کی سیکورٹی کو بڑھا دیا ہے لیکن جیل ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے Internal، External کی میں ذمہ داری نہیں لے سکتا کہ ایک آدمی آتا ہے 10 کلومیٹر 12 کلومیٹر سے اور اس میں ملک قاسم خان جیسے دوست مجھے کہتے ہیں کہ آپ نے استعفیٰ نہیں دیا۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا کام یہ ہے کہ قیدی کو اندر ہم کس طرح کنٹرول کر لیں؟ اسلحہ اندر لے کے جانے کی پابندی ہے اور آپ کو پتہ ہو گا کہ اس سے پہلے پنڈی میں جو واقعہ ہوا تھا، سیشن جج حضرات اس پہ ہو گئے تھے لیکن اس کے باوجود بھی سر، اب بھی میں یہ کہتا ہوں کہ ہماری صوبائی حکومت نے اس سے پہلے جو جو برانڈ تھا، کھانے کے متعلق انہوں نے کہا کہ جو برانڈ تھا، جیلوں میں کوئی برانڈ نہیں تھا، 40 روپے کی ایک قیدی کو روزانہ خوراک ملتی تھی، ہماری حکومت نے اس پہ 95 روپے خرچ کرائے اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس کیس سے پہلے، Before partition کوئی بھی برانڈ نہیں تھا، ہم نے گھی Introduce کرایا ہے، شمع گھی، کوئی بھی برانڈ نہیں تھا، ہم نے بروک بانڈ لیپٹن Introduce کروائی، Fresh milk آتا تھا یا منسٹر کے گھر میں جاتا تھا یا آئی جی کے گھر میں جاتا تھا، ہم نے حلیب اور جو بھی ملک پیک، کیونکہ اس پہ تقریباً 30 / 40 کروڑ روپے ہماری صوبائی حکومت کے خرچ ہوتے ہیں۔اسکے علاوہ ہم جیلوں کے اندر درس وتدریس بھی دیتے ہیں، قرآن شریف بھی پڑھاتے ہیں اور علم بھی دیتے ہیں لیکن ان حالات کے ہوتے ہوئے ہماری جو Capacity تھی جیلوں کی، پشاور جیل کی میں مثال دیتا ہوں، تو ان میں نو سو، ہزار قیدیوں کی تعداد ہے لیکن آج وہ 22 سو اور 25 سو گنتی میں بند ہو رہا ہے، اس جیل کیلئے ہماری حکومت نے دو ارب۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ میرے معزز وزیر صاحب بہت اچھی جیلوں کے متعلق آپ کو انفارمیشن دے رہے ہیں تو Kindly اگر آپ اس کو سیریس نہیں سنتے تو میرا ہاؤس کس طرح مطمئن ہو گا؟

وزیر جیلخانہ جات: اس صوبائی حکومت نے پشاور جیل کیلئے 2ارب 70 کروڑ روپے منظور کئے ہیں اور اس کا ٹینڈر First phase کا Already ہو گیا ہے لیکن اتنا انتظار ہے کہ مردان سنٹرل جیل بن جائے تو قیدیوں کو ہم نے ادھر شفٹ کرنا ہے، اس کے بعد اس پہ کام شروع ہو گا۔ ملک صاحب کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اتنے غافل نہ بنیں، آپ ایک ذمہ دار آدمی ہیں، کرک سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ منسٹر نے آپ کے ساتھ وعدہ کیا تھا، ڈسٹرکٹ جیل کرک Already upgrade ہو گیا ہے تو میرے خیال میں آپ کو اس بات کی وجہ سے استعفیٰ دینا چاہیئے کہ بڑا نوٹیفیکیشن آیا ہوا تھا کہ ڈگر، لکی اور ڈسٹرکٹ جیل کرک کو سنٹرل ڈسٹرکٹ جیل کا عہدہ دیا گیا ہے اور Already ایک سال سے کہ وہ ڈسٹرکٹ جیل ہو گا اور میں ملک صاحب سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ آجائیں، دیکھ لیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے اس فلور پہ وعدہ کیا تھا کہ اس جیل کو ہم Upgrade کریں گے تو میں خود اس کو بلاؤں گا اور اس پہ خود افتتاح کراؤں گا۔ جناب سپیکر، باقی بات یہ ہے کہ جن دوستوں نے، جن دوستوں نے یہ کٹ موشنز دی ہیں، میں ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ میں جب بھی جیل کا وزٹ کرتا ہوں، اس علاقے کے دوستوں کو میں بلاتا ہوں، ایم پی ایز کو بلاتا ہوں اور میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ ان حالات کی وجہ سے جیلوں پہ جو لوڈ ہے، ان حالات کی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں اور اس کو منظور کرانے کی وہ کریں اور میں شکریہ ادا کرونگا کہ یہ واپس لیں اور یہ میرے ساتھ دورہ بھی کریں، جب بھی آئیں، میرے ساتھ دورہ کریں۔ ہاں اگر جیلوں میں کوئی غلطی ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں ان کے ساتھ ہوں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، تھینک یو۔ سعیدہ بتول ناصر صاحبہ۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ بس یہ ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ جیل سے رشوت ختم کی جائے اور کچھ اچھا کام ہو جائے۔ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ یہ جو بی بی بتا رہی ہیں کہ کوشش کریں کہ جس طرح جیلوں کا ماحول ہے، وہ بہتر ہو جائے اور اس میں وہ تو پورے صوبے پر Depend کرتا ہے لیکن جیلوں میں خصوصاً بڑے رحم کے محتاج لوگ پڑے ہوتے ہیں۔ بتول ناصر صاحبہ Withdrawn۔ سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب، جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سر، ما چې کوم دغه باندې دغه کړے وو، د Rehabilitation ما خبره کړې وه، Although وزیر صاحب په هغې باندې دغه

ونکړو خو زما ورته دا ریکویسټ دے چې دا دې سره تړلے یو دغه دے چې Rehabilitation طرف ته دوئ توجه ورکړی او د دې د پاره پالیسیز د جوړ کړی۔ زه دغه Withdraw کوم، چونکه وزیر صاحب ښه سړے دے خو دا ده چې زما ورته دا ریکویسټ دے چې Rehabilitation طرف ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا قیدیان چې کوم بد راھا شوی وی چې هغه لږ ښه طرف ته راولئ۔ تهینک یو جی، تهینک یو سکندر خان Withdrawn۔ محمد زمین خان۔ ملک قاسم خان خټک صاحب جی۔

ملک قاسم خان خټک: شکریه جی۔ زه خو نن خبر شوم چې منسټر صاحب د کرک جیل ډسټرکټ جیل کړے دے، سنټرل جیل کښې خو هلته ټول حوالتیان دی، یو هم پکښې د عمر قیدی نشته دے چې پکښې د عمر قید څوک وی۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خدائے د نه کړی۔ مفتی صاحب۔

ملک قاسم خان خټک: نو چې چرته ډسټرکټ جیل وی په هغې کښې د عمر قیدی وی، زه منسټر صاحب ته دا خبره کوم چې د جیل وزیر ئې خو دې نه خبر نه ئې چې کوم ځائے کښې ډسټرکټ جیل وی په هغې که د عمر قیدی وی، هغې کښې ټول حوالتیان دی، هغه اوسه پورې سب جوډیشل حوالات دے، نه ډسټرکټ جیل دے نه خو ورته زمکه اخستلې شوې ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: د کرک ښه خلق دی۔

ملک قاسم خان خټک: سر، زه خبره کوم جی او زه دا پښتنه د منسټر صاحب نه کوم چې دا ستا د جیل یو سپاهی ګولئ وچلوله چې کله بنوں ته دا کسان ورغلل، دا خلق ئے خلاصول، یو سپاهی د دا اووائی چې هلته چا ګولئ چلولې وی؟ ده ته دا پته شته؟ دے په هغه شپه چرته وو چې کله دغه جیل ماتیدو او دا خلق ورننوتل، بیا هغه ورځ ده چې څه وخت هیلی کاپټر ورغلو چې زه منسټر صاحب، لاړ شه بیا ده څه ورته وئیل چې زه خو نه ځم، کیښنا ستو، زه خو دا خبره کوم چې کم از کم ده ته دا پکار وو، باقی زه خپل کټ موشن کتوتی واپس اخلم ځکه چې دا زما کلی وال دے، دا زه پرې خفه کیږم۔۔۔۔

Mr. Speaker: Withdrawn.

ملک قاسم خان خٹک: خو زه دا ورته وایم چې سپاهي د ډز نه کوي او دا خلق د رنه اوړي-----

جناب سپیکر: نه بنه خبره نه ده، کرک کښې بنه خلق دي ټول، د عمر قیدی نشته پکښې۔

ملک قاسم خان خٹک: ما واپس کړو جي۔

جناب سپیکر: شریف خلق دي کنه د کرک، Withdrawn شو جي۔ بس د هغوی Withdraw شو۔

وزیر جیلخانہ جات: سر، یہ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں، میں وضاحت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وضاحت کر لیں، ایک منٹ میں کر لیں۔ الزام در الزام نہیں ہو گا صرف وضاحت ہے۔ نہیں کرنا چاہتے، بزنس نہیں کرنا چاہتے؟

وزیر جیلخانہ جات: اللہ ہر کسی کو بخشے اور ہر کسی کو عزت دے اور جس طرح ملک صاحب کے الفاظ ہیں، We belong to Karak اور ان کے جو الفاظ ہیں، اس کے متعلق تو میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو اسمبلیوں میں لایا کرے کہ وہ ایک دوسرے کی عزت نہ اچھالا کریں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ منسٹر کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ جیل کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور جب ایسے لوگ جو دہشت گردی کرتے ہیں، فرض کریں بنوں جیل کا واقعہ تھا، ڈی آئی خان جیل کا واقعہ ہوا ہو گا، جناب سپیکر، 'جیو' والے سامنے ہیں، جب واقعہ ہو گیا، پہلے میرے گھر آئے ہیں، میں نے ان کو وہ کیا ہے، بشیر بلور صاحب گواہ ہیں، میں اور بشیر بلور صاحب ساتھ آئی جی پولیس بنوں جیل گئے ہیں، اس کے دوسرے دن اور ایسے حالات کے باوجود میں خود ابھی ہفتہ پہلے مالاکنڈ، ہزارہ ڈویژن کا دورہ کر چکا ہوں جس میں میرے دوست میرے ساتھ تھے، تین تین گھنٹے میں نے جیلوں میں اندر گزارے ہیں، اگر میری جگہ ملک صاحب ہوتے تو میرے خیال میں دروازے کے اندر بھی نہ جاتے جی، ان خیبر نیوز والوں کو پتہ ہے آج سے دو دن پہلے میں خیبر نیوز والوں کو نیغ پہ نیغہ پروگرام میں جیل لے کے گیا ہوں، قیدی بھی سامنے بیٹھے تھے، آئی جی بھی سامنے بیٹھا تھا اور جیل والے بھی سامنے بیٹھے تھے، Next منگل کو وہ آئے گا اور وہ دیکھ لیں، دو گھنٹے کا پروگرام میں نے جیل کے اندر کیا ہے۔ ملک صاحب، میں وہ بندہ تھا کہ درہ میں طالبان نے جب مجھ پہ حملہ کیا تو میں نے کہا کہ وہ زندگی مجھے نہیں چاہیئے، مجھے یہ زندگی

چاہیئے اور تین گولیاں بھی میرے اندر پڑی ہوئی ہیں، خداکیلئے ایسی بات دوبارہ مت کرو، میں نے اپنی غیرت کی خاطر، میرے بندے شہید ہوگئے ہیں اور مجھ پہ یہ ہے کہ میں کس-----

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ، میاں صاحب۔نگہت یاسمین اورکزئی، نگہت یاسمین اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں تمام منسٹر صاحبان کو جو بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو میں یہ بتاتی چلوں اور ان سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اپوزیشن جب کٹ موشن لے کر آتی ہے تو اس پہ جھگڑا نہیں کرنا چاہیے، آپ کو بڑے احترام سے اور بڑے-----

جناب سپیکر: ٹھیک ٹھیک۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: طریقے سے، اپنی کٹ موشن واپس لینا چاہیں، چاہے اگر کوئی تلخی بھی کر دیتا ہے تو کوئی بات نہیں ہے، اس وقت آپ کا بجٹ ہے، آپ کی بزنس ہے، آپ نے مجھے شکیل آفریدی کے بارے میں جواب نہیں دیا، میرا خیال ہے کہ آپ نے بالکل میری کٹ موشن کو کوئی سیریس لیا ہی نہیں ہے کیونکہ شکیل آفریدی Is a very serious issue in this Province and in this city، میں نے کہا کہ وہاں پہ تین سو Terrorists رہتے ہیں، وہاں پہ Terrorists یہ کہہ رہے ہیں کہ اوبامہ یہاں پر ہے-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن آپ نے اس کو میرا خیال ہے یہاں سنا اور یہاں سے آپ نے نکال دیا۔ پلیز، آپ جواب دیں اس کا۔

جناب سپیکر: نہ، کولے شي جواب؟ جی میاں نثار گل صاحب۔

وزیر جیلخانہ جات: نگہت بی بی! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، شکر الحمد للہ جو ایوان نے مجھے عزت دی، میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سارے ممبران نے کہا کہ منسٹر صاحب ایک شریف آدمی ہیں، وہ جو میں نے اس کے ساتھ بات کی، وہ پرسنل بات تھی، اس کیلئے میں معذرت خواہ ہوں۔ آپ اس طرف اس کو نہ لے جائیں، میں ساروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کٹ موشنز پہ بالکل بولنا چاہیئے، شکیل آفریدی کے متعلق آپ نے کہا، بالکل یہ اخباروں میں بھی آتا رہتا ہے، ایک ایسا مسئلہ ہے کہ ہمارا کیس بھی نہیں تھا ہماری صوبائی حکومت کا، واقعہ کدھر ہوگیا لیکن جب ان کو سزا دی گئی تو میرے خیال میں نزدیک ترین

جیل پشاور جیل تھا۔ ہم نے مرکزی حکومت کو لکھا بھی کہ اس قیدی کو اگر آپ لوگ کسی اور جگہ منتقل کر دیں لیکن پنجاب حکومت نے Refuse کر دیا لیکن میں یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ شکر الحمدللہ ہماری صوبائی حکومت اتنی کمزور نہیں ہے، سیکورٹی مضبوط ہاتھوں میں ہے، پشاور جیل میں وہ ابھی تک بھی ہے لیکن شکر الحمدللہ سیکورٹی کے متعلق ہم نے خود، میرے ساتھ ڈپٹی سپیکر بھی اور میں تھا، آج سے دو دن پہلے رات کو ہم پشاور جیل گئے تھے کہ ایسی کوئی بات تو نہ ہو دوبارہ، اللہ نہ کرے کہ ایسی دوبارہ بات ہو جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔Withdrawn, withdrawn۔ ټول Withdraw شو کنه۔ نصیر محمد خان۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل:</u> جناب سپیکر، شکریہ۔ میں نے دو باتیں پوچھی تھیں، ایک اس صوبے کے جیلوں کی سیکورٹی کے متعلق حکومت کی طرف سے تمام ممبران کو بریفنگ دی ہے، جو بھی ان کے اقدامات ہیں۔ دوسرا میں نے یہ کہا تھا کہ بنوں کے واقعہ میں غیر متعلقہ شخص جو وہاں تعینات ہی نہیں تھے، انکو OSD بنانا یا انکو Suspend کرنا، یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے، اگر اس پر تھوڑی سی روشنی ڈال دیں تو ان شاء اللہ ہماری تسلی بھی ہو جائے گی اور ہم اپنی کٹ موشنز بھی Withdraw کر لیں گے یا انکو یہ کم از کم کہہ دیں کہ ہم اس کیس کو دیکھ کر دوبارہ Revive کر لیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میاں نثار گل صاحب! یہ تو ایک ایک پوائنٹ پر اگر ہم اس طرح۔۔۔۔

<u>وزیر جیلخانہ جات:</u> ہمارے دوست کا اشارہ ہے، بنوں کے جو جیل سپرنٹنڈنٹ تھے، اسکا ایک مہینہ پہلے ٹرانسفر ہوا تھا تیمر گرہ جیل، انکا اشارہ یہ ہے کہ جب وہ بنوں میں نہیں تھے تو انکو کیوں Suspend کر دیا گیا اور اس لسٹ میں ڈال دیا گیا؟ سر، وجہ یہ تھی کہ اگر آپ لوگ دیکھ لیں، اس سے پہلے دو آئی جی پیز تھے، جو آئی جی تھے جس نے عدنان رشید کو اجازت دی تھی اور اسکو پشاور لائے تھے، وہ اس وقت ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے سیکرٹری تھے لیکن نہ اس وجہ سے کہ انہوں نے اجازت دی تھی اور یہی بات کہ یہ بنوں جیل والے سپرنٹنڈنٹ نے حکومت کو Inform نہیں کیا تھا کہ عدنان رشید کون ہے، کیا ہے؟ اس کو سزا کی وجہ سے انکوائری کمیٹی نے اس کا نام ڈال دیا کہ اس کو چاہیئے یہ تھا کہ اس کی اپنی سیکورٹی بنواتے، ان کا وہ رکھتے، ایسی بات نہیں ہے، انکی اگر کمیٹی نے جو سفارشات کی تھیں، حکومت نے کمیٹی کی سفارشات کو مانا ہے اور دوسری بات جیل کی سیکورٹی کے متعلق، ان شاء اللہ تعالیٰ کل میں آپ دیکھ سکتے ہیں جیل سیکورٹی میں،

میرے خیال میں Already فوج لگی جیل میں آگئی ہے اور ساتھ ساتھ کوہاٹ جیل میں بھی فوج آگئی ہے، سیکورٹی مضبوط ہے ان شاءاللہ تعالیٰ، ایسی کوئی بات نہیں ہے اور اسکے علاوہ ہم اپنے جیلوں کیلئے میں نے کہہ دیا کہ تقریباً اس دو تین مہینے کے بعد 35 کروڑ روپے صوبائی حکومت نے، وزیر اعلیٰ صاحب نے ریلیز کروائے جس پر جیلوں کے سٹاف کیلئے اسلحہ اور صرف اسلحہ خریدا جائے گا تو اس پر سیکورٹی اور بھی مضبوط ہو جائے گی اور پولیس بھی ہمارے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، Withdrawn؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر صاحب! جب منسٹر صاحب نے ایشورنس دلادی تو میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: دا چې Withdraw شو کنه۔

Since all the honorable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 9, therefore, the question before the House is that Demand No. 9 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. The honorable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 10.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 23 ارب 35 کروڑ 56 لاکھ 13 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 23 billion, 35 crore, 56 lac and 13 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Police.

'Cut Motions on Demand No. 10': Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 10.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، زه ایک لاکھ روپئ د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Sanaullah Khan Miankhel Sahib. Not present, it lapses. Hafiz Akhtar Ali Sahib.

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب! زہ ایک هزار روپئ د کتهوتی تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Zarqa Bibi.

محترمہ زرقا: جناب سپیکر! میں دس لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں دس لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Saeeda Batool Nasir Sahiba.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: میں پانچ لاکھ کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Sikandar Hayat Khan Sherpao Sahib.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Thank you, Mr. Speaker Sir. I beg to move a cut of one hundred thousand rupees on Demand No. 10.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Sardar Shamoon Yar Khan.

سردار شمعون یار خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں ایک لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں ایک سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Muhammad Zameen Khan.

جناب محمد زمین خان: زہ خوئے واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Muhammad Reshad Khan, not present, it lapses. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! میں دس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: میں جاوید صاحب سے ایک روپے کم کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine thouand nine hundred ninety nine only. Mufti Said Janan Sahib.

مفتی سید جانان: زه جی دس لا کھ روپئ د کٹوتی تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: پانچ لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Munawar Khan Sahib.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں تین لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three lac only. Naseer Muhammad Khan.

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر صاحب! میں دو لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two lac only. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نوے ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ninety thousand only. Mr. Akram Khan Durrani Sahib, please.

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ چونکہ پولیس کا ڈیپارٹمنٹ جو ہے، وہ نہایت اہمیت کا حامل ہے اور آج کل ہمارے صوبے کے جو حالات ہیں، اس میں تو اور بھی اسکو اہمیت حاصل ہے تو اس لحاظ سے میں کچھ تجاویز بھی دینا چاہتا تھا اور جہاں پر کوئی Weakness ہے، اس کے بارے میں بھی تھوڑی سی بات کرنا چاہتا تھا۔ پچھلے سال بھی یہاں پر جب سب محکموں کی تنخواہوں میں اضافہ ہوا تھا تو اس میں صرف پولیس کیلئے اضافہ نہیں ہوا تھا تو یہاں پر سارے اراکین اسمبلی نے اور اپوزیشن نے بھی اور گورنمنٹ کے ممبران اسمبلی نے بھی اس پر زور دیا کہ اس میں پولیس کو بھی شامل کیا

جائے کیونکہ وہاں پر اسکی جو ڈیوٹی ہے، وہ بڑی تکلیف دہ ہے اور موجودہ حالات میں اس کیلئے یہ تنخواہ ناکافی ہے۔ پھر اس پر حکومت نے بعد میں بجٹ کے بعد اسکی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا، وہ 50% جو اضافہ تھا، اس میں پولیس بھی شامل ہوئی اور ابھی بھی ہم چاہتے ہیں کہ جتنے بھی اچھے طریقے سے، اس کی پولیس لائن کو ٹھیک کر لیں، تھانے کے اندر انسپکٹر، ایس ایچ او اور ایس آئی کا کوئی رہائش کیلئے گھر، کوارٹر نہیں ہوتا ہے، وہ بیچارے پھر کسی دوسری جگہ جاتے ہیں اور 24 گھنٹے اسکی ڈیوٹی ہے، تو ہم چاہتے ہیں کہ پولیس لائن میں اور جتنے بھی تھانے ہیں، اور اس کو اس طرح اسلحہ بھی مہیا کیا جائے جو کہ آج دنیا میں جدید ٹیکنالوجی کا ہے کیونکہ اگر ہم اس کو وسائل نہیں دیں گے تو وہ یقیناً یہاں پر وہ کام نہیں کر سکیں گے جو اس صوبے کی ضرورت ہے اور اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ آج کی جو پولیس ہے، وہ دو جنگیں لڑ رہی ہے، ایک جسمانی طور پر (پولیس والے) سامنے ہیں، شہادتیں بھی نوش کر رہے ہیں، زخمی بھی ہو رہے ہیں اور نقصانات بھی ان کو مل رہے ہیں اور دوسرے جو صوبے کے حالات ہیں، وہ ذہنی طور پر بھی ایک جنگ کی شکل میں ہیں، یقیناً اس کے ذہن پر بھی اس War کی ایک ایسی پوزیشن ہے جو کہ اسکو ذہنی تکلیف بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پولیس میں اچھے لوگ بھی ہیں اور برے لوگ بھی ہیں اور یہ صرف پولیس نہیں ہے بلکہ ہر جگہ ہر ایک محکمے میں اس طرح ہوتا ہے کہ اچھے اور برے لوگ اس میں ہوتے ہیں۔ حکومت کا کام یہ ہے کہ اچھے لوگوں کو وہ تھوڑا سا حوصلہ دے، اسکی عزت افزائی کرے اور گورنمنٹ کیلئے پولیس کے جو آفیسرز ہیں وہ نیک نامی کا باعث بنیں، اس کو پورا تحفظ بھی دے اور اسکو وقار اور اسکی عزت میں اضافہ بھی کرے۔ یقین جانیئے پولیس کی وردی جو ہے، یہ بڑی عزت کی وردی ہے اور جب تک اس وردی کی عزت ہوگی، اس وردی کی عزت ہوگی، لاء اینڈ آرڈر (کے حالات) کم ہونگے، لوگ اسکو احترام کی نظر سے دیکھیں گے تو وہاں پر اس کو گولی کا استعمال نہیں ہوگا، جہاں پر لوگوں کی نظروں میں پولیس کی عزت اور وقار زیادہ ہوگا، وہاں پر اس کی زبانی بات جو ہے، وہ لوگ مانیں گے اور اس کیلئے ڈنڈے کا استعمال نہیں ہوگا لیکن مجبوری یہ ہے اور موجودہ حکومت، میں نے وہاں پر یاسمین ضیاء صاحبہ کی بھی بات کی، اس میں میں نے یہی بات کی، آپ سپیکر صاحب! دیکھیں، اگر گورنمنٹ کا یہ حال ہو کہ اپوزیشن لیڈر بات کر رہا ہے اور گورنمنٹ کے ذمہ دار منسٹرز آپس میں گپ لگاتے ہیں تو میرے خیال میں اس ہاؤس کا جو حال ہے، خدا حافظ اسکا۔۔۔۔

(قہقہہ)

<u>جناب سپیکر:</u> ہمایون صاحب! آپ کی طرف۔

قائد حزب اختلاف: اور میرے خیال میں، میری نظر میں اصلاح اس ہاؤس میں اس گورنمنٹ کی نظر نہیں آتی، بڑے ادب کے ساتھ مجھے کچھ کہنا پڑا، اتنا کچھ سننے اور دیکھنے کے بعد بھی جب اصلاح نہ ہو تو میرے خیال میں مجھے نظر نہیں آتا کہ ہو جائے، تو اسی حوالے سے میں گورنمنٹ کو آج بھی یہ بات کہہ رہا ہوں کہ خدا کیلئے آپ کی پولیس میں فرشتہ صفت جیسے لوگ بھی ہیں، بڑے ایماندار آفیسر ز بھی ہیں لیکن جو میرا اپنا تجربہ ہے، ایماندار آفیسرز کو کھڈے لائن لگاتا ہے اور جو کام کا نہیں ہوتا ہے تو اسکو بڑی ایڈمنسٹریشن کی ذمہ داری دی جاری ہے اور جب اچھے آفیسرز کھڈے لائن ہوں اور ایماندار آفیسرز کی عزت لوگوں کے سامنے کچھ بھی نہ ہو اور پولیس کا وہ ذمہ دار آفیسر، وہ ایماندار آفیسر بھی یہ سمجھے کہ میری کوئی قیمت نہیں ہے، میری ایمانداری کی، میری بہادری کی کوئی قیمت نہیں ہے تو اس کے حوصلے بھی پست پڑتے ہیں اور وہ بھی سوچتا ہے کہ جو زیادہ کمانے والا ہے اور جو زیادہ بیچ جانے والا ہے اسکی اس معاشرے میں عزت ہے، اس کی پوسٹنگ بھی ہو جاتی ہے اور پھر وہاں پر وہی لوگ لگ بھی جاتے ہیں۔ مجھے گورنمنٹ سے یہی استدعا ہے کہ خدا کیلئے پولیس کے ایماندار افسروں کی کوئی کمی نہیں ہے اس صوبے میں، جہاں پر بھی کوئی کالا دھبہ ہے گورنمنٹ پر اور پولیس کی وردی پر، اسکو ادھر سے ہٹا دے اور وہاں پر ایک ایماندار آفیسر تعینات کرے اور جب ایماندار آفیسر آپ کے ڈویژن پر ہوگا، آپ کے ضلع پہ ہوگا، آپ کے جہاں پر بھی تھانے ہیں، اس کے ایس ایچ او ہونگے تو میرے خیال میں نہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہوگا اور نہ گورنمنٹ کو اس طرح شرمندگی اور پریشانی ہوگی اور نہ پھر ہمارے اتنے زیادہ لوگ تھانے جائیں گے اور وہاں پر منت سماجت کریں گے۔ اسی حوالے سے اگر ہم اسکی اچھائی بیان کرتے ہیں تو یہی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جس سے پولیس کی بدنامی ہوتی ہے۔ میں نے اپنی حکومت میں جو ہماری حکومت تھی، ڈی آئی خان سے لیکر پشاور تک، پشاور سے لیکر چترال تک، کوہستان سے لیکر پشاور تک اس پولیس کو منع کیا تھا کہ روڈ پر خدا کیلئے گاڑی کھڑی نہ کرو، جو لوگ دیکھتے ہیں ادھر گاڑی کھڑی کرتے ہیں اور پھر وہاں پر Cleaner یا ڈرائیور سو روپے یا پچاس روپے یا دس روپے نکالتا ہے اور سو سواریاں اس کو دیکھتی ہیں اور وہ پھر اس کو پتلون کی جیب میں ڈالتا ہے، جو پولیس کی ایک گاڑی روڈ پر کھڑی ہوتی ہے، چیک پوسٹ پر جو معائنہ کرتے ہیں اور وہ جب فلائنگ کوچ والوں سے اور بس والوں سے ادھر دس روپے لیتے ہیں تو لوگ گالیاں دیتے ہیں کہ دیکھو ناہمارا پولیس والا اتنا بے کار ہے کہ وردی میں کھڑا ہے اور وہ اپنی پتلون کی جیب میں پیسے ڈالتا ہے۔ آج چونکہ حالات وہ نہیں ہیں، آج حالات مختلف ہیں، چیک پوسٹوں کی ضرورت ہے، چیکنگ کی

ضرورت ہے ورنہ پشاور سے ڈی آئی خان تک کوئی چیک پوسٹ نہیں تھی، کوہستان سے پشاور تک کوئی چیک پوسٹ نہیں تھی لیکن آج میں دیکھتا ہوں کہ ان چیک پوسٹوں کی ضرورت ہے۔ اگر گورنمنٹ دیکھنا چاہتی ہے، آج خیبر ٹی وی پر ایک بات بھی ہو گئی، اس نے وہ نشر کی ہے، میں گورنمنٹ کو صرف ایک ہفتے کی جو خیبر ٹی وی پہ ایک پورا پروگرام چلا کہ یہاں پر ایک گاڑی روانہ ہوتی ہے، خیبر ٹی وی پر میں نے خود دیکھا ہے اور جب پشاور تک پہنچتی ہے اور وہاں پر پھر آپ ٹی وی پر دیکھیں گے، اس سے سات ہزار روپے وصول کئے جاتے ہیں ڈرائیور سے، اور خیبر ٹی وی کا جو وہاں پر نمائندہ ہوتا ہے، وہ کنڈیکٹر بنا ہوتا ہے، اسکی وہاں پر کنڈیکٹر کی جو یونیفارم ہوتی ہے، واسکٹ ہوتی ہے، ٹوپی ہوتی ہے اور میرے خیال میں آپ کے گاؤں سے ہوتا ہوا، وہ نکلتا ہے خزانہ سے اور پھر آتا ہے حیات آباد کی چیک پوسٹ پر اور ساڑھے سات ہزار روپے وہ ٹی وی والا دیتا ہے، ریکارڈ پر ہے۔ یہاں پر لوگ اس کو بری نظر سے دیکھتے ہیں۔ میں نے کہا ہزار ایماندار لوگ ہیں، ہزار ایسی بیوائیں ہیں جنہوں نے اپنے شوہر کی ابھی وہ شکل، چہرہ بھی نہیں دیکھا، اسکا چہرہ دھماکے میں اڑ گیا، اس نے اپنے شوہر کی آنکھیں بھی نہیں دیکھی، قربانیاں دیں، شہادتیں دیں، بہت سے پولیس افسروں کے ہاتھ نہیں ہیں، کسی کا پاؤں نہیں ہے، کسی کے بچے یتیم ہیں، کسی کی بیوائیں ہیں اور کوئی بے آسرا ہیں، اس کے پاس کچھ بھی نہیں لیکن اگر اس نظر سے آپ اس کو دیکھیں اور پھر خیبر ٹی وی کا وہ سلسلہ بھی آپ دیکھیں تو وہ خدمات، وہ شہادتیں، وہ قربانیاں، وہ صرف پانچ ہزار روپے پوری شہادتوں کو لے ڈبوتے ہیں۔ مجھے گورنمنٹ سے بڑے ادب سے ایک استدعا ہے کہ خدارا ان چیک پوسٹوں کو ٹھیک کرو، اس سے آپ کے عوام بے حد تنگ ہیں، آپ کی چیک پوسٹ سارے عوام دیکھتے ہیں جو وہاں پر پولیس والے ان سے دس، بیس، پچاس اور سو روپے لیتے ہیں، اس سے پولیس کی بدنامی ہوتی ہے۔ اب یہاں پر سی سی پی او کی ایک ڈیوٹی تھی کہ اگر وہ دیکھتا ٹی وی کو، اور وہاں پر جتنے بھی لوگ تھے، ان کے فوٹو بھی ہیں جو سو روپے لیتا ہے اور جیب میں ڈالتا ہے لیکن خیبر ٹی وی کی نشریات کے بعد بھی کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور آج صورتحال یہ ہے جو آپ لوگ دیکھ رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ پولیس کو 23 ارب نہیں، ضرورت ہے کہ ابھی ان کو 60 ارب دے دیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، اسی ہاؤس سے دینے کیلئے تیار ہیں، 23 ارب تو ان کیلئے کم ہیں، ان کا جو اسلحہ ہے وہ بھی اس کے قابل نہیں ہے، اس کی عزت وقار میں ہم اضافہ دیکھنا چاہتے ہیں، اس کی شان کو ہم، یقین جانیئے جب ہم سکول میں تھے جو کوئی پولیس والا گاؤں جاتا تھا، اس کے پاس بندوق نہیں ہوتی تھی، اس کے پاس لاٹھی ہوتی تھی اور لوگ اس لاٹھی کی اتنی عزت کرتے تھے

کہ پورے گاؤں کو کہتے کہ آپ صبح آجاؤ اور پورا گاؤں ایک لاٹھی پہ ادھر حاضر ہوتا تھا، وہی تھانے پہ اعتماد تھا، وہاں پر جو کام تھا، اس پر اعتماد تھا، تو میں آج صرف گورنمنٹ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان چیک پوسٹوں پہ جو عذاب ہے، آپ کے عوام، آپ کے جو ٹرانسپورٹ والے ہیں، جس طریقے سے پولیس ان کو تنگ کرتی ہے، خدارا پولیس کی وردی میں جو کالی بھیڑیں ہیں ان کو نکالیں، ہمارا پولیس کی عزت پر ایمان ہے۔ میری اپنی حکومت میں جب پولیس کی وردی پہ کوئی ہاتھ ڈالتا تھا، میں قسم کھاتا ہوں کہ وہ مجھے اس طرح لگتا تھا جس طرح اکرم خان درانی کے کپڑے اتارتا ہے، جب کوئی پولیس پر ہاتھ ڈالتا تھا یا پولیس کی بے عزتی کرتا تھا، اس پر میں اتنا ہی شرمندہ ہوتا تھا کیونکہ یہی لوگ ہیں جو اس گورنمنٹ کے ہاتھ اور پاؤں ہیں، گورنمنٹ کی نیک نامی اور بدنامی ان لوگوں کے ساتھ ہے لیکن خدارا حکومت ان چیزوں کو دیکھ لے، اتنی سوئی ہوئی حکومت میں نے نہیں دیکھی جو ایک ہفتہ خیبر ٹی وی والے اس کو بتاتے ہیں کہ یہ رشوت لیتے ہیں لیکن اس پر کوئی کارروائی مجھے نظر نہیں آتی، تو میں اپنی کٹ موشن واپس بھی لیتا ہوں اور ساتھ یہی ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ 23 ارب کی بجائے موجودہ حالات میں اگر آپ ان کو 50 / 60 ارب بھی دیتے ہیں تو ہم دینے کیلئے تیار ہیں۔ مہربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔ چونکہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے پوری اصلاح کے متعلق پولیس کی کافی اچھی باتیں ہوئیں تو جتنے بھی آپ دوست ہیں، اس پر Repetition میں نہ جائیں، انہوں نے جو کچھ بھی کہا ہے، آپ اپنی بحث صرف کٹ موشن جو آپ نے دس روپے، 50 روپے یا جو بھی پیش کی ہے، اس تک آپ محدود رہیں، اصلاح کی باتیں کافی ہو چکیں۔ جی حافظ اختر علی صاحب۔

<u>حافظ اختر علی</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ اول خو پولیس ډیپارټمنټ باندې کټ موشن شروع دے، پته نه لګی چې څوک پولیس آفیسر شته هم او که نشته۔ دويمه خبره دا ده چې پولیس محکمه که چرې مونږه د اسلامی تاریخ په پس منظر کښې ګورو نو خیلفه دوم حضرت عمر فاروقؓ دا محکمه Create کړې وه او دې د پاره چې یره د عوامو مال و جان او د عزت و آبرو د هغې تحفظ وی۔ زمونږه اپوزیشن لیډر صاحب ډیر مفصل په هغې باندې بیان وکړو، نن چې کوم صورتحال دے، هغه زمونږه وړاندې دے۔ زمونږه مردان کښې او تقریباً نورو اضلاع کښې هم د اپوائنټمنټ سلسله شروع ده، په پریس باندې دا خبرې ټولې راغلې دی چې یره د کانسټیبل ریټ چې دے ډهائی لاکھ دے او تین لاکھ دے، په

دې حالاتو کښې حقيقت دا دے چې کوم په دوئ کښې ايماندار، ديانتدار آفيسرز دی، د هغوی حوصله افزائی پکار ده خو چې کوم په هغې کښې Corrupt خلق دی يا په هغې کښې بد ديانته خلق دی نو بيا د هغوی حوصله شکنی او د جزا او د سزا يو قانون هم پکار دے، هله به عوامو ته د مال و جان او د آبرو عزت، د هغې تحفظ ملاويږی او زمونږه د کټ موشن مقصد هم دا وی چې د محکمې اصلاح د وشی او په ديکښې زياته نا اهلی هغه د ګورنمنټ ده، څه رنګه چې مخکښې بيان وشو چې يره داسې ديانتدار آفيسرز د هغوی څه حوصله افزائی نه کيږی بلکه بد ديانته خلق هغوی ته هغه فوکس دی، لهذا زه خپل کټ موشن واپس اخلم خو د اصلاح احوال د پاره ملتمس يم۔

جناب سپیکر: شکریہ جی،Withdrawn۔زرقابی بی،زرقابی بی۔

محترمہ زرقا: شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): جناب سپيکر، يو وضاحت کوم جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس دے جی چې دا کار ختم شی، ستاسو د ګورنمنټ کار دے، د مونځ ټائم قضا کيږی، نو زه به ئے ايډجرن کړم بيا تاسو شپږ ګهنټې لګيا ووسئ۔ مياں صاحب، بس۔ جی زرقا بی بی۔

محترمہ زرقا: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زرقابی بی،صرف کٹ موشن پہ،فالتو بات نہیں۔

محترمہ زرقا: ٹھیک ہے جی، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں اس شرط کے ساتھ کہ یہ اس محکمے سے رشوت کو ختم کروادیں اور ایماندار لوگوں کو آگے لائیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں بالکل مختصر بات کرونگا، یہ پولیس آرڈر 2002 میں جو یہ انوسٹی گیشن اور پراسیکیوشن کو الگ کیا گیا،اس کے بعد چونکہ یہ ساری اسمبلی جو قانون پاس کرتی ہے، حکومت جو قانون لاتی ہے، وہ لوگوں کی بہتری کیلئے اور ان کی مشکلات کے حل کیلئے لاتی ہے تو یہ جو دو دکانیں کھولی گئی ہیں، لوگ اس میں سخت پریشان ہیں، مہربانی کرکے ان کو ختم کیا جائے، صرف جو پہلا پرانا نظام تھا، میرے خیال کے مطابق وہ عوام کی سہولت کیلئے بہتر ہے۔جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتا ہوں کہ

کسی تھانے کا ایس ایچ او اگر ایمانداری اور دیانتداری سے کام کرے تو اس تھانے کی حدود کے اندر کوئی جرم قطعاً نہیں ہو سکتا، کوئی چڑیا اس کی اجازت کے بغیر پر نہیں مار سکتی۔ میں ایک تجویز اپنے حلقے کے حوالے سے دینا چاہتا ہوں، میرے حلقے میں ایک چوکی ہے، رجوعیہ اور ایک چوکی ہے بودلہ، تو وہاں پہ میں گزارش کرونگا حکومت سے کہ نئے تھانوں کا قیام عمل میں لایا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ دو گاڑیاں پرانی ہیں، جب خراب ہو جاتی ہیں تو پولیس والے پھر لوگوں کو تنگ کرتے ہیں تو Kindly ان دونوں تھانوں کیلئے نئی گاڑیاں اگر اس میں رکھی جائیں تو میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی، Withdrawn۔ بتول ناصر صاحبہ۔

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر:</u> تھینک یو، سپیکر صاحب۔ جیسے کہ ہمارے لیڈر نے فرمایا کہ 23 ارب کم ہیں، پولیس کیلئے زیادہ پیسے ہونے چاہئیں تو میں یہ کہنا چاہونگی کہ 23 ارب اگر صحیح طور پر بروئے کار لائیں تو بالکل کم ہیں لیکن جیسا کہ حال ہے، گزشتہ سالوں سے اور ابھی جو ہم دیکھ رہے ہیں تو وہ یہ 23 ارب 35 کروڑ زیادہ ہیں، اس طریقے سے استعمال نہیں ہوتے، آپ ہمارے پولیس سٹیشنز کو دیکھیں، وہاں کی حالت، ایسے لگتا ہے کہ 65 سال پہلے کا ہے، وہاں پہ کوئی Equipment، کوئی ٹیکنالوجی، کوئی چیزیں، وہاں بہت خستہ حالت ہے اور جو پولیس سٹیشنز ہیں تو وہاں زیادہ شہریوں کا، زیادہ شریف لوگوں کا واسطہ پڑتا ہے، مجرموں کا تو پڑتا ہے، ملزموں کا پڑتا ہے، مجرم تو باہر ہی اپنا مک مکا کر دیتے ہیں، ہماری حالت، ہمارے تھانوں میں جو شریف لوگ ہوتے ہیں اور جو مالی طور پر کمزور ہوتے ہیں، اخلاقی طور پر نہیں جو مالی طور پر کمزور ہوتے ہیں، وہ تو ذلیل ہوتے ہیں لیکن جو مجرم ہوتے ہیں جو رولز Break کرتے ہیں اور جو مالی طور پر توانا ہوتے ہیں، ان کی عزت کی جاتی ہے۔ پولیس ہماری پاکستان کی ہے، ہم پولیس کے Against نہیں ہیں لیکن یہ جو ہمارا سسٹم ہے کرپشن کا، بہت زیادہ رشوت، کرپشن ہے، پولیس پر پیسے خرچ کرنے چاہیئے، ٹریننگ ہونی چاہیئے، فزیکل ٹریننگ تو ہوتی ہے مگر ان کو Morals اور Ethic کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جاتا، یہی وجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں برائیاں جنم لیتی ہیں اور شریف لوگ مجرم بنائے جاتے ہیں، پولیس خود ان کو راستہ بتاتی ہے، اگر ان کی یہاں پر کریں، چار سالوں میں تو نہیں کیا، ابھی آنے والے وقتوں کیلئے کوئی ایسی اصلاحات، کوئی ایسا میکینزم کچھ اس طرح کا تیار کریں کہ ان کی Moral training ہونی چاہیے، اخلاقی ٹریننگ ہونی چاہیے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: پولیس کو مضبوط کرنا چاہیئے مگر اخلاقی طور پر بھی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: سکندر حیات خان! آپ Withdrawn؟ بی بی! آپ Withdrawn؟

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جی میں Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ سکندر حیات خان۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ ما ته پته ده، ما ته احساس دے چې درانی صاحب پرې تفصیلي خبره وکړه خو زه دوه درې، صرف ورکوټی پوائنټس څه دغه کوم، اصلاح د پاره دغه کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وکړئ جی د مونږ ټائم دے چې مونږ له ورشو۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، یو خو دلته کښې خبره وشوه، د پولیس دا بجټ په دې درې څلور کالو کښې مونږه زیات کړے دے، دا به دوه درې بلین لګ بهګ وو او اوس دا دے 23 بلین ته ورسیدو۔ یو طرف ته خو مونږه دا اضافه کوؤ او دغه کوؤ خو بل خوا ته دا کتل پکار دی چې آیا دغه اضافي سره څومره د دوئ کارکردګئ کښې بهتری راغلې ده؟ دوه حوالو سره زه په دیکښې خبره کوم، د بجټ زیاتیدو سره دا د ډی پی او لیول پورې خو ټهیک ده، هغې پورې خو بجټ دغه شو خو چې هغه Actual کوم د تهانې لیول ته پکار دی چې سپورټ ملاؤ شوے وے یا د هغې هغه Budgeting system شوے وو نو هغه اوس هم نه دے دغه شوے۔ جناب سپیکر، تاسو سره به هم دا واقعات شوی وی او مونږه ټولو سره هم چې اکثر ستاسو د تهانې موبائل چې راشی، درته به وائی، اوس هم چې راشی نو وائی به چې یره جی پټرول نشته او دا پټرول راته دغه کړئ یا به درته وائی چې یره جی زمونږه د تهانې دیوال چې دے، هغه ضرورت دے او دیکښې تاسو راسره امداد وکړئ نو یو طرف ته خو مونږه دا بجټ زیاتوؤ او 23 بلین او دغه ته ئے رسوؤ، بل خوا ته هغه چې کوم Actual ځائے کښې چې عوامو سره د هغوی هغه رابطه ده، چې کوم د هغوی پبلک هغه Facet دے اصلی، هلته کښې هغه شے نه رسی نو دې د پاره سسټم پکار دے چې دا د ډی پی او نه لاندې د پولیس سټیشن لیول پورې چې دا دغه ونشی نو د پولیس هغه Effectiveness، دا به هغې پورې صحیح دغه کیږی۔ دویم کوم چې بتول صاحبې کومه خبره وکړه،

دا واقعی دغه دے ، دا نن هم دا کومه واقعه مخکښې ذکر وشو چې څو پورې د دوئ هغه Attitude کښې فرق نه وی راغلے ، څو پورې چې دوئ هلته کښې هر یو کس برابر ئے نه وی ګنلے او یو شهری له یو پوره عزت نه ورکوی نو د دې پولیس محکمې چې دے ، د دوئ هغه رویه ډیره-----

جناب سپیکر: یعنی صاف ظاہر ہے، موٹروے پولیس کو آپ دیکھ سکتے ہیں۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: بالکل بالکل-----

جناب سپیکر: ظاہری بات ہے کہ ٹریننگ کی بات ہے، ٹریننگ صحیح ہو جائے۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: ٹریننگ کی بات ہے جی۔ بل ورسره-----

جناب سپیکر: سب سے بڑی بات ٹریننگ کی ہے۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: بالکل۔

جناب سپیکر: ٹریننگ اچھی ہو جائے، سب ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: ورسره کوم چې د Patronage خبره کیږی، درانی صاحب هم هغه خبره وکړه ، زه صرف ستاسو دې طرف ته دغه کوم چې د دې خپل Budget estimates د کتاب Page-228 باندې کوم چیلنجز ئے چې لیکلی دی، اخری چیلنج ئے لیکلے دے To curb high level of patronage in police، اوس چې دوئ پخپله هم دا ایډمټ کوی چې او Patronage دغه شته نو دې د پاره به اقدامات څوک وچتوی؟ خو حکومت به وچتوی۔ مونږه اوسه پورې دا ونه لیدل چې دغه Curb کولو د پاره دوئ څه کړی دی؟ د دې د مونږه ته وضاحت وکړی ځکه چې پخپله دوئ ایډمټ کوی دلته کښې چې او There is patronage in police۔ دا به څنګه دغه کوی؟ څو پورې چې میرټ باندې تاسو افسران نه وی لګولی، څو پورې چې تاسو د دې نه مداخلت، سیاسی مداخلت هم ویستے نه وی نو دا سستم ټهیک کیږی نه او که دا سستم نه ټهیک کیږی، هم دغه شان واقعات به کیږی او د خلقو دا بے عزتئ هم روزانه چې دی، دا به هم دغه شان جاری وی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ شمعون یار خان۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ جناب سپیکر۔ مجھ سے پہلے معزز اراکین نے بہت تفصیل سے باتیں کی ہیں، میں تین چار چیزوں کی نشاندہی کرنا چاہونگا کہ جو پولیس کا محکمہ ہے، وہ اہمیت کا حامل ہے اور گزشتہ چار پانچ سالوں سے انہوں نے بہت قربانیاں دی ہیں، اس صوبے کے حالات کو بہتر رکھنے میں، تو جو پیسہ ان کیلئے رکھا گیا ہے، اس سے کوئی خاطر خواہ، ہم چیزیں دیکھتے ہیں کہ جس طرح ماڈرن ٹیکنالوجی میں Advancement آرہی ہے، ہم وہاں پر اس کی بہتری کی طرف نہیں جارہے ہیں۔ چونکہ اگر کوئی Equipment آتا بھی ہے تو وہ صرف افسران کے دفتروں تک ہی جاتا ہے اور وہ اس کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جس میں Moden scanners ہوتے ہیں، اس میں جو Bullet proof waists آتی ہیں، نہیں آرہی ہیں۔ اس میں بہت ساری ٹیکنالوجی بھی آگئی ہے اور Advanced equipments جو انفارمیشن کو Gather کرنے کیلئے اور انفارمیشن کو Pass on کرنے کیلئے اور Interpretation کیلئے، تو اس کو پولیس کے سپاہی جو ہیں یا پولیس میں جو نئے لوگ بھرتی ہو رہے ہیں، یہ ان کو دیئے جائیں اور مزید جو ان کی تربیت ہوتی ہے، اس کو مزید بہتر کیا جائے تاکہ ہم ان چیزوں کا مقابلہ کر سکیں اور جس مقصد کیلئے اس ادارے کو بنایا گیا ہے، اس کا بھرپور فائدہ ہم اٹھا سکیں۔ یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف تھانوں میں بھی، چوکیوں میں یا جو چیک پوسٹیں لگی ہوئی ہیں، پورے صوبے میں مختلف جگہوں پر، وہاں پر اگر کوئی سپاہی کھڑا ہے تو کسی کا پیٹ بڑا ہے، کسی کی ٹوپی ٹیڑھی ہے، کوئی ایک ٹانگ پر کھڑا ہے، کوئی چپلیاں پہن کے پھرتا ہے، تو اگر اپنی اس چیز کو ٹھیک کرنا ہے، ان کو اگر پیسے بھی دیتے ہیں، اس سے تو نہ مانگیں، Properly ان کو Educate کرنا چاہیئے اور میری یہ اس میں تجویز ہے کہ جو پولیس کے سپاہی کی ریکروٹمنٹ ہے، اس کیلئے کم از کم جو تعلیم ہے، وہ ایف اے تو ہونا چاہیئے تاکہ اگر وہ کسی معاملے میں، کسی سے بات بھی کرتا ہے یا اس سے کوئی بات پوچھی جائے، اس کو کسی کو سمجھانا ہو تو وہ بہتر طریقے سے اس کو سمجھا سکے اپنی بات، وہ اپنی بات کسی کو سنا بھی سکے اور اس کو سمجھا بھی سکے۔ یہ جو واقعہ ادھر ہوا اور اس سے پہلے بھی کئی واقعات ہوئے ہیں، اس کے بارے میں نشاندہی بھی ہوئی ہے، یہاں اسمبلی میں اور اس پر کبھی بیان نہیں دیا گیا اور آج ہم نے دیکھا کہ ایک نیا واقعہ سامنے پیش آیا اور اس میں کتنا شور شرابہ ہوا۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

سردار شمعون یار خان: یہ اسی وجہ سے ہے کہ Lack of education اور Lack of interest کی وجہ سے ہے۔ باقی میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لوگوں میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے، اگر ان کو صحیح طرح بتایا جائے، ان کو سمجھایا جائے تو تب ہم جا کے ان چیزوں کو، ان مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ بڑا افسوس ہے کہ ہم اس کٹ موشن پر بات کر رہے ہیں اور ہم کسی پر جو تنقید کرتے ہیں، وہ بھی یہ نیت نہیں ہے کہ ہم اپنی کچھ بڑائی دکھانا چاہتے ہیں، ہم تو تصحیح کرنا چاہتے ہیں، جو کمزوریاں ہیں اس کی اور آج مجھے پولیس کا کوئی ذمہ دار نظر نہیں آ رہا ہے، اگر انہیں بھی ہر بات پر اتنی انا، اتنا Personal لے لیا تو اس کا مطلب ہے، یہ بڑے دکھ کی بات ہے۔ جناب سپیکر، یہ فزیکل ٹریننگ کے ساتھ ساتھ انہیں Moral training دینا، اخلاقی ٹریننگ دینا اور Common sense کا استعمال کرنا، انکو اس کی ٹریننگ دینا بہت ضروری ہے۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ یہ کیا اس ملک کی، کیا اس صوبے کی خدمت کر رہے ہیں کہ ایک سوزوکی والے کو بھرے بازار میں روکتے ہیں، وہاں ٹریفک نہیں گزر سکتی، پیدل آدمی نہیں گزر سکتے، وہاں اسے روکتے ہیں اور اس کی کیا چیکنگ کر رہے ہیں کہ اس کی ایک سواری زیادہ ہے یا اس میں سے کیا دیکھ رہے ہیں وہ؟ وہ لوکل سوزوکی ہے اور اس کے پیچھے لائنوں کی لائنیں لگ جاتی ہیں، اگر اسے کسی کی چیکنگ بھی کرنی ہے، اپنی انکی چیک پوسٹیں ہیں وہاں کریں، بازار میں یہ گاڑیوں کو کھڑا کر دیتے ہیں، یہی نہیں ہے، دس 'ویلر' ہمارے جو ٹریلر جا رہے ہوتے ہیں، اسے ایسی چڑھائی میں روکتے ہیں، اگر وہاں اس کی بریک فیل ہو جائے تو اس کی اپنی کتنی تباہی ہے اور پیچھے وہ کتنے لوگوں کو تباہ کرے گا؟ مجھے اس کی سمجھ نہیں آئی کہ کبھی اس نے پبلک کو ریلیف دی کہ ایسی جگہ پر ہم اس کو روکیں جہاں پہ نہ ٹریفک کا مسئلہ پیدا ہو، نہ اس میں کوئی۔ اس کے بعد دوسری بات جناب سپیکر، آج اگر یاسمین ضیاء میری محترمہ بہن، اس ہاؤس کی ممبر ہے، اس کا واقعہ نہ ہوتا تو 14 اگست کو جو میرے ساتھ واقعہ پیش آیا ہے موٹروے پر اور میں چار گھنٹے نوشہرہ میں کھڑا وہاں کی پولیس کا جو میں نے رویہ دیکھا، میرا آج خیال تھا کہ میں اپنی صوبائی پولیس کے بارے میں بہت اچھے الفاظ استعمال کرونگا لیکن چونکہ میری بہن کے ساتھ ان کی اتنی بدتمیزی تھی، مجھے اب یہ مناسب نہیں لگتا، میں کرتا ہوں لیکن میں آج یہ چاہ رہا

تھا، میرا یہ خیال تھا لیکن ہر وقت کی اپنی نوعیت ہوتی ہے۔ آج دوسری بات یہ ہے کہ مجھے ان کی اس بات پر بڑا افسوس ہے کہ 12-04-2010 کو واقعہ ہوا ہزارہ میں، سات آدمی شہید ہوگئے، ابھی تک اس کی ایف آئی آر درج نہیں ہے، میں کیسے خراج تحسین پیش کروں اپنی اس پولیس کو کہ جس پر بھی میرے ان لوگوں کی وہ ذمہ داری ہے، ہمیں یہ تو پتہ چلے کہ اس گندگی میں شریک کون تھا؟ ہمیں بدنام کیا گیا اور ابھی تک گورنمنٹ نے ان کو سامنے نہیں لایا اور میری پولیس نے کسی کو نہیں بتایا، ابھی تک دو ڈھائی سال میں انکوائری نہیں ہوئی، کسی پر ایف آئی آر نہیں ہو سکی ان مظلوموں کی جو شہید ہوئے۔ جناب سپیکر، وہ ہمارے پولیس والے ہیں، ہم نے ان کی تنخواہیں بڑھائیں، اتنی زیادہ تنخواہ بڑھا لی تاکہ یہ ادھر ادھر نہ دیکھیں لیکن پھر بھی ان کی وہ عادتیں اگر نہیں ختم ہوئیں تو کتنی قابل افسوس بات ہے؟ وہ عام آدمی شہید ہوتے ہیں تو ہم ایک لاکھ، دو لاکھ یا تین لاکھ روپے گورنمنٹ دیتی ہے، انکی اگر کوئی شہادت ہو جاتی ہے تو 20،30 لاکھ روپے دیئے جاتے ہیں، پھر بھی جان کی کوئی قیمت نہیں ہے، ہم یہ ایڈمٹ کرتے ہیں کہ انکی بڑی سخت ڈیوٹی ہے، وہ بڑی اچھی ڈیوٹیاں، اور اس سے زیادہ اچھی کرنی چاہیئے۔ تیسری میری Suggestion ہے کہ جوان کا ڈیوٹی ٹائم ہے، وہ ٹھیک ہے اس ڈیوٹی ٹائم میں انہیں الگ رہنا چاہیئے، آپ ایک مفرور کا دیکھیں، اس کا گارڈ دیکھیں، جب وہ مفرور کسی جگہ پر آتا ہے تو اس کے جو گارڈز ہیں، ایسے دوڑتے ہیں، ایک ادھر دیکھتا ہے، ایک ادھر دیکھتا ہے، ایسا ہوتا ہے آدمی سمجھتا ہے جیسے کہ ان پر سارا جہاں حملہ کر رہا ہے، ہماری پولیس اتنی ڈھیلی، اتنی کاہلی سے انکی کلاشنکوف لٹک رہی ہوتی ہے، ان کا مسئلہ کہ ادھر جو ڈیوٹی کا ٹائم ہے اس میں Alert رہے، وہ یہ سمجھے کہ ہم نے ابھی جنگ کرنی ہے، ابھی لڑائی کرنی ہے، تو اس کاہلی کی وجہ سے ہمیں بہت زیادہ افسوس ہوتا ہے اور ہمارا بہت زیادہ نقصان ہو جاتا ہے۔ یہ اپنی کلاشنکوف نکالتے نکالتے، Bolt مارتے مارتے لوگ اپنا کام کر جاتے ہیں۔ یہ ڈیوٹی انکی جتنی بھی ہے، کم سے کم کی جائے لیکن یہ ایسے کھڑے ہوں جیسے ابھی ہم نے کسی پر فائر کرنا ہے یا ابھی ہم پر کسی نے فائر کرنا ہے، اس طرح سے یہ دہشتگردوں کا مقابلہ کر رہے ہیں اور رات کو بڑے افسوس کی بات ہے، دن کو یہ اپنے تھانوں کو تالے لگاتے ہیں، رات کو تالے لگتے ہیں انکے تھانے میں، یہ عوام کی کیا خدمت کریں گے؟ اس پر بھی ان کو Educate کیا جائے کہ آپ کا ایک دن مقرر ہے، آپ کو تھانے میں بھی، اس جمود کو توڑنا ہے، کم از کم مردوں کی طرح رہو اور آپ پر جو ڈیوٹی قوم کی ہے، اس کو نبھائیں۔ میں اپنی کٹ موشن اسی کے ساتھ واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ نماز کیلئے اور ایک ایک کپ چائے پینے کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے، بیس منٹ کا۔ تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ یہ پولیس پر آپ دو چار بھائی رہتے ہیں، جاوید عباسی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تہ خو ترسکون سرہ ئې خو لږ کوشش کوئ، راغونډوئ ئې ؟

مفتی کفایت اللہ: بہت ساری تجاویز، بہت ساری تجاویز، اغواء برائے تاوان کے بارے میں میں بات کرنا چاہ رہا تھا، مصالحتی جرگہ، تھانے کی لیڈیز میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر میری بھی بات مانو گے، آرام سے بیٹھو گے۔

مفتی کفایت اللہ: یہ 23 ارب 35 کروڑ اور 56 لاکھ 13 ہزار کی گرانٹ انہوں نے مانگی ہے اور اس کے اندر ہم نے 9 ہزار 999 روپے کٹوتی کی تحریک پیش کی ہے۔ ہمارے صوبے کا سب سے بڑا مسئلہ اغواء برائے تاوان اور اغواء برائے تاوان کے بارے میں میں نے شروع میں تجویز دی تھی کہ اس کیلئے الگ ایک سپیشل فورس بنا دی جائے جو اس کے ماہر ہوں لیکن اس پر توجہ نہیں دی گئی۔ متعلقہ وزیر صاحب جواب دیں گے، وہ بھی بیٹھے ہوئے نہیں ہیں۔ میں لیڈیز کانسٹیبل کے بارے میں تجویز دینا چاہتا ہوں کہ لیڈیز کانسٹیبل کا تحفظ یقینی ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کو بلائیں، لاء منسٹر کو، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بشیر خان کہہ رہے ہیں کہ میں لکھ رہا ہوں۔ اغواء برائے تاوان ہمارا ایک درد سر ہے جی۔ اگر اس کیلئے ایسا کر دیا جائے کہ تربیت یافتہ فورس تشکیل دی جائے اور جس کا صوبے میں اور کوئی کام نہ ہو وہ اغواء برائے تاوان کو Deal کرتا رہے۔ اصل میں جب ایک اغواء کا کیس سامنے آ جاتا ہے اور اس میں انکی مہارت ہو جاتی ہے تو پھر دوسرے کیس کے اندر وہ بڑے تیز ہو جاتے ہیں لیکن اگر آپ نئے پولیس والوں کو یہ دیں گے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ ان پر کام زیادہ ہوتا ہے۔ اب ایک چوری کا کیس آ گیا ہے تو ساری پولیس کی توجہ چوری کی طرف ہوتی ہے، پھر پتہ چلا کہ وہاں پر جھگڑا ہو گیا اور ایک آدمی

زخمی ہو گیا،اب وہ چوری والا کیس پس انداز ہو گیااور جاکر وہ چوری والے دوسرے کیس میں لگ گئے،اب پتہ چلاکہ وہاں قتل ہو گیاتو ساری چیزیں رہ جاتی ہیں۔اسی طرح اغواء برائے تاوان وہ معمول کی کارروائی کے مطابق لیتے ہیں،اس کو خصوصی لیا جائے اور یہ ہماری تاجر برادری کیلئے بہت پریشانی کی بات ہے، میں ایک تجویز یہ دینا چاہتا ہوں۔ دوسری تجویز میری یہ ہے کہ تھانے میں جو خوف ہے،اس خوف کو ختم کرنے کیلئے میں ایک تجویز دے رہا ہوں کہ وہاں مصالحتی جرگے تشکیل دیئے جائیں۔ لوگوں کا آنا جانا ہوگا، معززین ہونگے تو وہ جو خوف ہوگا،اس کا غلط استعمال نہیں ہوگا اور اس طرح اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ ہمارے ہاں لیڈیز کانسٹیبل بہت زیادہ ضروری ہیں لیکن لیڈی کانسٹیبل کو اسی وقت بلایا جائے کہ جب بہت زیادہ ضروری کام ہو اور شام سے پہلے پہلے ان کو واپس کر دیا جائے، خصوصاًوی آئی پی ڈیوٹی کے موقع پر، ہمارے ہاں یہ ضروری ہے کہ کچھ خواتین لیڈیز میں بھرتی ہوں لیکن ہمارے کچھ معاشرتی مسائل بھی ہیں،اس کی وجہ سے ان کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور کچھ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ دباؤ کی بنیاد پر اور ناجائز ایف آئی آرز نہ ہوں، یعنی اگر ایف آئی آر ہے،اس کا حق بنتا ہے کہ ایف آئی آر ہو تو پھر بھی کوئی آدمی فون کرے تو آپ اس میں وہ ڈٹے رہیں اور اگر وہ ناجائز اور دباؤ کی بنیاد پر یہ ایف آئی آرز ہونگی تو یہ ٹھیک نہیں ہونگی۔ جناب سپیکر، ایک بات میں یہ Add کرنا چاہتا ہوں، کچھ بغیر وردی کے ملازمین ہوتے ہیں محکمہ پولیس میں، جب تنخواہیں بڑھتی ہیں تو اوروں کی بڑھ جاتی ہیں، وردی والوں کی اور ان بیچاروں کی بڑھتی نہیں ہیں، تو برائے مہربانی ان کی بھی کچھ تنخواہیں بڑھادی جائیں اور میں ایک گلہ کرتا ہوں، یہاں سے جب ہم ہزارہ جاتے ہیں تو ہمیں پنجاب کا سلام کرنا پڑتا ہے، تو یہ حسن ابدال سے تھوڑا آگے پھاٹک ہے اور وہاں پر پولیس والے اتنی بدتمیزی کرتے ہیں، اتنی بدتمیزی کہ اس کا اندازہ ہمیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اپنی پولیس کی قدر آجاتی ہے۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جی ہاں۔جب وہاں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اپنے صوبے کی پولیس کی قدر آجاتی ہے۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> ہاں جی۔ایسا بھی ہوا ہے کہ پوری گاڑی کو روکا اور سب کی جامہ تلاشی لی اور ایسا بھی ہوا ہے کہ ہماری گاڑی پر ایم پی اے لکھا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ پولیس بھی بیٹھی ہوتی ہے، وہ پھر بھی ہمیں کھڑا کر کے آنکھیں دکھانا ضروری سمجھتے ہیں اور پھر جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ بھئی آپ دیکھیں تو پھر وہ دیکھتے بھی نہیں ہیں اور اگر پولیس نہ بیٹھی ہو اور ایم پی اے لکھا ہو تو اس کی تو کوئی احتیاط نہیں کرتا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

مفتی کفایت اللہ: یا تو ہمیں اندر سے کوئی راستہ دے دیں، اندر اندر سے، میں نے پچھلی دفعہ تجویز دی تھی، بشیر خان کو اندازہ ہے، اس کو میں نے کہا کہ یہ صوابی سے گندف، گدون کا علاقہ ہے اور گدون کے علاقہ میں جب میرہ مداخیل کو کاٹ کر جب دربند پہنچیں گے تو وہاں مانسہرہ Short link کرے گا، یا تو ہمیں صوبے کے اندر سے کوئی ایک Link دے دیں، سڑک دے دیں یا پنجاب کی پولیس والوں سے بات کریں کہ وہ ہماری بے عزتی نہ کریں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ جناب سپیکر، بہت مہربانی۔ میں ایک سیکنڈ شاید لیٹ ہوا، پھر بھی آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں، اکرم درانی صاحب اور دوستوں نے باقی باتیں کی ہوئی ہیں، سکندر شیر پاؤ صاحب، ان کی باتوں کو Repeat نہیں کروں گا، وقت آپ کو ہمیشہ کی طرح ان شاء اللہ بچانے کی پوری کوشش کرینگے، اس ہاؤس کا بھی۔ دو باتیں ہیں، پچھلی بجٹ سپیچ میں جب پیسوں کی کٹوتی کی تحریک تھی تو میں نے یہاں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ ایک بہت بڑی کرپشن ہوئی ہے، ایک ارب روپے کے لگ بھگ پولیس کے محکمے میں کرپشن ہوئی ہے، وہ پیسہ اسلحہ کی مد میں اور دوسرا یہ کہ اس پیسہ میں کون کون لوگ Involve تھے؟ اسی ہاؤس میں کہا گیا کہ ہم آپ کو رپورٹ پیش کرینگے اور آپ نے حکم بھی کیا تھا کہ اس کی انکوائری ہونی چاہیئے، اس وقت کے سیکرٹری جو سیکرٹری ایجوکیشن شاید تھے، Sorry سیکرٹری تھے، نہیں سیکرٹری۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں یاد آ جائے پھر بتادیں خیر ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جو بھی سیکرٹری تھے، ان کو لگایا گیا تھا۔ جناب، اگر آپ کو رپورٹ مل گئی ہے، آپ نے دیکھ لی ہے تو مہربانی کر کے ہمیں بھی بتایا جائے کہ وہ اتنی بڑی اگر کرپشن ہوئی تھی تو کیا اس کے اوپر انکوائری ہوئی ہے اور جو لوگ اگر اس میں شامل تھے، انکے خلاف کیا کیا ایکشن ہوا ہے؟ نمبر ایک۔ نمبر دو جناب سپیکر، اس میں شک نہیں ہے کہ بہت لازوال قربانیاں دی ہیں، ہماری پولیس کے آفیسرز نے بھی اور جوانوں نے بھی، لیکن کیا بات ہے کہ ہم نے ان تین سالوں میں سب سے زیادہ جو بجٹ دیا ہے اس محکمے کیلئے دیا ہے لیکن بدقسمتی ہے کہ آج بھی ہم اپنی حفاظت کیلئے اور لاء اینڈ آرڈر کیلئے فوج کے محتاج ہیں؟ آج بھی سوات کے اندر اگر آپ دیکھیں تو آج تک ہماری Capacity اتنی ہمیں بڑھا لینا چاہیئے تھی اور ہماری

Capacity building ہونا چاہیئے تھی اور ہمارے اداروں میں مضبوطی آ جانا چاہیئے تھی، تین سال میں یہ فورس کھڑی ہو جانا چاہیئے تھی کہ یہ اپنے جو ہمارے شہر ہیں، انکی خود حفاظت کر سکے۔ آج بھی Simple لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے کیلئے یقیناً وہ Extraordinary situation ہے سوات کے اندر، لیکن جب سے آئی ڈی پیز واپس چلے گئے تھے تو اب ہماری اس پولیس کو اتنا Strengthen ہونا چاہیئے کہ اللہ نہ کرے کل اگر ایک دم کوئی ایسی صورتحال پیدا ہو جائے کہ فوج کو واپس جانا پڑے تو کیا ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ ہم اپنے شہریوں کی حفاظت کر سکیں؟ جناب سپیکر، اخبارات میں اشتہار آیا تھا اور کہا گیا تھا کہ جو ریٹائرڈ ملازمین ہیں، وہ فوجی ہوں یا پولیس والے، ہم ان کو دوبارہ نوکری دینگے، انہوں نے نوکریاں دی ہیں اور کہا گیا تھا کہ ان کو وہی پریویلجز دیئے جائیں گے جس پوزیشن سے یہ ریٹائرڈ ہوئے تھے، وہی ان کی نوکری ہو گی لیکن وہ بعد میں پتہ چلا کہ ابھی صرف ان کو آٹھ ہزار روپیہ دیا جارہا ہے جو ان کیلئے کافی نہیں ہے۔ یہ چونکہ پراونشل گورنمنٹ نے 'ایڈ' دیا تھا اخبارات کے اندر اور پورے صوبے میں ایڈورٹائز ہوا تھا، کیا جو Terms and conditions اس ایڈ میں شامل تھیں، ہمیں یقین ہے کہ وہ باتیں یہاں ضرور پوری ہونی چاہئیں۔ ہم اپنی فوج کے ساتھ ہیں اور آج مجھے ایک اور بات کا بھی گلہ ہے کہ یہاں اتنا بڑا پیسہ، اگر ہم منظوری دے رہے ہیں تو یہاں پولیس کے سینیئر افسران صاحبان کو آنا چاہیئے تھا، یہاں وہ آتے اور محکمہ بیٹھتا، وہ آکر سنتے کہ جی ہم جو باتیں کر رہے ہیں ان کو پتہ چلتا کہ ہم کیا کیا باتیں کر رہے ہیں تاکہ ہمیں پتہ چلتا، چونکہ یہ کہہ رہے ہیں، کفایت اللہ صاحب نے کہیں دیکھ لیا ہے تو انہوں نے میری طرف ادھر اشارہ کیا ہے لیکن میری مراد تھی کہ ساری سینیئر پولیس یہاں آج بیٹھتی، ان کیلئے اتنا اربوں روپوں کے بجٹ کی منظوری ہو رہی تھی اور اگر وہ دیکھتے اور ہم جو باتیں کر رہے ہیں ان کو پتہ چلتا اور اگر حکومت یہ کہے کہ جی ہماری ذمہ داری ہے، ہم ان کی بات وہاں تک پہنچا دینگے تو پتہ نہیں جناب، حکومت کی بات تو، ہم نے آج صبح دیکھ لیا کہ ان کی بات کتنی سنی جاتی ہے؟ لہذا وہ خود ہوتے تو اپنے آپ کو آج دیکھتے، تو جو ہمارا Genuine concern ہے تاکہ اس کو ایڈریس کرتے تو میں چاہوں گا کہ مجھے اس انکوائری کے متعلق پوری طرح بتایا جائے کہ کون کون لوگ Involve تھے، اس کی کیا رپورٹ آئی تھی اور ایک ارب سے زیادہ جو کرپشن ہوئی تھی، ان میں کن لوگوں کو سزا ہوئی ہے جناب سپیکر؟

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، د دې یوې خبرې جواب ورکوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: ودریږه د ټولو به ورکوې جواب، بیا درې څلور دی۔

وزیر اطلاعات: دا یوه خبره لږ بل شان ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هں جی؟

وزیر اطلاعات: دا یوه خبره لږه بل شان ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) نہیں سب کا جواب دینا پڑے گا، ایک مفتی جانان کا اور کفایت اللہ کا بھی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، ایک بات ذرا ایسی ہے کہ اس کی وضاحت ضروری ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر اطلاعات: وہ اس حوالے سے ہے کہ یہ اسلحہ جو آیا، یہ اس زمرے میں کہ اسلحہ کی بات ہوتی تھی اور اس کے حوالے سے خرد برد کی بات ہوتی تھی، یہاں پر ایک کمیٹی کو سپرد کیا گیا، چار اجلاس اسکے ہوئے، جاوید صاحب کو بھی بلایا گیا، شاید ان کی کوئی مصروفیات تھیں، چاروں کے چاروں اجلاسوں میں یہ نہیں آیا تو اس نے رپورٹ بھی تیار کر لی، اس نے (ان کو) بے گناہ بھی قرار دیا، لہذا جب ایک بات ہو جائے تو پھر، یا تو اس میں آنا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی ثبوت تھے وہ پیش کر دیتے، اگر ایسا نہیں ہے تو اب جب رپورٹ تیار ہو چکی ہے، اس کا چیئرمین بھی یہاں پر بیٹھا ہوا ہے اور رپورٹ اسمبلی ہی کے پاس ہے تو پھر اس مسئلے کو نہ چھیڑا جائے کیونکہ پولیس ہماری اپنی پولیس ہے، جو واقعہ ہوا وہ الگ تھلگ ہے، موجودہ صورتحال میں یہ بات درست کہہ رہے ہیں کہ ان کو وہاں پر ہونا چاہیئے، وہ بات ہوئی تو شاید اس بات کے بعد وہ یہاں پر رہے نہیں۔

جناب سپیکر: وہ رپورٹ کی کاپی جاوید صاحب کو، ان کے حوالے کی جائے۔ مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، زه دا خبره بار بار نه کول غواړم خو زه به جی تاسو ته د خپلې ضلعې متعلق وښایم، څوارلس ځایونه دا ما لیکلی دی او دغه موبائل کښې ما سره تصویرونه دی، دغه څوارلس چیک پوسټو باندې به ته راتیریږې، سلو نه کمې روپئ نه اخلی۔ دوه

سوه، پینځه سوه، شلور سوه چې څومره اخلی، اخلی۔ دا به مو درته گزارش وی، ټوله دنیا اخلی خو په طریقه باندې ئے اخلی او چې بیا ورته وائې چې ته رشوت مه اخله، مونږ نه ئے بره غواړی کنه، دا د هغوی الفاظ دی۔ نو دا به مو حکومت ته گزارش وی (تالیاں) چې دا زمونږ او ستاسو د ټولو د جامو ویستل دی، خدائے د پاره او د رسول د پاره مطلب دا دے دا شے بند کړئ۔ جامې را نه جی ووتلې، یقین وکړئ کپړو کښې ولاړ یو بربنډ یو۔ وائی چې مونږ نه ئے بره غواړی، اوس بره ئے څوک غواړی؟ تا ته به وائی، ما ته به وائی، چا چا ته به وائی جی؟ خدائے د پاره دا هم اخبار کښې، دا هم څوارلس نومونه دی او دغه اخبار کښې، دغه موبائل کښې راسره تصویرونه دی چې یو یو درته وښایم چې دا وگورئ جی۔ بس زه دې سره خپل کټ موشن واپس اخلم جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی، واپس Withdrawn۔ ملک قاسم خان۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: شکریه جناب سپیکر۔ زه د خپل ټولو ملگرو دا څه تقریرونه ئے چې وکړل، قائد حزب اختلاف سمیت، زه ئے Endorse کوم----

<u>میاں نثار گل کاکا خیل(وزیر جیلخانہ جات)</u>: جناب سپیکر، ما ته یو منټ راکړئ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا ولې ستاسو څنگه چل دے چې هغه پاڅی، ته هم ورسره پاڅې، هس جی؟

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: زه ئے Endorse کوم او ورسره ورسره دا وایم چې کرک جی-----

<u>جناب سپیکر</u>: د دوئ څه تربورولی ده مفتی صاحب؟

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: دا د یو بل بنې دی، بنې دی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: هس جی؟

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: دا بنې دی، د یو بل بنې دی۔

<u>جناب سپیکر</u>: (قہقہہ) میاں صاحب! دې شاه حسین صاحب څه بله خبره وکړه، وائی دا بنې دی، بنې څه ته وائی؟ (قہقہے) هس پښتو کښې، پښتو کښې بنې څه ته وائی؟ هس جی، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: دا زما نمبر دے جی۔

وزیر جیلخانہ جات: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ودریږه مفتی، نثار گل صاحب څه خبره کوی۔

ملک قاسم خان خٹک: که دا سې خبره وی نو بیا به زه چې کوم دے-----

جناب سپیکر: نثار گل، هن میاں نثار گل (قہقہے) میاں نثار گل صاحب! ته څه وئیل غواړې؟ میاں نثار گل صاحب، ودریږه که ترسکونه خبره وی څه نوخلق تنګ شوی دی کنه۔

وزیر جیلخانہ جات: سپیکر صاحب، ہم جب ادھر آتے ہیں تو آئین کی پاسداری پہ یہاں ہم ایک حلف بھی لیتے ہیں کہ ہم آئین کی پاسداری کرینگے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو پتہ ہوگا کہ ہمارے رحمان ملک صاحب جو Interior Minister تھے، اس کی رکنیت اس لئے ختم ہوگئی کہ اس کی دوہری شہریت تھی امریکن اور پاکستانی۔ آپ کو سر، پتہ ہونا چاہیئے کہ فرح اصفحانی جس کی دوہری شہریت تھی، اس وجہ سے اسکی رکنیت ختم ہوگئی تھی، میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ ملک قاسم صاحب کٹ موشن پر بات نہ کریں کیونکہ اس کے ساتھ امریکن شہریت ہے، دوہری شہریت پہ اسمبلی ممبر آیا ہوا ہے-----

(تالیاں)

وزیر جیلخانہ جات: اور چیف جسٹس ان کی انکوائری کریں اور اس پہ Suo moto لیں کیونکہ یہ اسمبلی کا ممبر نہیں ہے اور یہ دوہری شہریت پہ اسمبلی کا ممبر بنا بیٹھا ہے اور یہ کٹ موشن پر بات نہیں کر سکتا، میں نے آئینی بات کرلی اور اگر کوئی ایسی بات ہو تو میں اسکے سامنے کروں گا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جناب سپیکر۔ میاں صاحب ډیره خوږه خبره وکړه، د ده خو چیف جسټس نوټس اخستے وو او زه خو دا ریکویسټ کوم چې عدالت د زما نوټس واخلی او دوئ د ثبوت پیش کړی۔ زه د امریکې په شهریت باندې لته ورکوم، زه د قوم خټک یم او زه پاکستانے یم، فرسټ پاکستانی (تالیاں) که

ده سره څه ثبوت وی نو دې د راوړی او ده خو استعفیٰ ورنکړه که د ده په ځائے زه وے زه به په برقعه کښې دې اسمبلئ ته راتلم، دا برقعه نه وی، دا پړونې، زه که د ده غوندې وے زه به په برقعه کښې دې اسمبلئ ته راتلم (قہقہے) پریشانه ده ته یم چې زه د کرک نوم د ځان نه نشم لرې کولے چې زه خټک یم او ما ته په خټک نامه باندې فخر دے او زه بیا دا وایم که چرې زه امریکن ووم، زه امریکې ته لته ورکوم، زه په دې پاکستان کښې خدمت کوم، نن ایم پی اے یم، سبا به وزیر یم، وزیر اعلیٰ به یم ان شاءالله العزیز او دې پاکستان کښې به یم او دا خبرې غلطې دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاه حسین! ستا خبره ربنتیا وه جی۔

(قہقہے)

ملک قاسم خان خٹک: پکار دا ده، پکار دا ده چې دې په برقعه کښې راتلے ځکه چې ده ته ئے، دې په برقعه کښې راتلے، زه خو شرمیږم، زه خو هغه نشم کولې، بهرکیف زه اوس په کټوتی تحریک راځم، I endorsed all my colleagues۔

جناب سپیکر: جی دا کټ موشن، کټ موشن۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، رولنگ ورکړه چې دې د امریکې دے که نه دے ؟

جناب سپیکر: نه وائی نه یم کنه۔

ملک قاسم خان خٹک: زه غواړم، بالکل رولنګ مخکښې خو شته۔

وزیر اطلاعات: نه لته نه کنه جی، لته نه کنه، دے د اووائی چې دے او که نه دے ؟

جناب سپیکر: نه هغه اووئیل چې زه نه یم۔

وزیر اطلاعات: دا جی رولنګ به ورکوئ، رولنګ ګنی بیا به تاسو ته۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: ثبوت راوړه، ثبوت راوړه که زه امریکن ووم، زه به امریکې ته، دا ګوره غلطې خبرې دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دې پریږدوئ، خبرو ته ئے پریږدوئ، بنه بس، انہوں نے جو کچھ کہا وہ ساری دنیا نے سن لیا، اس کی تحقیق کوئی اور کرے گا، میرے ذمہ یہ نہیں ہے اور نہ آپ کے ذمہ ہے

(قہقہے)   آپ بیٹھ جائیں۔اب یہ وہ شاہ حسین والی بات آتی ہے جی۔ په پولیس باندې خبره کوه۔

ملک قاسم خان خٹک: زه شکر گزار یم، زه په کتوتی خبره کوم خو د یوې خبرې وضاحت کوم که چرې ده ثبوت پیش نه کړو نو آرټیکل 62، 63 په ده لاګو دے، دے نا اهل شو جی، رولنګ ورکړه، (تالیاں) دا نا اهل شو، دروغژن دے۔ د پولیس-----

جناب سپیکر: جی پولیس، پولیس ته راځئ جی، بس دے۔ ماحول ذرا تھوڑا مہک گیا اور اتنا کافی تھا۔

ملک قاسم خان خٹک: پولیس ته چې څومره، پولیس ته چې څومره پیسې ډیرې وی، هغه هومره زه پرې خوشحالیږم ځکه چې زمونږه پولیس مختلف مسائلو کښې، ګو نا ګوں مسائلو کښې شکار دی خو زه جی د خپلې ضلعې خبره کوم۔ 1982 نه کرک ضلع جوړه ده، ډیره کمه نفری ده جی او ورسره ورسره لوئے لوئے سړکونه، انډس هائی وے زما په ضلع تیریږی او چې کوم سکندر خان خبره وکړه، شیرپاؤ وائی چې بهئ دا پټرول د تهانې، یره چې تیس لیټر ډیزل ورکوی نو هغه تهانیدار به څه ډیوټی وکړی؟ خو دا پیسې د عوامو د جیب نه ځی کنه، کم از کم تین سو لیټر تیل پکار دی یوې یوې تهانې ته او ورسره ورسره زه د خپلې حلقې دا کوم حدود چې دی د تهانې، تهانې ډیرې کمې دی او لوئے سترې سترې علاقې دی، کنټرول ئے نه کیږی په کرائمز باندې نو جی زه دا ریکویسټ کوم ارشد عبدالله صاحب ته چې سپیشل زما په حلقه کښې مزید دوه تهانې، زما تجویز دے چې دا حدود د کرک ضلعې Revival ئے وشی چې هغه نورې تهانې پکښې د جوړې شی او زمونږ نفری زیاته شی ځکه چې زمونږه 1982 نه ضلع جوړه ده او نفری نشته جی، هر وخت چې مونږ تهانې ته ځو، هلته پولیس نہ ہونے کے برابر ہے، نو زه یو ځل بیا ریکویسټ کوم چې زمونږ د خبرې نوټس واخلئ د تهانې، سپیشلی دا ډیزل چې ورکوی، دې شی دا کرپشن عام کړے دے او دا زه خپل کټ موشن تحریک واپس اخلم۔ شکریه، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی،Withdrawn ملک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: آرٹیکل 62،63۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) ملک صاحب! ایک طرف تو پانچ لاکھ ان سے کم کرتے ہو، دوسری طرف کہتے ہو کہ ڈیزل زیادہ دو۔ منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ یقیناً یہاں کے سب حضرات نے پولیس پر بحث کی ہے سر اور آپ نے بھی مثال دی ہے موٹروے پولیس کی سر، یقیناً جب آپ کسی کو عزت دیں، کسی کی Respect کریں تو یقیناً وہ بھی اسی طرح Respect کرے گا لیکن جس طرح ہم نے پولیس کے ساتھ جو Behavior رکھا ہے سر، چوبیس گھنٹے ہم ان سے ڈیوٹیاں لے رہے ہیں، چیک پوسٹیں آرمی والوں نے بھی بنائی ہیں لیکن دو گھنٹے سے زیادہ وہ ڈیوٹی نہیں کرتے، یہ بیچارے ایسی جگہوں پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب! آپ کو منور خان کی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔

(قہقہہ)

جناب محمد جاوید عباسی: اچھی ہیں، سر بہت اچھی ہیں۔

جناب سپیکر: کیا Lobbying کر رہے ہیں؟

(قہقہہ)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تو میری سر، ریکویسٹ یہ ہے ارشد عبداللہ صاحب سے کہ کم از کم ان کی ڈیوٹیاں، جو عام Normal بندے کی، یہاں پہ سرکاری ملازم ہیں، آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی ہے، ان کی ڈیوٹیاں بھی آٹھ گھنٹے کریں تاکہ وہ بھی اسی طرح جیئیں جس طرح عام سروس مین جو اس طرح کی ڈیوٹی کرتا ہے۔ میرا جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب Over loaded ہیں، زیادہ ڈیوٹی لے رہے ہیں؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: وہ سر، اگر آپ آرمی والوں کے پاس جائیں، آرمی والے جو ڈیوٹیاں دے رہے ہیں، ان کے پاس پانی، ان کے پاس سب کچھ ہوتا ہے لیکن آپ کی چیک پوسٹ پہ کوئی پانی کا بندوبست بھی ان بیچاروں کے پاس نہیں ہوتا۔ دوسری میری ریکویسٹ یہ ہے جناب منسٹر صاحب سے کہ میرے لکی کا جو آج کل ڈی پی او ہے، یہ میں ریکویسٹ کرونگا، کم از کم مجھے پتہ چلا ہے کہ اس کو ٹرانسفر کر رہے ہیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں اپنے ڈسٹرکٹ کے Behalf پہ کہ وہ بڑا ٹھیک ٹھاک اچھا ڈی پی او آیا ہوا ہے، ان کو کچھ عرصے کیلئے وہاں پہ چھوڑا جائے اور اس کو وہاں سے ٹرانسفر نہ کیا جائے۔ تیسرا میں اپنے جو یہاں پہ ایم پی

اے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ اس بندے کو کم از کم مروت میں جو جرگہ ہے، ان کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں ہم بھی ان کا فیصلہ کر سکیں کہ انہوں نے ہماری بہن مروت کے ساتھ اس قسم کا سلوک کیوں کیا ہے سر؟ اس پر میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Naseer Muhammad Khan, ji.

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ پولیس میں اصلاحات کے نام پہ مختلف سیکشنز میں پولیس کو تقسیم کر دیا گیا ہے اور اس تقسیم کی وجہ سے اکثر افسران میں ہر وقت چپقلش جاری رہتی ہے۔ اگر آپ یہ چیز پولیس سٹیشنز کے لیول تک لے جائیں تو ہر پولیس سٹیشن میں اس وقت، اگر ایک طرف پراسیکیوشن آفیسر بیٹھا ہوا ہے تو اس کے ساتھ انوسٹی گیشن آفیسر کو بھی الگ سے بٹھا دیا گیا ہے، اب اس وجہ سے، ان کی آپس میں نہ لگنے کی وجہ سے، تناؤ کی وجہ سے اس وقت ہمارے پورے صوبے کے عوام کا ستیاناس ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، اس وقت جو میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ہر ادارے میں ٹکراؤ ہے اور تناؤ ہے، میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ درخواست کرونگا کہ اس سسٹم کو جس کے کہنے پہ بنایا گیا ہے، اس پہ اس صوبے کے اس معزز ایوان کی ایک کمیٹی بنا دی جائے جو اس پہ غور و فکر کرنے کے بعد ایک ایسا لائحہ عمل بنا دے جس سے کم از کم پولیس کی جو اس وقت کارکردگی ہے، اس کو بہتر بنایا جا سکے۔ جناب سپیکر، جیسے میرے محترم دوست نے ہماری بہن کا ذکر کیا، اس کی مکمل تائید کرتے ہوئے میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ اللہ نے بہت عرصے کے بعد ایک نہایت ہی ایماندار پولیس آفیسر ہمارے ضلع میں بھیجا ہے گو کہ اس کی صرف چند دن پہلے ایک معزز شخصیت سے تھوڑی سی بدمزگی بھی ہوئی لیکن میں جناب منور خان کی بات کی تائید کرتے ہوئے آپ کے ذریعے سے حکومت سے یہ استدعا کرونگا کہ اس کو وہیں پہ رہنے دیا جائے۔ میں نے پہلے بجٹ میں بھی ایک آپ سے التجاء کی تھی کہ اس وقت ڈسٹرکٹ لکی میں پولیس کی انتہائی کمی ہے، تھانے جو انگریز کے وقت کے بنے تھے، اسی میں ہماری پولیس اس وقت بیٹھی ہوئی ہے، کوئی تھانہ بھی پچھلے آٹھ دس سال سے نہیں بنایا گیا ہے، آبادی بڑھ رہی ہے، ان کی ضروریات اور ہماری پولیس کی بھی ضروریات بڑھ رہی ہیں، جس وقت ہمارا بنوں ڈویژن بن رہا تھا اور لکی اور بنوں کی Bifurcation ہو رہی تھی، اس وقت میں ہمیں بہت کم تعداد دی گئی تھی، تو میری آپ کے توسط سے حکومت سے یہ بھی درخواست ہوگی کہ ڈسٹرکٹ لکی مروت کی پاپولیشن کے حساب سے پولیس کی نفری کو بڑھایا جائے، اس کے تھانوں کی از سر نو Repair ہو اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی ٹرانسپورٹ کی ضرورت بھی پوری کی جائے۔ جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے ان کے نالج میں ایک بات لانا چاہوں، اس وقت اگر آپ متنی

کے پاس چلے جائیں تو وہاں پہ ایک نیا قلعہ بن رہا ہے، میں نہیں سمجھتا کہ یہ سی اینڈ ڈبلیو والے سمجھتے نہیں ہیں یا ان کی عقل کچھ کم ہے، جو بھی تھانہ بن رہا ہے، بالکل بر لب روڈ بن رہا ہے اور ہمارے علاقوں میں نہیں بلکہ اکثر جگہ پہ یہ چیز آپ نے بھی دیکھی ہو گی کہ انہوں نے مٹی کی بوریاں رکھی ہوئی ہیں اور اس تھانے کی وہ Protection کیلئے روڈوں کو بند کیا ہوتا ہے، تو میں آپ کی وجہ سے اس پوری حکومت سے یہ استدعا کرونگا، ہم باتیں کرتے ہیں اور یہ آپس میں ہنستے ہیں، یہ تو افسوس کی بات ہے اور میاں صاحب ہمارے میاں ہیں کہ میوں ہے، پتہ نہیں وہ نظر نہیں آرہے ہیں، اوپر کدھر بھاگ گئے پتہ نہیں، تو میں آپ کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانا چاہونگا کہ حکومت کو یہ کہہ دیا جائے کہ خدارا جب کوئی نئی چیز بنائیں، تو کم از کم پندرہ بیس سال کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی کنسٹرکشن کی جائے۔ اس کے ساتھ، ان باتوں کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ نصیر محمد خان، Withdrawn۔ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ پولیس کو جو ہم خراج تحسین اور خراج عقیدت، جو شہید ہو جاتے ہیں، ان کو پیش کرتے ہیں۔ ان کیلئے ایک شعر ہے:

کہ ہم خون کی قسطیں تو بہت دے چکے مگر — اے خاک وطن قرض ادا کیوں نہیں ہوتا

جناب سپیکر صاحب، جہاں پہ پولیس کی شہادتیں اور جہاں پہ پولیس اپنی جانوں کو دہشت گردوں کے سامنے رکھے اور اپنے آپ کو اڑا دیتی ہے اور بہت سے ایسے لوگوں کو جو کہ وہاں پہ موجود ہوتے ہیں، ان کو بچاتی ہے جناب سپیکر صاحب، یہ جو پیسے اور یہ جو ہم لوگوں نے ملین کے حساب سے جو ان کو رقم دی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ اس سے زیادہ دینی چاہیئے کیونکہ پولیس جس طریقے سے کام کرتی ہے، اگر ان کی تنخواہوں میں صحیح اضافہ نہ ہو، جیسا کہ آپ نے موٹروے کی ایک بہت اچھی Example دی تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ تمام جتنے بھی پولیس ڈیپارٹمنٹس ہیں، سپیشل برانچ ہو گئی، اسی طرح دوسرے ان کے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کی تنخواہیں جو ہیں تو وہ اس سال بھی بڑھائی جائیں۔ یہ میری ایک تجویز ہے تاکہ یہ لوگ اچھا کام کر سکیں لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب بھی کسی تھانے کو ٹیلیفون کیا جاتا ہے تو وہاں پہ ٹیلیفون Dead پڑا ہوتا ہے، ان کے پاس ٹیلیفون کے بلز ادا کرنے کیلئے پیسے بھی نہیں ہوتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کے پاس ڈیزل یا پٹرول کیلئے جب ان کی موبائلز ہوتی ہیں، تو ان میں نہ ڈیزل ہوتا ہے اور نہ ہی پٹرول جو کہ یہ بیچارے پتہ نہیں کہ کس طریقے سے خود اپنی گاڑی کو چلا رہے ہوتے ہیں؟ یہاں پہ میں

بہت زیادہ شہیدوں کا نام، شاید میرے ذہن میں نہ ہوں لیکن میں ملک سعد شہید کو یہاں پہ خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ اسی طرح خان رازق صاحب، اسی طرح عابد علی صاحب، اسی طرح صفوت غیور صاحب اور بہت سے ایسے میرے افسران کہ جن کیلئے ہم نے ایک 'ٹرسٹ' بھی بنایا ہے جسے 'ملک سعد شہید ٹرسٹ' کے نام سے ہم لوگ چلا رہے ہیں اور اس کی Activities آپ نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ ان شہداء کیلئے میں یہاں پر اس فلور آف دی ہاؤس پہ وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں کیونکہ میں اس کمیٹی کی ممبر ہوں کہ انہوں نے اس کیلئے ایک کروڑ روپیہ دیا، جس میں ہم نے وہاں سے کھیلوں کا سامان لیکر لوگوں کو اس لئے دیا کہ یہ لوگ Positive activities کی طرف آ جائیں، اس میں ہاکی ہے، اس میں والی بال ہے اور اس میں بیڈمنٹن ہے اور ہم نے فاٹا تک اس کو Extend کر دیا۔ جناب سپیکر صاحب، پولیس کو ایک بہت بڑی، مطلب بہت ہی Important training کی ضرورت بھی کہ جس میں اخلاقیات جس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے، جیسے کہ اب میری زرقا، Sorry جس طرح کہ میری بہن یاسمین ضیاء کے ساتھ جو ایک واقعہ پیش آیا، یہ واقعات یہاں پہ سب کے ساتھ پیش آتے ہیں لیکن یہاں فلور آف دی ہاؤس پہ ہم اس لئے بات نہیں کرتے کہ اپنے ہی مسئلے ہیں، ان کو خود ہی نمٹا لیا جائے لیکن بات یہ ہے کہ میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ ہوا جس میں یہ پولیس باقاعدہ طور پہ Involve ہے اور میں اس میں آپ کو یہ نہیں کہتی کہ اس میں کوئی Interference کی جائے یا اس میں کوئی ان لوگوں کو ہدایات دی جائیں کیونکہ میں خود کلاشنکوف لیکر اپنی زمینوں پہ جا بھی سکتی ہوں اور میں خود اپنی زمینوں کی حفاظت کر بھی سکتی ہوں اور میں ان پولیس والوں کو للکار بھی سکتی ہوں۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، باقاعدہ طور پہ کمیونٹی پولیس کا باقاعدہ ایک ایسا بندہ جو کہ بڈھ بیر کے علاقہ میں مستری خان نام کا کمیونٹی پولیس کا ایک سپاہی ہے جس کو کالام خان جو کہ شہید ہوئے ہیں، انہوں نے اس کو دو پھول لگائے، حالانکہ کمیونٹی پولیس میں دو پھولوں کی ترقی نہیں ہوتی ہے، وہ بڈھ بیر میں وہاں پہ ہے اور وہ اپنی باقاعدہ سفید پک اپ میں تقریباً ستر لوگ لے کر گیا اور اس نے باقاعدہ چونا لگایا تمام زمینوں کو، یعنی فدا آباد جو کہ سابق گورنر تھے اور میرے والد صاحب کی ساری زمینوں کو چونا لگایا اور پھر ٹرانسفارمر کو اس نے گولیوں سے تباہ کیا اور اس کے بعد میٹر کو (مداخلت) ایک منٹ میں پولیس کی بات کر رہی ہوں۔ بات یہ ہے کہ اس کے بعد وہی پولیس جو ہے، اس پہ ATA 7 لگا ہوا ہے ان لوگوں پہ لیکن ابھی تک وہ گرفتار نہیں ہوئے، یہ جنگ میری ہے،

پولیس کے ساتھ میں جنگ لڑونگی،   نہ تو میں یہاں کسی سے درخواست کرتی ہوں، یہاں پہ کسی منسٹر سے اور نہ ہی کسی سے میں یہ کہتی ہوں کہ آپ میری مدد کریں   (تالیاں)   لیکن پولیس میں جو لوگ ہیں، کالی بھیڑیں بھی موجود ہیں جنہوں نے یاسمین ضیاء صاحبہ کے ساتھ جو کچھ کیا، آپ نے اس وقت مجھے بولنے کا موقع نہیں دیا، یہ غیر تمندوں کی زمین ہے، یہ تہذیب یافتہ لوگوں کی زمین ہے، یہاں پہ پختون رہتے ہیں اور پختون   (تالیاں)   جو ہوتے ہیں وہ کسی کی بے عزتی نہیں کرتے، وہ کسی کو گالی نہیں دیتے۔ جناب سپیکر صاحب، یاسمین ضیاء بہت بڑے دل والی ہے کہ یہ وہاں پہ چپ ہو گئی، اگر میں ہوتی تو میں اس پولیس آفیسر کو اسی وقت گولیوں سے اڑا دیتی جو مجھے گالیاں دیتا   (تالیاں) اور یہ بہت بڑے دل کی عورت ہے کہ جس نے گالیاں سننے کے بعد بھی، جس کے بچوں پر تشدد کرنے کے بعد بھی، جس کا خاوند جو کہ Heart patient ہے، اس کے بعد بھی یہ خاموش رہی کیونکہ انکی پارٹی کا ان کو آرڈر تھا لیکن پولیس والوں نے جس طریقے سے وہ ویڈیو دی، تین چار چینلز پہ وہ ہماری پارلیمنٹرین کی ساکھ کو مجروح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ لوگ بد معاش ہیں اور ہم پولیس والے بہت زیادہ سفید پوش ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جو آج آپ نے رولنگ دی، جو بشیر بلور صاحب نے بات کی، جو میاں افتخار صاحب نے بات کی، اس بات کو میں Appreciate کرتی ہوں کیونکہ ہمارے صوبے میں یہ روایات ہونی چاہیئں کہ پولیس اگر بے جا کسی کو، چاہے وہ عام آدمی ہو، چاہے وہ ایم پی اے ہو، چاہے وہ جو بھی ہو، اگر اس کو تنگ کرے، بے جا آدمی کو، اگر ایک Sitting MPA کے ساتھ ایسا کام ہو رہا ہے تو ایک عام آدمی کیسے انصاف کی توقع کرے گا؟ میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اور دوسری یہاں پہ جیلخانہ جات کے منسٹر صاحب نے ایک بات کی ہے کہ ہم اپنے قیدی کو اور ہم سیکورٹی کے معاملات کو دیکھ سکتے ہیں، تو میں آپ کی وساطت سے ان سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ جیل کے اندر تو آپ کی سیکورٹی ہے لیکن باہر تو پولیس والے ہیں، وہ ان پولیس والوں کے ساتھ آپ کیا کریں گے؟ کیونکہ یہ ایک ایسا اہم ایشو ہے، میں پھر وہی بات کرونگی کہ یاسمین ضیاء صاحبہ کے معاملے میں جب چار منسٹرز جاتے ہیں تو پھر آپ کیسے کسی کو، یعنی آپ کسی کو Protect کر سکتے ہیں؟ تو اس قیدی کو یہاں سے خدا کیلئے دفع کریں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس شکریہ جی۔ نگہت یاسمین بی بی، Withdrawn؟

<u>Ms. Nighat Yasmin Orakzai:</u> Yes Sir, withdrawn.

جناب سپیکر: Withdrawn۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ میرے خیال میں کافی تفصیلی اس کے اوپر بحث ہوئی ہے، پولیس کے اوپر، آج میرے خیال میں جو یہ Unfortunate واقعہ یاسمین بی بی کا ہوا ہے، اس کے اوپر تو ہمارے بڑوں نے بات کر لی ہے اور کافی تفصیلی بات ہو گئی اور ان شاء اللہ وہ جو لوگ ہیں، اگر سینیئر آفیسرز کو Repatriate کیا جا رہا ہے یا باقیوں کو Suspend کیا ہے اور باقاعدہ اگر انکوائری میں یہ ساری چیزیں ثابت ہوتی ہیں تو ان شاء اللہ Terminate بھی ہونگے، سروس سے بھی جائیں گے، ہو سکتا ہے کہ انکے خلاف پھر Criminal complaints کی ایف آئی آر بھی درج ہو، تو وہ دو تین Individuals ہیں، چار پانچ چھ جتنے بھی ہیں، تو میرے خیال سے پوری پولیس فورس کو ان تین چار بندوں کے جو اعمال ہیں، اس کے اوپر ہمیں Judge نہیں کرنا چاہیئے، ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ پچھلے یہ تین چار سال، چار پانچ سال میں پولیس نے کتنی قربانیاں دی ہیں، ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیئے، ادھر درانی صاحب نے فرمایا کہ یہ آپ چیک پوسٹیں ختم کریں، اب چیک پوسٹیں آپ ختم کرتے ہیں، آپ کو پتہ ہے چیک پوسٹ کے اوپر سپاہی جس وقت کھڑا ہوتا ہے، اس کو پتہ ہے کہ کسی بھی وقت خودکش آ سکتا ہے یا خودکش گاڑی آ سکتی ہے، اس وقت چیک پوسٹ کے اوپر کھڑا ہونا جو ہے، یہ اتنا بڑا دلیرانہ اور جرات کا کام ہے کہ یہ کوئی آسان کام نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر پولیس میں کوئی خامیاں ہیں، میں اس پر بالکل پردہ نہیں ڈالوں گا، یہ صحیح بات ہے اور ہم نے دیکھا ہے، ہم بھی اس معاشرے کا حصہ ہیں کہ بعض جگہوں پہ اکثر کمرشل گاڑیوں سے یہ پولیس والے لیتے ہیں، مطلب تھوڑے یا جتنے بھی، یہاں پر بات ہوئی ہے تو اس کے اوپر ہم پردہ نہیں ڈالیں گے بلکہ یہ چیلنج ہے سینیئر پولیس آفیسرز کیلئے یہ چیلنج ہے، نیا جو پی پی او آیا ہوا ہے جو ہمارے یہاں پر ڈی آئی جیز ہیں، ان کیلئے چیلنج ہے کہ وہ Make sure کریں کہ اس قسم کے جو پولیس کانسٹیبلز اس کے اوپر کھڑے ہوتے ہیں، پولیس چیک پوسٹ کے اوپر، وہ اس قسم کے کاموں میں ملوث نہ ہوں اور ان کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔ پھر یہاں پر اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی ضرور کہوں گا کہ اگر یہ چیک پوسٹیں ختم کر دی جائیں اور جیسا کہ پچھلے ادوار میں ہوا تو Gunrunning شروع ہو گئی اور ملاکنڈ جو ہے، آپ نے اس کا پھر حساب دیکھ لیا کہ کتنی Gunrunning ہوئی اور کتنا اسلحہ اور کتنا بارود ادھر جو ہے وہ گیا؟ تو اس لحاظ سے بھی یہ ضروری ہے کہ چیک پوسٹ ہو اور پولیس اپنی کارروائی جاری رکھے۔ جہاں تک درانی صاحب نے فرمایا، چونکہ کٹ موشن ان کی طرف سے آئی ہے اور پھر انہوں نے یہ

بھی کہا ہے کہ ان کی پولیس لائن بھی بنائیں، ان کے تھانے بھی بنائیں، وہ ہو رہے ہیں لیکن چونکہ ایک Competitive interest ہوتی ہے، ہر سیکٹر کیلئے پیسے Allocate کرنا ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں ہماری گورنمنٹ نے پولیس کا جو بجٹ ہے، وہ جتنا بڑھایا ہے، درانی صاحب اپنے دور کا وہ بجٹ دیکھ لیں، آج پولیس کا بجٹ دیکھ لیں، میرے خیال سے کوئی دس ہزار ٹائم یہ بڑھ گیا ہے اور بہت Enhancement آئی ہے اس میں۔ اس کے علاوہ ہم نے ان کی ٹریننگ پر بہت توجہ دی ہے اور ابھی سے یہ صرف Conventional Police Force اب نہیں رہی بلکہ یہ Anti Terrorist Force کی شکل اختیار کر گئی ہے اور یہ اس وقت جو ہے، آپ کی آرمی کے بعد Second line of defence ہے اس وقت، اور یہ دہشت گردی کے خلاف جتنی قربانیاں یہ لوگ دے رہے ہیں تو میرے خیال سے اس کو بھی نہیں بھلانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ یہاں پر ہم ویلکم کرتے ہیں کہ انسٹی ٹیوشنز کے اوپر بات ہو، Individual کے اوپر نہیں ہونی چاہیئے۔ سی سی پی او امتیاز الطاف صاحب کے متعلق بات ہوئی، جہاں تک ہمارا Input ہے، جہاں تک ہم دیکھتے ہیں، ان کی Public dealing، ان کا رویہ، ہر لحاظ سے کافی مطمئن ہیں لوگ ان سے اور ان کی کارکردگی بھی اچھی ہے لیکن Hundred percent ہر چیز کے اوپر، ہر Crime کے اوپر جو ہے، قابو پانا کسی بھی افسر کیلئے نامناسب ہے۔ اس کے علاوہ یہ ضرور ہے، نلوٹھا صاحب نے بات کی کہ انوسٹی گیشن اور آپریشن کو Combine کر دیا جائے، تو اس کے اوپر پولیس کے سینیئر آفیسرز نے کافی سوچا ہے۔ چونکہ پولیس کے کام ابھی پہلے سے بہت زیادہ ہو گئے ہیں تو جہاں تک یہ Bifurcation ہے، وہ ٹھیک ہے اور اس وقت یہ Smoothly function کر رہا ہے۔ Ethics اور Morals کے متعلق یہاں پر بات ہوئی تو ابھی اس کے اندر جو ہے، ایک 'ہیومن رائٹس سیل' بن گیا ہے اور وہ 'ہیومن رائٹس سیل' جو ہے، وہ ایک Watchdog ہے اور پولیس کی ٹریننگ اور ان کو ہیومن رائٹس کے اوپر تعلیم دے رہے ہیں تاکہ ان کو یعنی پبلک کے ساتھ Interaction میں زیادہ ان کی ٹریننگ ہو جائے۔ اس بات پہ بھی بالکل میں پردہ نہیں ڈالوں گا، جیسا کہ سکندر خان نے کہا کہ ڈیزل کیلئے وہ پیسے لیتے ہیں، موبائل کیلئے، تو یہ بات صحیح ہے، یہ بھی ایک چیلنج ہے، ہمارے سینیئر آفیسرز کیلئے جو پیسہ بجٹ میں Allocate ہوتا ہے ڈیزل کیلئے، پٹرول کیلئے تو اس کی Trickle down کو Make sure کرائیں کہ وہ اس تھانے تک یا اس پولیس فورس تک وہ ڈیزل یا پٹرول کا پیسہ پہنچا ہے، تو یہ ضروری ہے، میرے خیال سے یہ سینیئر آفیسرز کو چاہیئے کہ اس کو Seriously لیں۔ شمعون یار خان نے بھی درست

کہا، میں Agree کرتا ہوں کہ پولیس کو چاہیئے کہ ان کی جو Drill ہے، ان کی Exercise وہ صرف ہنگو میں یا خاص ٹرینگ میں نہیں بلکہ Regular basis پہ کریں تبھی یہ لوگ Physically fit رہیں گے۔ باقی میرے خیال سے مشترکہ پوائنٹس ہیں۔ عباسی صاحب نے کرپشن کے حوالے سے بات کی تو اس پہ تو کمیٹی بیٹھی تھی اور کمیٹی کے چیئر مین صاحب بھی ادھر موجود ہیں، شاہ حسین صاحب، عباسی صاحب نے اس کمیٹی کو Join نہیں کیا، چار مرتبہ ان کو بلایا گیا اور یہ جس کیس کو ریفر کر رہے ہیں، وہ ہائی کورٹ سے بھی اسی پارٹی کے حق میں ہوا ہے جس پارٹی کے اوپر یہ لوگ الزام لگا رہے ہیں اور اس میں کسی قسم کی کرپشن ثابت نہیں ہوئی۔ بس میرا خیال ہے کہ باقی سارے Common points تھے۔ اس کے بعد گزارش یہی ہے کہ ساری اپنی کٹ موشنز تو انہوں نے واپس لے لی ہیں۔ میں شکر گزار ہوں جی، سب کا۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر، انہوں نے اس میں اغواء برائے تاوان کا ذکر نہیں کیا، یہ جو اغواء برائے تاوان ہو جاتے ہیں ہمارے صوبے میں تو اس کیلئے کوئی خاص فورس کا ذکر انہوں نے نہیں کیا۔

<u>جناب سپیکر</u>: اغواء برائے تاوان کیلئے کوئی خصوصی فورس کی بات کر رہے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u>: یہ دیکھیں جی، اغواء برائے تاوان کیلئے QRF ایک Quick Response Force بنی ہوئی ہے لیکن میرے خیال سے Awareness نہیں ہے، میں یہ ضرور یہاں پر جتنے بھی نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں پولیس کے، ان کو کہوں گا کہ QRF یا اور جو سپیشل فورس انہوں نے بنائی ہے، اس کے متعلق یہ میڈیا میں لوگوں کو آگاہ کریں۔

<u>مفتی سید جانان</u>: پنجاب پولیس کے بارے میں بھی کچھ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ پنجاب پولیس کے بارے میں۔

<u>وزیر قانون</u>: جی؟

<u>سید مفتی جانان</u>: حسن ابدل نه مخکښې د روډ په غاړه باندې پنجاب پولیس چې کوم چیک پوسټ جوړ کړے دے، د هغه پولیس رویه زمونږ خلقو سره ډیره نا مناسبه ده۔

<u>وزیر قانون</u>: بالکل جی، پنجاب پولیس کے حوالے سے بات ہوئی ہے تو میں ان کو ڈائریکشن دیتا ہوں کہ ہمارے پی پی او صاحب جو ہیں، وہ پی پی او پنجاب کو لیٹر لکھیں اور مفتی صاحب جس چیک پوسٹ کی بات کر رہے ہیں، اگر اس پولیس کا رویہ ٹھیک نہیں ہے تو ان کے خلاف انکوائری ہو۔ تھینک یو۔

سید مفتی جانان: سر، زما د سوال جواب دوئ ماته صحیح رانکړو۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

حاجی قلندر خان لودھی: منسٹر صاحب نہیں سمجھا، نہ ہی اس کا جواب دینا مناسب سمجھا۔ بات یہ ہے کہ ابھی تک ایف آئی آر نہیں ہوئی۔

وزیر قانون: یره جی دا داسې ده جی، This is an endless story، دا خبره خو ودریږئ، نه Overall چې کوم دے دا وائی چې یره بهئ پولیس د پاره شکر الحمدللہ زمونږه فنډز زیات دے او بس ټهیک ده، نن د لږ د پولیس حوالې سره ماحول ټهیک نه وو خو Otherwise جی د هغوی قربانئ او دا ټول، دا هر څه نه دی هیرول پکار۔

جناب سپیکر: دا دوئ چې کوم تجویزونه درکړل کنه۔

وزیر قانون: او جی۔

جناب سپیکر: دې باندې لږ کوشش وکړئ چې ګورنمنټ پرې عمل وکړی، دا ریکارډ شوی دی، ریکارډنګ به پې پی او ته ولیږلے شی۔

وزیر قانون: بالکل جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سردار شمعون یار خان! کیا پوزیشن ہے؟

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: تاسو خو Withdraw کړے دے بس جی۔

قائد حزب اختلاف: ما Withdraw کړو خو د منسټر صاحب خبرې مې واوریدې، زه په هغې باندې لږ د هغې Personal explanation کول غواړم۔

جناب سپیکر: بنه جی۔ شمعون یار خان څه وائی؟

سردار شمعون یار خان: جی واپس لیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: واپس، Withdrawn۔ جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، منسٹر صاحب نے فلور پر کہہ دیا ہے کہ کوئی کرپشن نہیں ہوئی ہے اور کہتے ہیں کہ ہم نے پوری انکوائری کی ہوئی ہے اور کوئی کرپشن نہیں ہوئی ہے۔ اگر یہ بات ان کی ٹھیک ہے تو میں واپس لیتا ہوں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: میرے ساتھ تو Tragedy ہوئی ہے، جب میں بات کر رہا تھا تو وزیر صاحب نہیں تھے اور بشیر بلور خان نے کہا کہ میں لکھتا ہوں، نہ انہوں نے لکھا ہے اور نہ سنا ہے۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تسلی ہو گئی؟

(قہقہے)

مفتی کفایت اللہ: وہ ایک، وہ ہمارے ہزارہ میں ایک بہت بڑا حادثہ ہوا تھا، اس کی ایف آئی آر، اس کی یقین دہانی کرادیں تو میں واپس لے لوں گا۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، Withdrawn؟

وزیر قانون: وہ مفتی صاحب نے، اکرم درانی صاحب نے تو سب سے پہلے Withdraw کی ہے، ان کا تو ابھی Right ہی نہیں ہے (قہقہہ) اور مفتی صاحب کا کیس دیکھ لیں گے، انشاء اللہ ڈسکس کر لیں گے جو Possible ہوا۔ مطلب جس حوالے سے آپ کا جو کیس ہے، وہ دیکھ کر بات کر لیں گے ان شاء اللہ، جس طرح Possible ہوا۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، Withdrawn؟

مفتی کفایت اللہ: مجھے یقین دہانی مل گئی ہے کہ ان چودہ شہداء کی ایف آئی آر ہو گی اس لئے میں Withdraw کر رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: Withdraw ہو گیا۔ ودریرئ جی چې دا ختم شي بیا دې پسې وکړئ، دې پسې وکړئ کنه جی۔

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 10, therefore, the question before the House is that Demand No. 10 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted.

ذاتی وضاحت

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب! کیا Personal explanation ہے جی؟

قائد حزب اختلاف: شکریہ جی۔ یہاں پر اپنے ایم پی ایز کو بھی میں نے کہا کہ باقی کٹ موشنز آپ لے لیں، میں چونکہ اسلام آباد کچھ ضروری مسئلے کے سلسلے میں کل بھی گیا تھا، پھر اجلاس کیلئے ابھی جارہا ہوں تو میں نے ارشد عبداللہ صاحب کی کچھ باتیں سن لیں۔ میں ادھر نماز کیلئے رک گیا، یہاں پر میں نے کبھی بھی یہ بات نہیں کی کہ چیک پوسٹیں ختم کریں۔ میرے خیال میں یا تو ہمارے منسٹر صاحب جو ہیں، وہ صحیح لکھتے نہیں ہیں یا صحیح سنتے نہیں ہیں، تو میں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنے وقت میں ختم کی تھیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن اب وقت کی ضرورت ہے، آپ نے کہا ہے۔

قائد حزب اختلاف: ابھی چونکہ ان حالات میں چیک پوسٹیں ضروری ہیں۔ اس نے کہا کہ کرپشن نہیں ہے اور ہمارے یہاں پر جو پشاور کے سی سی پی او ہیں، بڑے ٹھیک ٹھاک جارہے ہیں، میں ارشد عبداللہ صاحب کو کہتا ہوں کہ میں اپنے چیمبر میں، خیبر ٹی وی کی وہ سی ڈی جو چلی تھی ایک ہفتہ پہلے، وہ بھی لے آؤں گا، ٹی وی پہ چلالیں گے اور اس سپاہی کی بات بھی آپ سن لیں گے کہ یہ میں اپنے لئے نہیں لیتا ہوں، پشاور کے بڑوں کیلئے لیتا ہوں۔ سپاہی کی وردی میں جو پیسے جیب میں ڈالتا ہے اور اس کی اپنی بات جو ہے کہ پھر وہ کہتا ہے، میں نہیں کہتا ہوں، اس کا جو اپنا سپاہی کہتا ہے کہ یہ پیسے میں اپنے گھر کیلئے نہیں لیتا ہوں، بہت بڑی تقسیم ہے اس کی۔ میں نے ایمان سے یہ بات بھی پولیس کی وردی کی عزت کیلئے کی ہے، مجھے پولیس کی وردی سے محبت ہے، میں پولیس کی قدر کرتا ہوں اور جب آپ اس سی ڈی کو لے آئیں اور اس ہاؤس میں آپ چلائیں، خیبر ٹی وی کی اگر آپ نے وہ سی ڈی چلائی تو آپ نے اگر پشاور کے سی سی پی او کے بارے میں خود فیصلہ نہیں کیا کہ اس کے بعد میں نہیں چھوڑوں گا کیونکہ اس نے میری گورنمنٹ کی بدنامی کی ہے اور پولیس کی بدنامی کی ہے۔ میں نے کبھی چیک پوسٹوں کی بھی بات نہیں کی ہے، چیک پوسٹیں ہونی چاہئیں، ضرورت ہے لیکن خدارا چیک پوسٹوں پہ لوگ جو کچھ کررہے ہیں، وہ قربانی اس کی ضائع ہوتی ہے، میں اس کی قربانی کو سلام اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ وہ جب چیک پوسٹ پہ دیکھتے ہیں کہ وہاں پر خودکش ہے اور وہ اپنی موت کو گلے لگالیتے ہیں، یہ ہمارے صوبے کی اگر پولیس نہ ہوتی، دوسرے صوبے کی پولیس ہوتی تو خدا کی قسم وہ ملک چھوڑ کر بھاگ جاتی، یہ اس صوبے کی پولیس ہے جو اس چیز کیلئے کھڑی ہے۔

جناب سپیکر: صحیح بات ہے۔

قائد حزب اختلاف: اور میں میں صرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا Appreciate تو کریں اچھی بات کو۔

(تالیاں)

قائد حزب اختلاف: میں صرف یہی جو بات کہہ رہا ہوں، یہ اس کی تذلیل کیلئے نہیں کر رہا ہوں، یہ اس کی عزت پہ جو انگلی اٹھ رہی ہے، گورنمنٹ کی جو بے عزتی ہو رہی ہے اور آپ دیکھتے ہیں کہ خیبر ٹی وی کا جو وہاں پر چینل کا آدمی ہے، وہ کنڈیکٹر کی صورت میں پیسے دیتا ہے، کنڈیکٹر نہیں ہے ٹرک کا اور وہ پیسے دیتا ہے اور پھر وہ پیسے لیتا ہے۔ خدا کیلئے اس کیسٹ کو آپ منگوالیں، میں، خیبر ٹی وی کا اگر کوئی نمائندہ ہے، اس کو کہہ دوں گا وہ لائے گا اور آپ ان شاء اللہ سپیکر صاحب، اس کو اپنے آپ کا جو سائڈ روم ہے، گورنمنٹ اس کو بتادیں۔ میں آج جو بات کہہ رہا ہوں، یہ آج بھی میں پولیس کی عزت بڑھانے کیلئے کر رہا ہوں، کوئی تذلیل کیلئے نہیں کر رہا ہوں، وہ چیک پوسٹوں پر بہت کم لوگ ہوں گے، بہت کم لوگ ہوں گے لیکن قربانی والے لوگ بھی بہت زیادہ ہیں جو کہ وہ دے رہے ہیں اور اس کو ہم خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں لیکن کل اخبارات والے لکھتے کہ میں نے چیک پوسٹوں کو ختم کرنے کی بات کی، آپ نے ایک گھنٹہ اب بھی لیٹ کیا مجھے، میں صرف آپ کے پیچھے آیا کہ میں اس کام کو درست کروں اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ میں نے چیک پوسٹوں (کو ختم کرنے) کی بات کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، آپ بھی جانتے ہیں، میں نے صرف یہ کہا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں مجھے یاد ہے، مجھے یاد ہے۔

قائد حزب اختلاف: کہ ان چیک پوسٹوں پہ جو عوام کو تنگ کیا جا رہا ہے، خدارا اس عوام کو نجات دلائیں۔

جناب سپیکر: ہاں ان کو تنگ نہ کریں، شکریہ جی۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب، یو منٹ، صرف یو منٹ راکړئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس دا خبره، ودریږئ وخت هم دے۔

وزیر قانون: یو منټ، یومنټ۔ دا نه جی، درانی صاحب زمونږه ډیر مشر دے جی، مونږ باندې ډیر ګران دے او زه خو دا خبره هم کوم چې یره دا چیف منسترانو

کښې چې کوم ډېر پاتې شوی دی، ډیر نر چیف منسټر دے او ډیر تکړه چیف منسټر پاتې شوے دے، هغه Qualities په خپل ځائے خو دا یو خبره ده چې یره یو خو په دې هاؤس کښې ګورئ که دوئ څه ویډیو کتلې وی، د چا نوم Specifically هغه ویډیو کښې به نه وی نو د یو افسر، یو معزز سړی داسې چونکه هغه دلته خپله دفاع نه شی کولے، دوئ ئے نوم واخستو، هغه نوم نه وو اخستل پکار۔ ٹھیک ده اوس کیدې شی هغه سپاهی چې کوم وی، هغه ځان له اخلی او دروغ وائی چې میں اوپر پہنچارہاہوں، دا هم Possible ده، دا خو به جی انکوائری پکار وی، څه بل څه پکار دی نو ځکه وایم چې یره نومونه هاؤس کښې داسې نه دی اخستل پکار، زمونږه ډیر مشر دے او په دغه ورته وایم چې دا یو دغه پکار دے۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> نہیں جناب، اس طرح کی بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ جب یہ ویڈیو ریلیز ہوگئی تو پھر پولیس کے جو ذمہ دار لوگ ہیں، انہیں چاہیئے تھا کہ وہ اس پہ ایکشن لیتے لیکن چونکہ انہوں نے اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا تو میں نے یہ بات صرف ان کی عزت کی خاطر کر دی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه جی۔ دوئ وائی چې دا ریلیز شو، ایک چیز ریلیز ہوگئی تو ذمہ دار افسر کو اس پر ایکشن لینا چاہیئے تھا، ایسی بات ہے صرف، یہ اور والی بات نہیں ہے۔ میرے خیال میں میرے معزز اراکین سارے مطمئن ہوں گے، کافی کٹ موشنز پہ باتیں ہوئیں۔ Demands for grant کیلئے تین دن مقرر تھے لیکن چوتھا دن آج جا رہا ہے، پرسوں کچھ اور وجہ سے ملتوی ہونا پڑا تو آج ابھی کافی ڈیمانڈز باقی ہیں، مجبوراً رول 48 کی طرف جاتے ہیں، ایک دفعہ تو میں نے پہلے بھی وہ کیا تھا لیکن آپ کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے، نہیں، اب اپنا، میں نے جو تفصیلی ایجنڈا آپ کو پہلے سے، آپ کے ساتھ بیٹھ کر۔۔۔۔۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> سپیکر صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، اس میں ایسی کٹ موشنز ہیں جس پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ میری سنیں، میری سنیں، آپ کے پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بیٹھ کر ہم نے یہ ایجنڈا تشکیل دیا تھا اور یہ تین دن مقرر تھے۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> تو کل والا لے لیں۔

جناب سپیکر: تو کل والا، کل والا آج ہو گیا۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، کل والا تو پورا دن آپ کو آج مل گیا نا۔

(شور)

جناب سپیکر: ہاں جی، نہیں، آج دیکھو، دیکھو آپ کے اعتماد کی وجہ سے میں نے آج Full day آپ کو دے دیا، ابھی اگر آپ کہتے ہیں تو میں رات کے نہیں، کل صبح تک میں آپ کو بٹھاؤں گا۔

(شور)

جناب سپیکر: ہاں جی۔

(شور)

جناب سپیکر: اس وقت ساڑھے سات بجے ہیں، اگر ہم اور مزید محکمے ڈسکس کرینگے تو رات بارہ ایک بجے تک اگر میرے معزز اراکین۔۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ډیر د بخښنې سره جی، د ډیرې بخښنې سره جی، په دغه باندې زمونږه اتفاق نه راځی۔ تقریباً 12 محکموں کے انہوں نے نام دیئے، 12 محکموں کے اوپر جب بات ہو گی تو میرے خیال سے یہ تو کل نہیں پرسوں تک بھی نہیں ہو سکتا۔ ابھی ان شااللہ اللہ خیر کریگا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ابھی بات ایسی ہے نا، میں تو افہام و تفہیم والا بندہ ہوں، میں نے تو آپ کے کہنے پر آج پورا دن دے دیا، 47 ڈیمانڈز ابھی باقی ہیں، 47۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب یہ نہیں ہیں، میں نے بھی بہت ساری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نہیں، سارے آپ کے برابر ہیں، جس نے کٹ موشنز پر نام دیئے ہیں، ان سب کو موقع ملے گا۔ دو دو بندوں کی بات نہیں ہے، دو دو بندوں کی بات نہیں ہے، سب کو موقع ملے گا، میرے لئے ادھر سے لیکر ادھر تک سب برابر ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، کچھ محکمے ایسے ہیں کہ اس پر بات کرنا ضروری ہے، اگر آپ ایک ایک۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں ہو سکتا جی، وہ نہیں کریں گے، نہیں ہو سکتا، سب زور کرینگے اور انکا حق ہے۔ یہ آج تین بجے شروع کیا تھا، صرف دو ڈیمانڈز ہو گئیں، ساڑھے سات بجے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، وہ سارا ٹائم یاسمین ضیاء کے معاملے نے لے لیا، وہ بھی گورنمنٹ کی کمزوری تھی کہ ان کے ساتھ زیادتی ہوئی، ہم نے اس کو۔۔۔۔۔

مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: ابھی آپ کے کہنے پر میں نے آج پورا دن دے دیا، ابھی آپ کی مرضی ہے۔ نہیں نہیں، میں رول 148 کے ذیلی قاعدہ 4 کے تحت اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2012-13 کے تمام مطالبات زر کو بغیر بحث کے حسب قاعدہ ایوان کو رائے کیلئے بغرض منظوری پیش کرتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ، میرے خیال میں تعاون کرینگے (تالیاں) تاسو هسې که دوه درې خبرې کول غواړئ، مشران وکړئ۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: دا د گورنمنټ مجبوری ده چې ټول بلډوز۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اوس د گورنمنټ مجبوری نه ده، اوس د اسمبلئ کوئسچن دے، اوس د سپیکر سوال دے، هغه اووئیل،

The hon`able Minister for law, to please move his Demand No. 11.

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر قانون: میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 ارب 24 کروڑ 50 لاکھ 20 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

(شور)

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 2 billion, 24 crore, 50 lac and 20 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges

that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Administration of Justice.

(حزب اختلاف کے جملہ اراکین احتجاجاً کھڑے ہو گئے)

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ لوگ بڑے ظالم ہیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ لوگ، آپ لوگ اتنا ظلم کر رہے ہیں، دیکھو دل کی بھڑاس خوب نکال لی ہے۔

(شور اور قہقہے)

جناب سپیکر: وہ روایات کدھر گئیں، وہ آپ جتنی اچھی تعریفیں کر رہے تھے، روایات ہیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں خود Enjoy کر رہا ہوں نا۔

(قہقہے اور شور)

جناب سپیکر: ہاں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں وہ ہماری جتنی اچھی روایات کی آپ باتیں کرتے تھے، وہ کدھر گئیں؟

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! چلیں آپ نماز پڑھیں، نماز کا وقت ہو چکا ہے۔

(قہقہے اور شور)

جناب سپیکر: آپ نماز کا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ہاں میں کر رہا ہوں، آپ جائیں چائے ادھر تیار پڑی ہے، میری چیئر پر بھی چائے بہت اچھی پڑی ہے، آپ جائیں ادھر، آج کیک بھی بہت آئے ہیں آپ کیلئے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ہاں میں اس طرح کرتا ہوں۔ ٹائم د مونځ، اس کا تو خیال نہیں رکھنا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں رہے، مجھے پتہ ہے۔ نہیں نہیں، مجھے پتہ ہے، مجھے پتہ ہے۔آپ لوگوں نے خوب دل کی بھڑاس نکال لی ہے، بس اور ضرورت نہیں۔آپکے فوٹو بن رہے ہیں، ذرا اچھی طرح کیمرے سے فوٹو بنالیں۔ نہیں نہیں، کل کوریج بہت اچھی آئیگی۔ نہیں، میڈیا والے بڑی زیادتی کریں گے اگر میرے اتنے اچھے گلدستے کا فوٹو نہیں لائینگے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: صرف پانچ منٹ کیلئے، صرف پانچ منٹ کیلئے۔

جناب سپیکر: ہاں کیا، کیا چیز؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: پینځه منټه را کړئ.

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میرے خیال میں بس وہ کافی تھا،آپ کو جتنا وقت ممکن تھا دے چکا۔ کل دوسری چیز بھی ہے نا، کیا ہے،اس کو کیا کہتے ہیں؟ وہ ضمنی بجٹ بھی ہے نا، وہ آپ اب بھول گئے، نہیں وہ بھول گئے، نہیں ضمنی بجٹ پر آپ نہیں بولیں گے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں،اصل معاملہ تو ضمنی میں ہے،اس پر آپ بولیں گے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ودریږه دا یو ډیمانډ مو Put کړے دے چې دا خو دغه کړم، چې دا Dispose of کړم کنه۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Now the question before the House is that Demand No. 11 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

پندرہ منٹ کیلئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔ تھینک یو۔

(اس مرحلہ ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ چرته دی، منسټران صاحبان کوم دی، څه کوی؟ دوئ بجټ نه غواړی که څه وائی؟ ډیمانډز ختم شو که څنګه چل دے؟

Demand No. 12: Hon`able Minister for Higher Education, please.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5 ارب 39 کروڑ 6 لاکھ 15 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: کدھر گئے، میڈیا کے دوست کدھر گئے؟ میڈیا کے دوست تو سارے چلے گئے۔

The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 5 billion, 39 crore, 6 lac and 15 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Higher Education.

The question before the House is that Demand moved by the Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

(Applause)

Mr.Speaker: Demand No. 13…..

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، اس کو کہہ دیں کہ مٹھائی لے آئیں۔

ملک قاسم خان خٹک: مونږ ته منظوره نه ده۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health, please.

سید ظاہر شاہ (وزیر صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 ارب 33 کروڑ 3 لاکھ 74 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 10 billion, 33 crore, 3 lac and 74 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges

that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Health.

The question before the House is that Demand moved by the hon`able Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 14: Honourable Minister for Law, please move it.

وزیر قانون: میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 43 کروڑ 67 لاکھ 3 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مواصلات و تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 43 crore, 67 lac and 3 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Communication and Works.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted.

بی بی! کدھر گئیں آپ کی وہ معزز اراکین اور اب تو میں نے ان کو کیک بھی کھلا دیا، اب بھی نہیں آ رہی ہیں؟ (قہقہے) کیا ہوا؟ یہ تو بڑا ظلم ہے، میں نے سب بھائیوں کو خفا کیا، ان کے سامنے سے کیک اٹھا کر آپ کے پاس بھیج دیا، یہ تو بڑی زیادتی ہے۔

Demand No. 15: Honourable Minister for Law, please move it.

وزیر قانون: میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 ارب ایک کروڑ 57 لاکھ 65 ہزار 160 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں، پلوں اور عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 2 billion, one crore, 57 lac, 65 thousand and 160 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending

30th June 2013, in respect of repair of roads, highways, bridges and buildings?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 16: The honourable Minister for Law, please move it.

وزیر قانون: شکریہ جی۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 16 کروڑ 70 لاکھ 32 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 16 crore, 70 lac and 32 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Public Health Engineering?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 17: The honourable Senior Minister for Local Government, please move it.

Mr. Bashir Ahmad Bilour (Senior Minister): Thank you very much, Mr. Speaker.

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5 کروڑ 83 لاکھ 29 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات ودیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 5 crore, 83 lac and 29 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Local Government and Rural Development?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 18: The honourable Minister for Agriculture, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 18.

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): On behalf of Minister for Agriculture، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 23 کروڑ 86 لاکھ 66 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees one billion, 23 crore, 86 lac and 66 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Agriculture?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

(Applause)

Mr. Speaker: Demand No 19: The hon`able Minister for Livestock, Dairy Development & Cooperatives, please move it.

وزیر امور حیوانات: جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 43 کروڑ 80 لاکھ 17 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 43 crore, 80 lac and 17 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Livestock and Dairy Development?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

(قہقہے)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! دا رقم د ځناورو د پاره دے یا د انسانانو د پاره؟

جناب سپیکر: څه وائی، منسټر صاحب! ته ورله جواب ورکړه کنه؟

وزیرامور حیوانات: انسانانو کښې، انسانانو کښې بعضې خویونه د ځناورو وی نو د دې بجټ د هغوی د پاره وی جی۔

جناب سپیکر: بنه دا هغوی د پاره۔

وزیراطلاعات: مطلب دا دے چې دا د انسانانو د پاره دے، (قہقہہ) وضاحت ئے وکړو کنه، سوشل اینیمل۔ (قہقہہ)

Mr. Speaker: Demand No. 20: Hon`able Minister for Cooperatives, please.

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2کروڑ 28لاکھ 8ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب! هغه بینک مینک د څه کړو؟ مونږ خو هر کال تاله دومره ډیرې پیسې درکړو، د بینک په پته پوهه نه شو۔

The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 2 crore, 28 lac and 8 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Cooperatives?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 21: The honourable Minister for Environment, please.

سید احمد حسین شاہ(وزیر آبپاشی): جناب سپیکر! On behalf of وزیر ماحولیات وجنگلات، صوبہ خیبر پختونخوا، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 11کروڑ 72

لاکھ 83ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات اور جنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees one billion, 11 crore, 72 lac and 83 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Environment and Forests?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 22: The honourable Minister.

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر، On behalf of وزیر ماحولیات صوبہ خیبر پختونخوا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 25 کروڑ 34 لاکھ 55 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلات، جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 25 crore, 34 lac and 55 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Wild life.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 23: The honourable Minister for Livestock, please.

وزیر امور حیوانات وامداد باہمی: جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6 کروڑ 58 لاکھ 27 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 6 crore, 58 lac and 27 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Fishries.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! دا کبان انسانان وی که ځناور؟

جناب سپیکر: هن؟

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! دا کبان انسانان وی که ځناور؟

جناب سپیکر: هغه خو ډیر Healthy دغه کبنې راځی کنه۔

وزیر امور حیوانات: سپیکر صاحب! یو خبره کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: ولې نه جی، خو غټ مثال به نه ورکوئ۔

وزیر امور حیوانات: دا داسې وه چې یو وزیر صاحب تلے وو کوهستان ته، کوهستان ته تلے وو نو هلته ورته خلق راټول شوی وو نو هغوی ته ئے اووئیل چې یره یو مطالبه راته وکړئ چې هغه درله پوره کړم او داسې مطالبه راته وکړئ چې بل چا هغه کار درله نه وی کړے، نو هغه خلقو ورته وئیل چې ځه ستا خو هسې هم شپه ده او سحر به درته مونږه بیا اووایو، جرګه به وکړو۔ چې سحر راغلی دی، وزیر صاحب ته ئے وئیلی دی چې صاحبه! داسې وکړه چې دا روژې مونږ د ورځې نیسو او کار هم کوؤ، دا راته د شپې کړه او د ورځې به مونږ کارونه کوؤ، د شپې به روژې نیسو، دا یو کار چا نه د کړے، که دا د راله وکړو، نو هغه که میاں صاحب دا۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! اوس ئے هم ایمان نه دے تیر کړے، دا چې کومې علاقې ته خلق تلی دی، د علاقې نوم د واخلی، دے د ایمان تیر کړی۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: بنه بدل نوم ئے واخستو۔

Demand No. 24: The honourable Minister for Irrigation, please.

<u>سید احمد حسین شاہ (وزیر آبپاشی):</u> شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2ارب 79کروڑ 99لاکھ 13ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved that a sum not exceeding rupees 2 billion, 79 crore, 99 lac and 13 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Irrigation.

Now the question before the House is that Demand moved by the Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 25: Honourable Minister for Industries, please.

<u>جناب سمیع اللہ خان علیزئی (وزیر صنعت و حرفت):</u> میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 8کروڑ 7لاکھ 48ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت و حرفت اور تجارت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> (قہقہہ) جناب سپیکر صاحب! یو مبلغ وی چې هغه صرف وی کنه او یو مبلغ وی، دا پیسې د تبلیغ د پاره غواړی او که نه۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا سرائیکی کښې ورته دا سې وائی، سرائیکی میں ایسے کہتے ہیں نا۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved that a sum not exceeding rupees 8 crore, 7 lac and 48 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Industries.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 26: The honourable Minister for Minerals Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move the Demand No. 26.

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 33 کروڑ 69 لاکھ 50 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی وانسپکٹریٹ آف مائنز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا یہ تنخواہوں کیلئے یا آپ، منرل ڈیویلپمنٹ سے تو چاہیئے کہ آپ خزانے کو دیں۔

وزیر معدنیات: اس میں ترقیات بھی ہیں اور تنخواہیں بھی ہیں سر۔

جناب سپیکر: اچھا ڈیویلپمنٹ بھی کرتے ہیں۔

The motion moved that a sum not exceeding rupees 33 crore, 69 lac and 50 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Mineral Development and Inspectorate of Mines.

The question before the House is that Demand moved by the hon`able Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 27: The honourable Minister for Industries, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 27.

وزیر صنعت و حرفت: شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 7 کروڑ 87 لاکھ 90 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 7 crore, 87 lac and 90 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Government Printing Press.

Now the question before the House is that the Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 29: The honourable Minister for Technical Education, Khyber Pakhtunkhwa.

A Member: Twenty eight, ji.

Mr. Speaker: Sorry, Demand No. 28: The honourable Minister for Population Welfare, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 28.

اگر اس پر اتنی کٹ موشنز اور اتنی بحث ہوتی تو کیا کرتے؟ ابھی صرف 28 تک ہم پہنچ گئے۔ جی آنریبل منسٹر۔

جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 کروڑ 76 لاکھ 79 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 20 crore, 76 lac and 79 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Population Welfare.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

(قہقہے اور تالیاں)

Mr. Speaker: Demand No. 29: The honourable Minister for Technical Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 29.

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 73 کروڑ 26 لاکھ 92 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا

کرنے کیلئے دیدی جائے جوکہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم، افرادی قوت کی تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! سچ بتادیں یہ دو ارب روپے کا کچھ فائدہ مل رہا ہے جو ہم خرچ کر رہے ہیں ہر سال؟ بس مت بتائیں، جب آپ نے پہلے سے عرض کیا ہے۔

وزیر معدنیات: ودریږه جی چې اوس خو جواب درکړم، دا خو تاسو ډیر ښه دغه، د دې حکومت نه مخکښې به جی 18 هزار کسان Train کیدل او اوس 72 هزار مونږه سټوډنټان Train کوؤ (تالیاں) او 57 ډیویلپمنټ سکیمونه په دې صوبه کښې روان دی او داسې ضلع پاتې نه شوه چې په هغې کښې پولی ټیکنیکل کالج یا ووکیشنل کالج یا کامرس کالج نه وی۔

Mr. Speaker: Good. The motion moved that a sum not exceeding rupees one billion, 73 crore, 26 lac and 92 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Technical Education and Manpower.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No 30: The honourable Minister for Industries and Labour, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 30.

(تالیاں)

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر صاحب، مطالبہ زر نمبر 30: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 کروڑ 52 لاکھ 66 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جوکہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران لیبر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: آپ تو ایک ایک کالونی بڑی بڑی بناتے ہیں، یہ نو کروڑ پر آپ کیا کریں گے؟

وزیر محنت: نو کروڑ لیبر ڈائریکریٹ کے صرف ڈائریکٹر، ڈپٹی ڈائریکٹر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، لیبر آفیسر، اسسٹنٹ لیبر آفیسر، Right up to Labour Inspector، ان کی تنخواہیں ہیں، الاونسز ہیں۔ یہ 2008 میں پانچ کروڑ تھے، 2006 میں بڑھ کر ساڑھے چھ کروڑ بن گئے۔ مطلب ہے انکریمنٹ کی وجہ سے، ترقی کی وجہ سے۔ اسی طرح 2007 میں سات کروڑ ہو گئے، 2009 میں سات کروڑ تھے، 2010 میں یہ آٹھ کروڑ تھے، اب 2012 میں یہ جاکر نو کروڑ 52 لاکھ 66 ہزار۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Good۔ نہیں، لیکن یہ سکول اور اتنی چیزیں کہاں سے بناتے ہو؟

وزیر محنت: Thank you very much۔ اگر میاں صاحب کو کوئی۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding 9 crore, 52 lac and 66 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Labour.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No 31: The honourable Minister for Information, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 31.

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل): دا ټنګ ټکور د پاره پکار دی که نه؟

(تالیاں اور قہقہے)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): عاقل شاه صاحب ته جی پته نشته، هغه ټنګ ټکور ده سره وو نو چې ترینه پاتې شو نو ما ته ئے حواله کړو۔

جناب سپیکر: بنه دا په هغې کښې دے۔

وزیر اطلاعات: نه جی، دا د خدائے فضل دے دا بل څه کښې دے (تالیاں)
خو دا جی چې شیر اعظم ته تاسو کوم سوال وکړو کنه نو دوئ له هغه اربونه روپئ د مرکز نه راځی۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه جواب ئے رانکړو کنه۔

وزیر اطلاعات: او جی، دا صوبائی حکومت تنخواہ گانې ورکوی۔(وزیر محنت سے) هغه سپیکر صاحب تپوس وکړو خو تاسو پرې پوهه نه شوئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: (وزیر محنت سے) ما تاسو نه سوال وکړو او تاسو پوهه نه شوئ کنه، ما پرې هم ځان غلے کړو، ما وئیل زه پرې۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: Collective responsibility ده، هغه هم زما ورور دے که ما جواب ورکړو څه بدیت خو نشته کنه۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه په آرام شو کنه، هغوی او وتل نو دوئ هم او وئیل چې بس را شه۔

وزیر اطلاعات: دا جی دا هدایت حاجی صاحب لکه د کب غوندې په لاس کښې نه تینګیږی۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 26 کروڑ 58 لاکھ 96 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات وتعلقات عامہ وثقافت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 26 crore, 58 lac and 96 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Information and Public Relations.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. (Applauses) The honourable Minister for Social Welfare and Special Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move her Demand No. 32.

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر سماجی بہبود، وخصوصی تعلیم): میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 18 کروڑ 94 لاکھ 69 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے

دیدی جائے جوکہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور ویمن ایمپاورمنٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 18 crore, 94 lac and 69 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Social Welfare, Special Education and Women Empowermrent.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Zakat, Ushr, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 33.

جناب محمد زر شید خان (وزیر زکواۃ و عشر): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 11 کروڑ 69 لاکھ 94 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جوکہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 11 crore, 69 lac and 94 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Zakat and Ushr.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 34: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 34.

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 21 ارب 30 کروڑ 15 لاکھ 70 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے

دیدی جائے جوکہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: یہ خالی پنشن کیلئے 21 ارب؟

The motion moved that a sum not exceeding rupees 21 billion, 30 crore, 15 lac and 70 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Pension.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted.

کافی اماؤنٹ پنشن کی مد میں بھی جارہا ہے، نہیں اس میں سیلری تو نہیں ہے، Only پنشن میں 21 ملین، یہ اوپر جائے گا۔

(شور)

Mr. Speaker:Demand No. 35, the Honourable Minister for Food, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 35.

سید قلب حسن (وزیر خوراک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 ارب 50 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جوکہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امدادی رقم برائے گندم سبسڈیز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

(قہقہے)

وزیر اطلاعات: دا وضاحت خو د وکړی د څه وزیر دے؟

وزیر خوراک: نه جی، زه وضاحت کوم ورته، وضاحت ئے کوم جی، دا که دغه پیسې مونږه سبسډی کښې ورنکړو نو چې د چا والا کومې دا خیتې دی کنه، دا خیتې به بیا نه وی۔

جناب سپیکر: بنه نو بیا به تشې وی۔

وزیر خوراک: دا د خیتو د پاره دا شے ضروری دے۔

وزیراطلاعات: ځکه خو مو ترینه تپوس وکړو کنه چې د دې نه مخکښې دے د زمکو سره په کهاته کښې وو او اوس د خوراک غم کوی، (قہقے) نو ما وئیل چې دا څه شے پرې وشو؟

جناب سپیکر: دے خو د مشهورو خلقو مخکښې وزیر وو۔

The motion moved that a sum not exceeding rupees 2 billion, 50 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Wheat Subsidy.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 36: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 36.

جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری سرمایہ کاری اور طے شدہ حصہ داری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔Government Investment and committed contribution۔

Mr. Speaker: طے شدہ۔ The motion moved that a sum not exceeding rupees 9 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Government Investment and Committed Contribution.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Auqaf and Religious Affairs, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 37.

جناب نمروز خان (وزیر اوقات، مذہبی واقلیتی امور): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو 10 کروڑ 17 لاکھ 29 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 10 crore, 17 lac and 29 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Auqaf and Religious Affairs.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Sports and Culture, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 38. (Applause)

ہردلعزیز منسٹر صاحب۔

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل و سیاحت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 18 کروڑ 70 لاکھ 10 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والی سال کے دوران کھیل، سیاست و عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

ایک رکن: ہاہا، ہاہا، ہاہا۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 18 crore, 70 lac and 10 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Sports and Tourism.

Now the question before the House is that the Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

ایسے کام نہیں چلے گا (قہقہے) ہاں، تشکر ایسے ادا کرو، اچھا سمجھ گئے۔

Demand No. 39: Hon`able Senior Minister for Local Government and Rural Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 39.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9ارب 16کروڑ 47لاکھ 14ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی حکومتوں کے غیر تنخواہی حصہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: 'غیر' پر آپ نے زیادہ زور دیا، اس۔

سینیئر وزیر (بلدیات): 'غیر' اس لئے کہا کہ کل آپ نہ سمجھیں کہ یہ تنخواہوں کیلئے بہت زیادہ پیسے آرہے ہیں، اس لئے میں نے اس پر زور دیا۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، یو مبلغ وی، یو مبلغ وی، یو مبالغه وی، (قہقہہ) دا ډیره ناروا ده جی۔

(قہقہہ)

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 9 billion, 16 crore, 47 lac and 14 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of District Non Salaries.

Now the question before the House is that the Demand moved by the honourable Minster may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

هغه زمونږ لس پینځلس ورونو هسې زیاتے وکړو، ځان سره لږ ګپ شپ خو به ئے لګولو کنه، هسې لاړل، بنه دوئ لاړه، دوئ به هلته څه کوی؟

وزیر اطلاعات: چې ستاسو موجودګی وی، د هغوی ضرورت نشته۔ (قہقہے) ډیره مهربانی، شکریه جی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: نه هغه ترسکون ترسکون، مفتی صاحب خو پکښې وو کنه۔

Demand No. 40: Hon`able Senior Minister for Local Government, Election and Rural Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 40.

سینیئر وزیر (بلدیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 53 کروڑ 61 لاکھ 7 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران چونگی و ضلع ٹیکس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: یہ چونگی ونگی ختم نہیں ہوئے تھے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ جو 2.5% جو فیڈرل گورنمنٹ دیتی ہے، یہ ہم ان سے وصول کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: اچھا اچھا۔ The motion moved that a sum not exceeding rupees 3 billion, 53 crore, 61 lac and 7 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Grant in lieu of Octrio & Zilla Tax.

Now the question before the House is that the Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا د دوئ ډیمانډ دے جی، دا سر، 50 لاکھ روپئ وړومبی کال وو، دو کروړ نه بره وختلو جی۔ دا چې کوم منسټر صاحب دے، دا به مونږ ته وائی قسمیه، حلفیه چې دې باندې کوی څه؟ د هاؤسنگ دوئ سره نشته، دا کار څه کوی لګیا دے، په دې کوی څه جی؟

(قہقہہ)

جناب امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): خیر دے جی، دا هم دا سې منظور کړئ۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: دا د کار سړے دے خو هسې ئے ځان بے کاره کړے دے۔

سید قلب حسن (وزیر خوراک): دا ورته پریږدئ۔

جناب سپیکر: دا ډیمانډ خود پریږدو چې دے ارزانې زمکې پریږدی او ګرانې اخلی نه نو دے به څه کوی، هم دغه شان به دوه کروړه ورکوئ نو۔

The honourable Minister for Housing, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 41.

(Applause)

Mr. Speaker: Very good reception.

وزیر برائے ہاؤسنگ: جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 کروڑ 22 لاکھ 94 ہزار روپے سے متجاوز سے نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) ویسے بڑی زیادتی ہے آپ کے ساتھ، ہاؤسنگ کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ: نہیں سپیکر صاحب، یہ صرف * + + کیلئے ہے۔

Mr. Speaker: Okay. (Laughter) The motion moved that a sum not exceeding rupees 2 crore, 22 lac and 94 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Housing.

Now the question before the House is that the Demand moved by the honourable Minister may be granted?

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر، یہ الفاظ * + + کارروائی سے مہربانی کر کے حذف کر دیں۔

وزیر ہاؤسنگ: جناب سپیکر، میں نے تو مذاق کیا تھا۔

وزیر صحت: اسے حذف کر دیں جی، وہ کچھ اور کہنا چاہتے تھے، وہ کچھ اور کہہ گئے ہیں تو یہ مہربانی کر کے اس کو حذف کیا جائے، جس حوالے سے بھی کہا ہے، مہربانی کر کے اس کو حذف کریں، جی ہاں۔

جناب سپیکر: کیا کہتا ہے، منسٹر صاحب! کیا Explanation؟

وزیر ہاؤسنگ: حذف ئے کړئ خیر دے جی۔

جناب سپیکر: یہ * + + (قہقہہ) الفاظ حذف کئے جائیں، یہ کھانے۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

وزیر ہاؤسنگ: سپیکر صاحب، میں نے مشروبات کیلئے کہا تھا، اگر کسی نے اور Sense میں لیا ہے تو حذف کر دیئے جائیں، کوئی بات نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: نہیں تو آپ 2 کروڑ کے مشروبات پلاتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ: پورا سال ہے جی۔

وزیر اطلاعات: اتنے شکوک و شبہات ہیں کہ سچی باتیں بھی جھوٹ لگتی ہیں، کہا کچھ اور ہے، لوگوں نے سنا کچھ اور ہے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: خیر اگر اعتراض ہو تو پھر Now I repeat۔

The motion moved that a sum not exceeding rupees 2 crore, 22 lac and 94 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Housing.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Senior Minister for Local Government and Rural Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 42.

سینیئر وزیر (بلدیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 71 ارب 13 کروڑ 84 لاکھ 43 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعوں کے تنخواہی حصہ، District salary کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: یہ 71 billion خالی تنخواہ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): ساری تنخواہ، نہیں اس میں تمام 25 ڈسٹرکٹس ہیں اور اس میں 65 ٹی ایم اوز ہیں اور اس میں سارے جتنے بھی ایجوکیشن والے ہیں، تقریباً 2 لاکھ 24 ہزار 328 لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، ایجوکیشن (محکمہ) بھی اس کے ساتھ آ رہا ہے، میں سمجھا کٹھ قلیوں کیلئے اتنے لے جا رہے ہیں، نہیں بہت اہم ہے یہ۔

The motion moved that a sum not exceeding rupees 71 billion, 13 crore, 84 lac and 43 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of District Salaries.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

اس میں زیادہ مد ایجوکیشن کی شاید آرہی ہے، زیادہ سیلری، ایجوکیشن کی بڑی Force ہے۔

سینئیر وزیر (بلدیات): 2 لاکھ 24 ہزار 328-----

جناب سپیکر: ڈسٹرکٹ ملازمین تو اتنے نہیں ہیں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): نہیں نہیں، ڈسٹرکٹ ملازمین سارے 11 ہزار بھی نہیں ہیں مگر یہ 2 لاکھ 24 ہزار 328 ملازمین کی تنخواہیں ہیں۔

Mr. Speaker: Oh yes. The honourable Minister for Information, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 43.

آپ تو ایک دفعہ لے گئے ہیں، پھر کیا چاہ رہے ہیں؟

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، زه خو چې دا شل محکمې راغونډې کړم نو، زړه مې ترې تور شو، څوک پکښې اویا اربه غواړی او څوک پکښې مطلب دا دے، او زمونږ کروړونو کښې خبره ده------

جناب سپیکر: او ستا خوار پکښې دغه نصیب دے۔

وزیر اطلاعات: او چې امجد ته وګورم نو خان راته بنه ښکاره شی۔

(قہقہے)

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 کروڑ 39 لاکھ 14 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 2 crore, 39 lac and 14 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Interprovincial Coordination.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ): جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د منسٹر صاحب نه تپوس وکړه، تعلقات عامه۔(وزیر اطلاعات سے) منسٹر صاحب تپوس کوی جی۔

وزیراطلاعات: زه جی صرف د تعلقات عامه وزیر نه یم بلکه دې سره بین الصوبائی رابطه هم ده۔ زه د خزانې وزیر صاحب ته دا وایم چې دے تش په خزانه لکه د خامار ناست دے، ده ته دا پته نه لګی چې صوبې نه بهر بله صوبه هم شته کنه جی۔ پنجاب سره رابطه کول، بلوچستان سره رابطه کول، سندھ سره کول او که د ده زړه غواړی نو کشمیر او گلگت سره د هم کله کله رابطه کوی۔

جناب سپیکر: دا پکښې وفدونه وغیره لیږئ که یوه ځائے گرځئ؟

وزیراطلاعات: نه، نه جی، دا تشه تنخواه ده۔

جناب سپیکر: بنه دا تشه تنخواه ده۔

وزیراطلاعات: او دا سرخوړلې تشه تنخواه ده۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: The honourable Senior Minister for Planning and Development, Energy and Power, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand. No. 44.

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: مہربانی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 7کروڑ20لاکھ 69ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انرجی اینڈ پاور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 7 crore, 20 lac and 69 thousand only, may be granted to the

Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Energy and Power.

Now the question before the House is that the Demand moved by the honourable Senior Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 45: The honourable Minister for Information and Transport, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 45.

وزیراطلاعات: دا جی هغه چې څه دکاندار سره ریزګاری وی کنه، دا هم هغه شے دے ، دې وائی بیا راپاخیدې-----

(قہقہے)

جناب سپیکر: تا شپاړلس محکمې راغونډې کړې دی ځان ته نو۔

وزیراطلاعات: میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 7کروڑ 51لاکھ 62 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے اداکرنے کیلئے دیدی جائے جوکہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں برداشت کرناہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 7 crore, 51 lac and 62 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Transport.

Now the question before the House is that the Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Minister For Elementary & Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 46.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مہربانی سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 68 کروڑ 10 لاکھ 68 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان

اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 68 crore, 10 lac and 68 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Primary and Secondary Education.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 47: The honourable Minister for Revenue and Estate, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 47.

اراکین: وزیر اعلیٰ سره دے۔

جناب سپیکر: دا د ریونیو اینڈ اسٹیٹ، On behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 ارب ایک کروڑ 86 لاکھ 22 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد بحالی وآبادکاری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 4 billion, one crore, 86 lac and 22 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of relief for rehabilitation.

Now the question before the House is that the Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 48: The honourable Minister For Finance, please.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6ارب 30لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران قرضہ جات اور پیشگی آدائیگیوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 6 billion, 30 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of loans and advance payments.

Now the question before the House is that the Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 49: The honourable Minister for Food, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 49.

سید قلب حسن (وزیر خوراک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 77ارب 28کروڑ 63لاکھ 72ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سٹیٹ ٹریڈنگ ان فوڈ گرین اینڈ شوگر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

وزیر خوراک: دا میاں صاحب لږ غونډې پریشانه شو خو دا کوم 77 ارب روپئ دی، دا In case of emergency وی، که کله ملک کښې قحط وی او غنم نه وی نو فارن نه ایمپورټ کولو د پاره، دا د 25 لاکھ ټن ایمپورټ کولو د پاره، 25 لاکھ ټن د غنمو قیمت دوئ دغه کړے دے، In case of emergency به دا بهر ملک نه ایمپورټ کوؤ نو دا څه هغه زمونږ چې اصلی کوم بجټ دے، هغه دو ارب 50 کروړ روپئ دی، هغه ګزشته درې څلورو کالو نه هغه تقریباً مونږ دو ارب روپئ سبسډی کښې لګوؤ او 50 کروړ، 60 کروړ هر کال مونږ بچت کوؤ۔ 2007-08 کښې هم دو ارب روپئ وې او 13-2012 کښې مونږ ډیمانډ کړے دے د ډهائی ارب روپو خو ان شاء الله چې دا به دو ارب نه کم کښې مونږ دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر صاحب دا واپس تا سو ته درکوی جی۔

وزیر خوراک: چې دا روپۍ را نه خرابې نشی-----

جناب سپیکر: هں جی؟

وزیر خزانه: Loans د بینک نه دغه کوی، دا دو ارب 50 کروړ-----

جناب سپیکر: دا ستا سو د فنانس پیسې نه دی زمونږ د هغې نه؟

وزیر خزانه: دا دوئ د بینک نه دغه کوی جی۔

وزیر خوراک: خبره دا ده چې دا پیسې چې کوم غنم ئے اوس خو Purchase کړی دی تقریباً 32 لاکھ، Sorry تقریبا 32 لاکھ بورئ 100 KG والا دا مونږ بینک نه تقریباً څه آټھ ارب روپۍ قرضه اخستې ده، دا پیسې چې کوم 2.5 بلین روپۍ دی، دا به مونږ ورکوؤ بینک ته او هغې کښې به زمونږ کوشش وی چې هغه Payment مونږ زر وکړو نو هغه بیا مونږ د ډهائی ارب په ځائے څه کم دو ارب کښې هغه مسئله به زمونږ حل شی نو دیکښې د محکمې کارکردگی دا ده چې تقریباً 50/60 کروړ روپۍ هر سال بچت کوی، پکار دا ده چې Price سره دا Increase شی خو دا Increase شوې چرې هم نه دی۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 77 billion, 28 crore, 63 lac and 72 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of State Trading in food grains and sugar.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Senior Minister for Local Government & Rural Development, please move Demand No. 51.

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب 50 نمبر پاتې شو۔

جناب سپیکر: جی؟

سینئر وزیر (بلدیات): 50 نمبر پاتې دے۔

جناب سپیکر: 50، یو منٹ، Demand No. 50: Honourable Senior Minister for Planning and Development, please move your Demand No. 50.

جناب رحیم داد خان {سینئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 16 ارب 91 کروڑ 30 لاکھ 15 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے-----

جناب سپیکر: یہ فگر شاید، آپ دوبارہ Repeat کریں، یہ غلط ہو رہا ہے، آخر میں صرف 15 ہزار ہے۔

Senior Minister (P & D): Fifteen, fifteen___

جناب سپیکر: نہیں پورا پڑھیں، پھر پورا پڑھیں، خیر ہے جی۔

سینئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 16 ارب 91 کروڑ 30 لاکھ 15 روپے سے-----

سینئر وزیر (بلدیات): 15 ہزار ہے-----

سینئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): 15 ہزار۔

سینئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): 15 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 16 billion, 91 crore, 30 lac and 5 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Planning and Development.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Now Demand No. 51: Honourable Senior Minister for Local Government and Rural Development, please.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 18 ارب 75 کروڑ 46 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی اور شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: هغه وائی چې مونږ سره څه دی نو، هس جی؟ دا خو تنخواګانې نه دی کنه، دا خو هغه نورې خبرې دی۔

(قہقہے)

سینیئر وزیر (بلدیات): ډیټیل ما سره شته جی، خیر دے تاسو ته به ئے اوښایم۔

جناب سپیکر: او کنه جی، دا-----

Senior Minister For Local Government: In this connection it is submitted that the subject funds are required to meet the expenses of Urban and Rural development program of innumerate, a lot of common man and to redress the public grievances. These developmental activities are aimed to collectively uplift and swift development of backward regions.

دا کروړونه روپئ چې تاسو دا خپلې اخلئ او دا د خپل ډیویلپمنټ د پاره هم دا پیسې دی کنه۔

جناب سپیکر: هغه خو مونږ له هغه وزیر اعلیٰ صاحب راکوی، هغه خو بله خبره وی که هغه دا دی، هغه سپیشل پیکچ او فلاناں پیکچ، هغه دا دی کنه، هغه بل څه دی؟ نه دے چرته فاټا ماټا کښې لګوی زما په خیال۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 18 billion, 75 crore and 46 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of rural and urban development.

Now the question before the House is that Demand moved, very heavy Demand moved by the honourable Minister, Senior Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted.

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! دا ډیمانډ دے ، دیکښې هغه Explanation تاسو ته خو ما وکړو خو دیکښې اصل پیسې چې دی، هغه بورډ آف ریوینو پکښې شته، دیکښې ایکسائز هم شته، دیکښې خزانه هم شته۔ دا هر څه چه ډسټرکټ کښې کیږی، دا د ټولو محکمو پیسې دی، دا خالی د لوکل ګورنمنټ پیسې نه دی۔ دا Devolve شوې دی، دا محکمې هغه ډسټرکټ کښې دی نو ډسټرکټ چې دے هغه دا پیسې اخلی۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: مونږ خو بل حساب پسې لاړو۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): اول مو زړه خفه وو خو چې وضاحت ئے وکړو نو لږ خوشحاله شو۔ دا پوزیشن چې کوم دے د همایون خان هم دے ، 21 ارب خو پته ولګیده، هغه تش پنشن وو او په دې مو زړه ښه شو۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: دا تاسو چې څه اووئیل کنه جی، نو کاغذ کښې ئے بل څه لیکلی دی او تاسو بل طرف ته لاړئ۔ دا خو اربن رورل ډیویلپمنټ ئے لیکلے دے او تاسو خو بل څه وایئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا جی بجټ، بجټ تاسو۔

جناب سپیکر: پیج نمبر؟

سینیئر وزیر (بلدیات): د بجټ تاسو کاپی رااوباسئ، هغې کښې پیج نمبر 994 باندې هم دا ډیمانډ دے۔ دیکښې بورډ آف ریونیو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، مونږ نه خو ته اوس اسمبلئ نه غواړې، هغه خو In respect of Rural and Urban Development۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا جی نوم ئے دا دے کنه، نوم ئے دا دے ، باقی دا ټول ډیټیل په دیکښې راغلے دے ، د بجټ کتاب ما سره دے ، د دې ډیټیل ما سره شته۔

جناب سپیکر: هسې پرې خوشحاله وئ، په مینځ کښې نورې خبرې دی۔

سینئر وزیر (بلدیات): نه جی دا پکښې ټولې محکمې دی۔ اصل کښې دا ټول ډیپارټمنټس چې دی، دیکښې دا تنخواګانې چې کوم ما تاسو ته اووئیل نو زما خو ټول تقریباً ګیاره، باره هزار کسان به وی، دا 2 لاکھ 24 هزار 800 شومره کسان دی، دا ټول ډسٹرکټ کښې چې شومره خرچه کیږی، ډیویلمنټ کیږی، دا که خزانه وی او که هر یو ډیپارټمنټ وی، هغه ټول ډسٹرکټ ګورنمنټ کوی، دوئ خو دا ډیمانډ هم په ما کوی، نور زما پکښې هیڅ تعلق نشته دیکښې۔

جناب سپیکر: دا رښتیا وائی میاں صاحب، د دوئ پکښې هیڅ تعلق نه وی۔

وزیر اطلاعات: دا رښتیا ده، په دې لړ پوهیږی کنه، دا غوا، میښه، څاروی چې خوراک وکړی، اخر کښې جوګالی کوی، دا جوګالی والا دی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: 52، دا شپه هم په پخیدو شوه نو زمونږ هم اوس دماغ نور کار نه کوی۔ Demand No.52: Honourable Minister for Law, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 19 کروڑ 44 لاکھ 83 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 3 billion, 19 crore, 44 lac and 83 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Public Health Engineering.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 53: Honourable Minister for Elementary and Secondary Education, please move.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مہربانی جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 12 ارب 18 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم وتربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب! یہ بشیر بلور صاحب تو کہتے ہیں کہ تنخواہیں ساری میں دے رہا ہوں، آپ اتنے کیوں پھڑ لے جارہے ہیں؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر جی دا خو-----

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل): دے هسې وائی چې د سکول د پاره زۀ څه چې کوم، هغه ځان له غواړی، دا خو جی-----

جناب سپیکر: دا اوس څه لوبه ئے جوړه کړې ده؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نه جی دا د ډیویلپمنټ سکیمز دی جی، دا د ډیویلپمنټ دی۔

وزیر اطلاعات: دا خو دیکښې نشته ګنی دا بنه خبره ده چې هم د یو دغه د پاره دواړه-----

(قہقہے)

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زه د دې وضاحت وکړم-----

جناب سپیکر: هغوی یو څه وائی، تاسو وایئ چې زۀ هم تنخواه ورکوم او هغه وائی چې زه هم تنخواه ورکوم۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا جی د تنخواګانو نه دی، دا ترقیاتی چې کوم اخراجات دی، د اے ډی پی چې کوم هغه سکیمونه ئے Reflected دی، په دیکښې سات اربه پلس چې دی، دا د ایلیمنټری اینډ سیکنډری ایجوکیشن دی او پینځه اربه چې دی، دا دیکښې د ډیویلپمنټ د پاره د هائر ایجوکیشن سکیمز دی۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 12 billion, 18 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of

payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Education and Training.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 54: The honourable Minister for Health, please.

(تالیاں)

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 7ارب 75کروڑ 81لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: اخرنئ جارو به جوړې دے وھی۔

وزیر اطلاعات: هغه لږې ډیرې پیسې پاتې دی، هغه زما خیال دے چې دوئ یوړې-----

(قہقہے)

جناب سپیکر: بس مونږه څه اووایو نو، دواړه د بنار دی نو چې څه دی بس دوئ ټول هر څه یوړل۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! که مونږ حساب کتاب وکړو نو مونږ د بنار په خلقو پوهه یو، دوئ سره که شل ځله حساب وکړو نو مونږ به په تاوان کښې یو۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: د دوئ خو ډیره مشهوره خبره ده جی چې هر چا سره پنج خو د بنار سړی سره نه پنج۔ (قہقہہ)

Demand No. 54: The motion moved that a sum not exceeding rupees 7 billion, 75 crore, 81 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Health Service.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Health Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 55: The honourable Minister for Irrigation, please.

سید احمد حسین شاہ (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 99 کروڑ 56 لاکھ 85 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 3 billion, 99 crore, 56 lac and 85 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Irrigation construction.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 56.

وزیر قانون: میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 ارب 73 کروڑ 63 لاکھ 41 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 9 billion, 73 crore, 63 lac and 41 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of construction of roads, highways and bridges.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 58: The honourable Senior Minister for Local Government, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 58.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، دا ډیمانډ نمبر 57 پکښې نشته، تاسو وګورئ خپل دې سیریل نمبر کښې ئے وګورئ؟

جناب سپیکر: نه دے راغلے ډیمانډ نمبر 57، دا تاسو څه وایئ څه شے دے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): زما خیال دے چې دا Numbering کښې به غلط شوی وی۔

(شور)

جناب سپیکر: آنریبل فنانس منسٹر، اس ڈیمانڈ کو کیوں ختم کیا ہے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): پته کوؤ جی۔

جناب سپیکر: پتہ کیوں کریں، آپ ایسے ہی بیٹھے ہیں ادھر؟

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، دا دومره کتابونه خو مونږ سکول کښې هم نه دی وئیلی۔

جناب سپیکر: یہ پتہ نہیں کسی ڈیویلپمنٹ کیلئے تھی لیکن اب انہوں نے وہ ختم کی ہے، وہ مٹ گئی ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اچھا جی، تو میں 58 پڑھ لوں؟

جناب سپیکر: ہاں آپ 58 پر جائیں۔ جی اگر ڈیمانڈ نکل آئی تو وہ بھی پھر Present کر لیں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 67 کروڑ 23 لاکھ 30 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved -----

سینیئر وزیر (بلدیات): که تاسو وایئ نو د ټول ډسټرکټ ډیټیل هم ما سره شته۔

جناب سپیکر: نه، نه جی، بس هغې له هغه شته۔

وزیر اطلاعات: نه جی، اربونه ئے یوړل، اوس راسره په دې حساب کوی، زمونږ په اعتبار د اوړی دی۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: نه لږ، زمونږ دا معزز خویندې ناستې دی، سپلیمنټری بجټ باندې به هم نن بحث کوؤ او هغه به هم ختموؤ کنه، نن خو اصلی ورځ د هغې ده۔

وزیر خزانہ: دا ډیمانډ نمبر 57 چې کوم دے کنه جی، سپیکر صاحب! ډیمانډ نمبر 57 دا د PSDP سره Related دے، په ضمنی بجټ کښې شته کوم چې زمونږ د خپل بجټ حصه نه وی جی۔

جناب سپیکر: PSDP سره دے ؟

وزیر خزانہ: PSDP سره Related دے۔

جناب سپیکر: مرکز سره۔

وزیر خزانہ: سپلیمنټری بجټ کښې شته جی۔

جناب سپیکر: د یکښې د اسمبلۍ د دغه ضرورت نشته۔

وزیر خزانہ: ضمنی کښې شته، ضمنی کښې وی جی۔

جناب سپیکر: دا په ضمنی کښې راځی، سپلیمنټری بجټ کښې راځی ؟

وزیر خزانہ: سپلیمنټری کښې راځی۔

Mr. Speaker: Okay, okay. The motion moved that a sum not exceeding rupees one billion, 67 crore, 23 lac and 30 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of district program.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 59, the last one: Honourable Senior Minister for Planning and Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 59.

جناب رحیم داد خان {سینئر وزیر (منصوبہ بندی}: جناب سپیکر! اول تاسو له او معزز ممبرانو، منسټرانو له مبارکباد پیش کوم چې دا ان شاء الله تعالیٰ د دې بجټ

اخری ډیمانډ دے ، دې نه پس به پاس شي۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 23 ارب 25 کروڑ 80 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 23 billion, 25 crore, 80 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of foreign aided programs.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

(Applause)

منظور شدہ اخراجات بابت سال 13-2012 کے توثیق شدہ گوشوارے کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 5: The honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Authenticated Schedule of Authorized Expenditure, for the year 2012-13. Honourable Minister for Finance, please.

Muhammad Hamayun Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker, I wish to lay the Authenticated Schedule of Authorized Expenditure, for the Financial Year 2012-13, under Article 123 of the Constitution, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

ابھی آپ سے گزارش ہے کہ ایجنڈا ہم نے چونکہ تین بجے کیلئے ایشو کیا ہوا ہے تو اس پر بھی Message کر لیں کہ کل سے اجلاس پانچ بجے ہے تاکہ آپ بھی تھوڑا Easy ہو کر آ جائیں، تھوڑا سا ایک دو گھنٹے Rest کے بعد، ڈیمانڈز آئی ہیں آپ بھائیوں سے، تو کل پانچ بجے ان شاء اللہ سہ پہر کو اجلاس ہو گا اور بجٹ آپ سب کو مبارک ہو۔ (تالیاں)

جو نہیں ہیں ان کو بھی پانچ بجے کی وہ کریں۔

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 21 جون 2012 بعد از دوپہر پانچ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)